ماہنامہ
احمدیہ گزٹ کینیڈا
مارچ 2018ء

۲۳مارچ کا دن جماعت احمدیہ میں بڑا اہم دن ہے

”آج ۱۲۷سال ہونے کے بعد بھی ہم دیکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی تائیدات آپ کے ساتھ ہیں اور یہ سلسلہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ترقی کررہا ہے ۔ پس یہ ہمارا فرض ہے کہ ہم اپنی حالتوں میں پاک تبدیلی پیدا کرتے ہوئے اپنے آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃوالسلام کے مقاصد کے حصول میں معاون بنائیں اور اس فیض سے حصہ پائیں جو آپ کی بعثت کا مقصد ہے جو آپ کے ماننے سے ملنا ہے ۔ ورنہ جیساکہ آپ نے فرمایا آپ کو ہم میں سے کسی کی ضرورت نہیں۔ اللہ تعالیٰ خود ہی فرشتوں کے ذریعہ آپ کی مددفرماکر آپ کے سلسلہ کو ترقی دے سکتا ہے اور دیتا ہے ... اللہ تعالیٰ ہم سب کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃوالسلام کی بعثت کے مقصد کو سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطافرمائے ۔“

(ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن۔ ۱۵ اپریل ۲۰۱۶ء، صفحہ ۶)

”ہم خوش قسمت ہیں کہ ہم نے آنے والے مسیح موعودؑ کو مان لیا

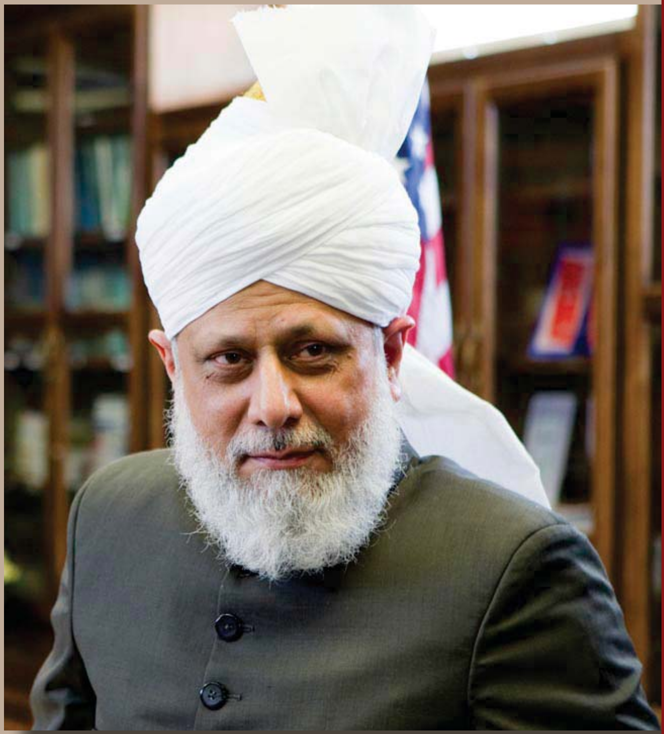

”ہم خوش قسمت ہیں کہ ہم نے آنے والے مسیح موعودؑ کو مان لیا اور بیعت کے ساتھ اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرنے اور قرآنی تعلیم کو اپنے اوپر لاگو کرنے کا عہد کیا اور ان لوگوں میں شامل ہوئے جو شکر کے سجدات بجالانے والے ہیں۔نہ کہ نظریں پھیر کر گزر جانے والے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا ہم پر فضل اور احسان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس زمانے میں پیدا کیا جب مسیح موعودؑ کا ظہور ہوا اوراسلام کی نشاۃ ثانیہ کا آغاز ہوا اور وہ اندھیرا زمانہ گزرگیا جس میں پہلے لوگ پڑے ہوئے تھے۔ وہ زمانہ جو اسلام کی نشاۃ ثانیہ کا زمانہ تھا ہم اس میں پیدا ہوئے جس کے انتظار میں بے شمار سعید روحیں اس دنیا سے چلی گئیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں اس خدا سے ملایا جو زندہ خدا ہے ۔ جو آج بھی سنتا اور بولتا ہے جیسے پہلے سنتا اور بولتا تھا۔ پس ہمیں شکر گزاری کرنی چاہئے ۔“

(ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن۔ ۱۵ اپریل ۲۰۱۶ء، صفحہ ۸)

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

ماہنامہ احمدیہ گزٹ کینیڈا

جماعت احمدیہ کینیڈا کا تعلیمی، تربیتی اور دینی مجلّہ

مارچ 2018ء جلد نمبر 47 شمارہ 3

فہرست مضامین

☆	قرآن مجید	2
☆	حدیث النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	2
☆	ارشادات حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام	3
☆	سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خلاصہ خطبہ جمعہ	4
☆	حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پاکیزہ شاعری کا اثر ازمکرم پروفیسر غلام مصباح بلوچ صاحب	5
☆	وحی والہام ازمکرم مولانا ہادی علی چوہدری صاحب، نائب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا	8
☆	اولاد کی کامیاب ازدواجی زندگی اور انصار اللہ کی ذمہ داریاں ازمکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت کینیڈا	13
☆	حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورہ کینیڈا 2016ء ازمکرم مولانا عبدالماجد طاہر صاحب	15
☆	نیشنل مسجد فنڈ کے سلسلہ میں ایک ایمان افروز واقعہ	27
☆	رپورٹ مساعی جامعہ احمدیہ کینیڈا ماہ اکتوبر تا دسمبر 2017ء	28
☆	دارالقضاء کینیڈا کی نئی انتظامیہ کا پہلا اجلاس۔ الوداعی اور استقبالیہ تقریب ازمکرم محمد ہارون صاحب	31
☆	بعض دیگر مضامین، منظوم کلام اور اعلانات	34
☆	شعبہ تصاویر کینیڈا	

نگران

ملک لال خاں
امیر جماعت احمدیہ کینیڈا

مدیر اعلیٰ

پروفیسر ہادی علی چوہدری
نائب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا

مدیران

ہدایت اللہ ہادیؔ اور عثمان شاہدؔ

معاون مدیران

حافظ رانا منظور احمد اور شفیق اللہ

نمائندہ خصوصی

محمد اکرم یوسف

معاونین

مسعود ناصرؔ، فوزیہ بٹ، غلام احمد عابدؔ

تزئین وزیبائش

شفیق اللہ

مینیجر

مبشر احمد خالدؔ

رابطہ

editor@ahmadiyyagazette.ca
Tel: 905-303-4000 ext. 2241
www.ahmadiyyagazette.ca

قرآن مجید

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ۝ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

يُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ۝

اللہ ہی کی تسبیح کرتا ہے جو آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے۔ وہ بادشاہ ہے۔ قدّوس ہے۔ کامل غلبہ والا (اور) صاحبِ حکمت ہے۔

هُوَ الَّذِيْ بَعَثَ فِي الْاُمِّيّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ ۗ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝

وہی ہے جس نے اُمّی لوگوں میں انہی میں سے ایک عظیم رسول مبعوث کیا۔ وہ اُن پر اس کی آیات کی تلاوت کرتا ہے اور انہیں پاک کرتا ہے اور انہیں کتاب کی اور حکمت کی تعلیم دیتا ہے جب کہ اس سے پہلے وہ یقیناً کھلی کھلی گمراہی میں تھے۔

وَّاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ ۗ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝

(سورة الجمعة 62 :2-4)

اور انہیں میں سے دوسروں کی طرف بھی (اسے مبعوث کیا ہے) جو ابھی اُن سے نہیں ملے۔ وہ کامل غلبہ والا (اور) صاحبِ حکمت ہے۔

حدیث النبی ﷺ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَ عَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا جُلُوْساً عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْنَزَلَتْ عَلَيْهِ سُوْرَةُ الْجُمُعَةِ فَلَمَّا قَرَءَ: وَاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ قَالَ رَجُلٌ مَّنْ هٰؤُلَآءِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ فَلَمْ يُرَاجِعْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى سَأَلَه، مَرَّةً اَوْمَرَّتَيْنِ اَوْثَلَاثًا قَالَ وَفِيْنَا سَلْمَانُ الْفَارِسِيُّ قَالَ فَوَضَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَه، عَلٰى سَلْمَانَ ثُمَّ قَالَ: لَوْ كَانَ الْاِيْمَانُ عِنْدَ الثُّرَيَّا لَنَا لَه، رِجَالٌ مِنْ هٰٓؤُلَآءِ

(صحیح بخاری . کتاب التفسیر، باب التفسیر سورة الجمعة)

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ ہم آنحضرت ﷺ کی خدمت میں بیٹھے تھے کہ آپؐ پر سورۃ جمعہ نازل ہوئی۔ جب آپؐ نے اس کی آیت وَاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ. پڑھی جس کے معنے یہ ہیں کہ ’’ کچھ بعد میں آنے والے لوگ بھی ان صحابہ میں شامل ہوں گے جو ابھی ان کے ساتھ نہیں ملے‘‘۔ تو ایک آدمی نے پوچھا یا رسول اللہ! یہ کون لوگ ہیں جو درجہ تو صحابہ کا رکھتے ہیں لیکن ابھی ان میں شامل نہیں ہوئے۔ حضور ﷺ نے اس سوال کا کوئی جواب نہ دیا۔ اس آدمی نے تین دفعہ یہی سوال دہرایا۔ راوی کہتے ہیں کہ حضرت سلمان فارسیؓ ہم میں بیٹھے تھے۔ آنحضرت ﷺ نے اپنا ہاتھ ان کے کندھے پر رکھا اور فرمایا اگر ایمان ثریّا کے پاس بھی پہنچ گیا یعنی زمین سے اُٹھ گیا تو ان لوگوں میں سے کچھ لوگ اس کو واپس لے آئیں گے۔

یعنی آخرین سے مراد ابنائے فارس ہیں جن میں سے مسیح موعود ہوں گے اور ان پر ایمان لانے والے صحابہؓ کا درجہ پائیں گے۔

ارشادات سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

میں ظاہر ہوا ہوں تا خدا میرے ذریعہ سے ظاہر ہو

وہ کام جس کے لئے خدا نے مجھے مامور فرمایا ہے وہ یہ ہے کہ خدا میں اور اس کی مخلوق کے رشتہ میں جو کدُورت واقع ہوگئی ہے اس کو دُور کر کے محبت اور اخلاص کے تعلق کو دوبارہ قائم کروں ۔ ... اور وہ روحانیت جو نفسانی تاریکیوں کے نیچے دب گئی ہے اس کا نمونہ دکھاؤں اور خدا کی طاقتیں، جو انسان کے اندر داخل ہو کر توجہ یا دُعا کے ذریعہ سے نمودار ہوتی ہیں، حال کے ذریعہ سے، نہ محض مقال سے ان کی کیفیت بیان کروں اور سب سے زیادہ یہ کہ وہ خالص اور چمکتی ہوئی توحید، جو ہر ایک قسم کی شرک کی آمیزش سے خالی ہے، جواب نابود ہو چکی ہے اس کا دوبارہ قوم میں دائمی پودا لگا دوں۔ اور یہ سب کچھ میری قوت سے نہیں ہوگا بلکہ اس خدا کی طاقت سے ہوگا جو آسمان اور زمین کا خدا ہے۔

(لیکچر لاہور۔ روحانی خزائن، جلد، 20، صفحہ 180)

خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ ان تمام روحوں کو جو زمین کی متفرق آبادیوں میں آباد ہیں۔ کیا یورپ اور کیا ایشیا۔ ان سب کو جو نیک فطرت رکھتے ہیں توحید کی طرف کھینچے اور اپنے بندوں کو دین واحد پر جمع کرے۔ یہی خدا تعالیٰ کا مقصد ہے جس کے لئے میں دنیا میں بھیجا گیا۔ سو تم اس مقصد کی پیروی کرو مگر نرمی اور اخلاق اور دعاؤں پر زور دینے سے۔

(الوصیت۔ روحانی خزائن، جلد 20 صفحہ 306-307)

مجھے بھیجا گیا ہے تاکہ میں آنحضرت ﷺ کی کھوئی ہوئی عظمت کو پھر سے قائم کروں اور قرآن شریف کی سچائیوں کو دنیا کو دکھاؤں۔ اور یہ سب کام ہو رہا ہے لیکن جن کی آنکھوں پر پٹی ہے وہ اس کو دیکھ نہیں سکتے۔

(ملفوظات۔ جلد سوم، صفحہ 9)

23 مارچ کے دن کی اہمیت، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آمد کی غرض اور مقاصد اور اپنی ذمہ داریوں کی ادائیگی کی تلقین

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے آنے کا مقصد سچی توحید اور حقوق اللہ اور حقوق العباد کے اعلیٰ نمونے قائم کرنا ہے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں اس زندہ خدا سے ملایا جو آج بھی اسی طرح اپنے بندوں کی سنتا اور انہیں جواب دیتا ہے جس طرح پہلے سنتا اور بولتا تھا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبہ جمعہ فرمودہ 25 مارچ 2016ء بمقام مسجد بیت الفتوح مورڈن لندن کا خلاصہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 25 مارچ 2016ء کو مسجد بیت الفتوح لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ جو حسب معمول مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ ایم ٹی اے انٹرنیشنل پر براہ راست نشر کیا۔

حضور انور نے فرمایا کہ 23 مارچ کا دن جماعت احمدیہ میں بڑی اہمیت کا حامل ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اس دن مسیح موعود اور مہدی موعود ہونے کے اعلان کی اجازت دی۔ ہمیں یاد رکھنا چاہئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ماننا جہاں خوشی اور شکر کا مقام ہے وہاں ہماری ذمہ داریاں بھی بڑھاتا ہے۔ پس ہمیں ان ذمہ داریوں کی پہچان اور ان کی ادائیگی کی طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ ہماری ذمہ داری ان کاموں کو آگے چلانا ہے جن کی ادائیگی کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مبعوث ہوئے۔ آپؑ کی بعثت کے مقاصد کیا تھے اور ہم نے ان کو کس حد تک سمجھا اور اپنے پر لاگو کیا ہے اور ان کو آگے پھیلانے میں اپنا کردار ادا کر رہے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ خدا نے مجھے جس کام کے لئے مبعوث فرمایا ہے وہ یہ ہے کہ خدا میں اور اس کی مخلوق کے رشتے میں جو کدورت واقع ہو گئی ہے اس کو دُور کر کے محبت اور اخلاص کے تعلق کو دوبارہ قائم کروں۔ دینی سچائیاں جو دنیا کی آنکھوں سے مخفی ہو گئی ہیں ان کو ظاہر کر دوں۔ روحانیت جو نفسانی تاریکیوں کے نیچے دب گئی ہے اس کا نمونہ دکھلاؤں اور سب سے زیادہ یہ کہ وہ خالص چمکتی ہوئی توحید جو ہر ایک شرک کی آمیزش سے خالی ہے اس کا دوبارہ قوم میں دائمی پودا لگا دوں۔

حضور انور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو یہ فرمایا کہ اس کام کے لئے خدا تعالیٰ نے مجھے بھیجا ہے تو ظاہر ہے اس کا مطلب یہی ہے کہ آپ کے ماننے والے ان باتوں کو اپنے اندر پیدا کر کے اسلام کی خوبصورتی اور زندہ مذہب ہونے کو دنیا کو دکھلائیں۔ پس ہمارا پہلا فرض ہے کہ خدا تعالیٰ سے تعلق میں بڑھیں اور اسے مضبوط کریں۔ آنحضرت ﷺ سے تعلق اور محبت اور اخلاص میں بڑھیں۔ اس کے لئے ہمیں اپنے عملوں کو بھی نمونہ بنانا ہوگا۔ روحانیت میں بڑھنے کے نمونے بھی قائم کرنے ہوں گے، اپنی نفسانی خواہشات کو دُور کرنا ہوگا، دنیا کو بتانا ہوگا کہ وہ خدا آج بھی دعاؤں کو اسی طرح سنتا ہے اور اپنے بندوں کو جواب دیتا ہے جس طرح پہلے دیتا تھا۔ دنیا کو بتانا ہے کہ خدا تعالیٰ واحد یگانہ ہے اور ہماری بقا اس واحد و یگانہ خدا سے جڑنے میں ہی ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ یہ عاجز محض اس غرض کے لئے بھیجا گیا کہ تا یہ پیغام خلق اللہ کو پہنچا دے کہ تمام مذاہب موجودہ میں سے یہ مذہب حق پر اور خدا کی مرضی کے موافق ہے جو قرآن کریم لایا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں یاد رکھو کہ میرا سلسلہ اگر نری دکانداری ہے تو اس کا نام و نشان مٹ جائے گا لیکن اگر خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے اور یقیناً اسی کی طرف سے ہے تو ساری دُنیا اس کی مخالفت کے باوجود یہ بڑھے گا اور پھیلے گا اور فرشتے اس کی حفاظت کریں گے۔

حضور انور نے فرمایا کہ آج 127 سال ہونے کے بعد بھی ہم دیکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی تائیدات آپ کے ساتھ ہیں اور یہ سلسلہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ترقی کر رہا ہے۔ پس یہ ہمارا فرض ہے کہ ہم اپنی حالتوں میں پاک تبدیلی پیدا کرتے ہوئے اپنے آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مقاصد کے حصول میں معاون بنائیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ خدا تعالیٰ نے مجھے مبعوث فرمایا ہے کہ میں ان خزائن مدفونہ کو دنیا پر ظاہر کروں اور ناپاک اعتراضات کے کیچڑ کو جو ان درخشاں جواہرات پر تھوپا گیا ہے اس سے ان کو پاک کروں۔

آپؑ فرماتے ہیں کہ اسلام کے مخالفین قلم سے ہم پر وار کرنا چاہتے ہیں۔ پس کس قدر ظلم ہوگا کہ اعتراض کرنے والوں کو جواب دینے کی بجائے تلوار دکھائی جائے۔ اللہ تعالیٰ قیل و قال اور لاف و گزاف کو نہیں بلکہ حقیقی تقویٰ کو چاہتا اور سچی طہارت کو پسند کرتا ہے۔

حضور انور نے گزشتہ دنوں میں بیلجیئم میں ہونے والی دہشت گردی کی پُر زور مذمت کی۔ حضور انور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی سچائی کے چار قسم کے نشانات کا ذکر کیا۔ اول عربی دانی کا نشان، دوسرا دعاؤں کی قبولیت کا نشان، تیسرا نشان پیشگوئیوں کا ہے اور چوتھا نشان قرآن کریم کے دقائق و معارف کا ہے۔ آپؑ فرماتے ہیں کہ یہ چار نشان ہیں جو خاص طور پر میری صداقت کے لئے مجھے ملے ہیں۔

حضور انور نے 23 مارچ کے حوالہ سے مبارکباد کے فون پر میسجز کے بارہ میں ایک ضروری وضاحت اور نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ کسی بات سے روکنا یا کسی چیز کی تحریک کرنا، خلافت کا کام ہے۔ پس ہر شخص خلیفہ کی ڈھال کے پیچھے رہے۔ اگر خلیفہ وقت سے آگے نکلنے کی کوشش کریں گے تو پھسل جائیں گے۔

آخر پر حضور انور نے نماز جمعہ کے بعد محترمہ محمودہ سعدی صاحبہ اہلیہ مکرم مصلح الدین سعدی صاحب مرحوم اور دوسرا نور الدین صاحب ابن چراغ دین صاحب مرحوم درویش قادیان کی نماز جنازہ حاضر اور محترمہ سیدہ مبارکہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم عبدالباری صاحب تعلقدار آف بنگال کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

(روزنامہ الفضل ربوہ۔ 23 مارچ 2016ء)

کچھ شعروشاعری سے اپنا نہیں تعلق — اس ڈھب سے کوئی سمجھے بس مدعا یہی ہے

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی پاکیزہ شاعری کا اثر

مکرم پروفیسر غلام مصباح بلوچ صاحب، جامعہ احمدیہ کینیڈا

خدائے عزیز وحکیم نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا نام سلطان القلم رکھا اور آپ کے قلم میں وہ عظیم الشان قوت، شوکت اور تاثیر ڈالی کہ متلاشیان حق کے لئے اسے قبول کرنے کے علاوہ اور کوئی چارہ نہ رہا۔ اللہ تعالیٰ نے جہاں نثر میں آپ کو ملکہ عطا فرمایا تھا وہیں آپ کی نظم میں بھی ایک عجیب جاذبیت اور دلوں کو منور کرنے والی تاثیر رکھی تھی۔ حضرت اقدس علیہ السلام کا منظوم کلام خواہ وہ عربی میں ہو، فارسی میں ہو یا اردو میں، ہر ایک اپنی مثال آپ ہے اور دلوں پر حیرت انگیز اثر ڈالنے والا ہے اور ہر پڑھنے والا جہاں قوتِ بیان کا قائل ہوجاتا ہے وہاں اس میں مضمر پیغام کی طرف بھی فوراً مائل ہوجاتا ہے۔ لاریب کلام الامام ہی امام الکلام ہے اور آپ کا یہ منظوم کلام درثمین اردو، درثمین فارسی اور القصائد الاحمدیہ کے نام سے علیحدہ شائع شدہ ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پاکیزہ کلام کے امام الکلام ہونے کی وجہ یہی ہے کہ یہ توحید باری تعالیٰ اور رسول پاک ﷺ کی عظمت کا محبت وعقیدت بھرا اظہار ہے اور آپ کے اشعار اللہ تعالیٰ کی حمد اور آنحضرت ﷺ کے عشق، فضائل قرآن کریم، صداقت دین اسلام اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر سے پُر ہیں۔ درحقیقت آپ کا شعر کہنے کی طرف میلان بھی آنحضرت ﷺ کی محبت کی وجہ سے ہی ہوا، آپ خود فرماتے ہیں:

مدحتک یا محبوب من صدقِ مھجتی
و لولاک ما کنا الی الشعرِ نرغب

یعنی اے میرے محبوب (محمدؐ) میں نے صدق روح سے آپؐ کی مدح کی ہے اور حقیقت تو یہ ہے کہ اگر آپؐ نہ ہوتے تو ہم کبھی بھی شعر کہنے کی طرف راغب نہ ہوتے۔

خود اللہ تعالیٰ نے الہاماً آپ کی پاکیزہ شاعری کے متعلق فرمایا:

''درکلام تو چیزے است کہ شعراء را دراں دخلے نیست''

(تذکرہ صفحہ 508۔ ایڈیشن چہارم 2004ء، ربوہ۔ الہام زیر تاریخ 9 فروری 1906ء)

یعنی تیرے کلام میں ایک چیز ہے جس میں شاعروں کو دخل نہیں ہے۔

پس آپ کا شعری کلام تبلیغِ حق کا ایک حسین انداز ہے۔ اسی وجہ سے آپ فرماتے ہیں:

کچھ شعر و شاعری سے اپنا نہیں تعلق
اس ڈھب سے کوئی سمجھے بس مدعا یہی ہے

اسی مدعا کا ذکر کرتے ہوئے آپ ایک اور جگہ فرماتے ہیں:

کسی نظم یا اشعار کے سننے سے بھی بعض دفعہ کسی کے دل سے غفلت کے جندرے (قفل) کھل جاتے ہیں اور بیداری پیدا ہو جاتی ہے۔ (ذکرِ حبیب از حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ، صفحہ 200)

حضرت اقدس علیہ السلام کا یہ قول واقعاتی طور پر بھی پورا ثابت ہوا اور کئی نیک روحوں نے آپ کی نظموں کے مطالعے سے ہی آپ کے صادق ہونے کا نتیجہ پا لیا اور مزید کسی حیلہ و حجت کی ضرورت محسوس نہ کی۔ ذیل میں ایسے ہی بعض صحابہؓ کی مثالیں درج کی جاتی ہیں جنہوں نے اس ڈھب سے یعنی آپ کے پاکیزہ اشعار اور نظموں سے ہی آپ کی صداقت تک رسائی کا راستہ پایا۔

حضرت خواجہ عبدالرحمٰن صاحب رضی اللہ عنہ ساکن کشمیر (وفات: دسمبر 1950ء) بیان کرتے ہیں:

''میرے والد صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ میں پہلے اہل حدیث تھا، جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اشتہارات و رسائل کشمیر میں پہنچے تو سب سے پہلے میرے کان میں حضورؑ کا یہ شعر پڑھا کہ:

مولوی صاحب! یہی توحید ہے
سچ کہو کس دیو کی تقلید ہے

سو میں وہاں پر ہی بیعت کے لئے بے قرار ہوگیا اور نفس میں کہا کہ افسوس اب تک ہم دیو کی ہی تقلید کرتے رہے۔ سو میں نے ... فوراً قادیان کی راہ لی اور ... حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے عرض کیا کہ حضور میری بیعت لے لیں۔''

(سیرت المہدی، جلد اول، حصہ سوم، صفحہ 568 روایت نمبر 602۔ نیو ایڈیشن 2008ء قادیان)

مندرجہ بالا شعر حضرت اقدس علیہ السلام کی نظم ''کیوں نہیں لوگو تمہیں حق کا خیال'' کا ہے جس میں وفاتِ مسیح ناصریؑ اور اپنے مسلمان ہونے کا نہایت ہی پُر اثر اور لطیف بیان ہے۔

سید عبدالحکیم صاحب کٹکی اپنے والد حضرت مولوی سید عبدالرحیم رضی اللہ عنہ آف سونگھڑہ ضلع کٹک (بیعت: اندازاً 1898ء۔ وفات: 12 جنوری 1916ء) کی بیعت کے متعلق لکھتے ہیں:

'' آپ حضرت مولانا میر محمد سعید صاحب کے گھر فروکش ہوئے۔ رات نماز عشاء کے بعد حضرت مولوی محمد سعید صاحب نے ازالہ اوہام پڑھ کر سنانا شروع کیا۔

حضرت میر صاحبؓ نے مجھ سے فرمایا کہ ازالہ اوہام کے شروع میں تو مولوی صاحب (میرے والد صاحب مرحوم) کچھ کچھ لڑتے جھگڑتے رہے۔ جلد اول کے ختم ہوتے ہی چپ ہوگئے اور جب ''جائیکہ از مسیح وزنعش سخن رود'' شروع ہوا تو پھر زار زار رونے لگے خصوصاً اس شعر پر

بعد از خدا بعشق محمدؐ مخمرم
گر کفر ایں بود بخدا سخت کافرم

حضرت میر صاحبؓ قبلہ فرماتے ہیں کہ ازالہ اوہام ختم بھی نہیں ہوئی تھی کہ مولوی صاحب لیٹے لیٹے اٹھ بیٹھے اور مجھے کہتے کہ مولوی صاحب اب دیر کیا ہے حق ظاہر ہوگیا۔''

(الحکم۔ 28 مئی، 7 جون 1939ء)

سلسلہ احمدیہ کے مشہور بزرگ حضرت مولوی غلام رسول صاحب راجیکی رضی اللہ تعالیٰ عنہ (وفات 15 دسمبر 1963ء) کی قبول احمدیت کا باعث حضرت اقدس علیہ السلام کی کتاب آئینہ کمالات اسلام تھی، خصوصاً اس کتاب میں درج نعتیہ نظموں نے آپ کے دل پر بہت گہرا اثر ڈالا گویا ہر شعر نے منزل احمدیت تک پہنچنے میں سیڑھی کا کام دیا، آپ اپنی بیعت کا واقعہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''موضع گولیکی میں ... میں نے وہی کتاب جو سیدنا حضرت

اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی تصنیف لطیف ''آئینہ کمالات اسلام'' تھی حضور اقدسؑ کی چند نظموں کے اوراق کے ساتھ مولوی صاحب (مراد حضرت مولوی امام الدین صاحب گولیکی رضی اللہ عنہ۔ ناقل) کی بیٹھک میں دیکھی۔ جب میں نے نظموں کے اوراق پڑھنے شروع کئے تو ایک نظم اس مطلع سے شروع پائی:

عجب نوریست در جانِ محمدؐ
عجب لعلیست در کانِ محمدؐ

میں اس نظم نعتیہ کو اوّل سے آخر تک پڑھتا گیا مگر سوز و گداز کا یہ عالم تھا کہ میری آنکھوں سے بے اختیار آنسو جاری ہو رہے تھے۔ جب میں آخری شعر پر پہنچا کہ:

کرامت گرچہ بے نام و نشان است
بیا بنگر ز غلمانِ محمدؐ

تو میرے دل میں تڑپ پیدا ہوئی کہ کاش ہمیں بھی ایسے صاحب کرامات بزرگوں کی صحبت سے مستفیض ہونے کا موقع مل جاتا۔ اس کے بعد جب میں نے ورق الٹا تو حضور اقدس علیہ السلام کا یہ منظومہ گرامی تحریر پایا:

ہر طرف فکر کو دوڑا کے تھکایا ہم نے
کوئی دیں دینِ محمدؐ سا نہ پایا ہم نے

چنانچہ اسے پڑھتے ہوئے جب میں اس شعر پر پہنچا کہ:

کافر و ملحد و دجال ہمیں کہتے ہیں
نام کیا کیا غمِ ملت میں رکھایا ہم نے

تو اس وقت میرے دل میں ان لوگوں کے متعلق جو حضور اقدس علیہ السلام کا نام ملحد و دجال وغیرہ رکھتے تھے بے حد تاسف پیدا ہوا۔ اب مجھے انتظار تھا کہ مولوی امام الدین صاحب اندرون خانہ سے بیٹھک میں آئیں تو میں آپ سے اس پاکیزہ سرشت بزرگ کا حال دریافت کروں۔ چنانچہ جب مولوی صاحب بیٹھک میں آئے تو میں نے آتے ہی دریافت کیا کہ یہ منظومات عالیہ کس بزرگ کے ہیں اور آپ کس زمانہ میں ہوئے ہیں۔ مولوی صاحب نے مجھے بتایا کہ یہ شخص مولوی غلام احمد علیہ السلام ہے جو مسیح اور مہدی ہونے کا دعویٰ کرتا ہے اور قادیان ضلع گورداسپور میں اب بھی موجود ہے۔ اس پر سب سے پہلا جملہ جو میری زبان سے حضور اقدس علیہ السلام کے متعلق نکلا وہ یہ تھا کہ دنیا بھر میں اس شخص کے برابر کوئی رسول اللہ ﷺ کا عاشق نہیں ہوا ہوگا۔ اس کے بعد پھر میں نے حضور اقدس علیہ السلام کے مطائبات و منظومات پڑھنے شروع کر دیئے تو ایک صفحہ پر حضور انور کے یہ اشعار میرے سامنے آئے:

چوں مرا نورے پئے قومِ مسیحی دادہ اند
مصلحت را ابنِ مریم نامِ من بنہادہ اند

ان ارشادات عالیہ کے پڑھتے ہی مجھے حضور اقدس علیہ السلام کے دعویٰ عیسویت اور مہدیت کی حقیقت معلوم ہوگئی اور میں نے 1897ء میں غالباً ماہ ستمبر یا اکتوبر میں بیعت کا خط لکھ دیا۔ مطالعہ سے یوں معلوم ہوا جیسے میں ایک تاریک دنیا سے نکل کر روشنی کے عالم میں آ گیا ہوں۔''

(حیات قدسی۔ جلد اول، صفحہ 16-19 مطبوعہ رفیق مشین پریس، حیدر آباد دکن)

حضرت میاں وزیر خاں صاحب رضی اللہ عنہ ساکن بلب گڑھ دہلی بعدہ قادیان (بیعت: 1892ء۔ وفات: 26 فروری 1941ء۔ مدفون بہشتی مقبرہ قادیان) فرماتے ہیں:

''میں نا کہ بل علاقہ منی پور میں بصیغہ ملازمت سب اوورسیئر متعین تھا۔ اس زمانے میں ایک شخص سردار خان نامی جو احمدی تھا میرے پاس آیا اور کتاب ''نشان آسمانی'' مجھے دے گیا۔ اس کو میں نے پڑھا۔ اس میں لکھا تھا:

انبیا در اولیاء جلوہ دہند
ہر زماں آیند در رنگے دگر

اس شعر نے مجھ پر وہ اثر کیا کہ حضرت صاحبؑ کی صداقت مجھ پر کھل گئی۔'' (رجسٹر روایات صحابہؓ نمبر 14 صفحہ 356)

حضرت مہر بی بی صاحبہ (وفات: 24 مئی 1933ء) اہلیہ حضرت چوہدری اللہ بخش صاحب رضی اللہ عنہ مالک اللہ بخش سٹیم پریس قادیان امرتسر میں مقیم تھیں جہاں آپ کا میل جول حضرت ڈاکٹر قاضی کرم الٰہی صاحب رضی اللہ عنہ کے گھر کی خواتین کے ساتھ تھا اور قاضی فیملی کی خواتین خصوصاً حضرت چراغ بی بی صاحبہ زوجہ حضرت ڈاکٹر قاضی کرم الٰہی صاحب آپ کو تبلیغ کیا کرتی تھیں۔ آپ کے بیٹے مکرم و محترم چوہدری عنایت اللہ صاحب سابق مبلغ انچارج تنزانیہ حال لندن بیان کرتے ہیں:

'' ....والدہ کی عمر چھوٹی تھی، اردو پڑھ لکھ لیتی تھیں۔ ایک روز جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام پڑھتے پڑھتے اس شعر پر پہنچیں کہ:

تیرے منہ کی ہی قسم میرے پیارے احمدؐ
تیری خاطر سے یہ سب بار اٹھایا ہم نے

تو حق کھل گیا، سچائی کا تیر اپنا کام پورا کر چکا تھا، والدہ مرحومہ نے فرمایا جس شخص نے یہ شعر کہا ہے، کبھی جھوٹا نہیں ہو سکتا.... خدا جانے میری والدہ کی طرح کتنی روحیں حضور کا منظوم کلام پڑھ کر نور احمدیت سے منور ہوئی ہوں گی....چنانچہ پہلے ہماری والدہ صاحبہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کی۔''

(تاریخ احمدیت، جلد 18، صفحہ 618 نیوایڈیشن)

یہ بعض مثالیں ہیں ان صحابہؓ کی جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پاکیزہ اشعار سے ہی آپ کی صداقت کا شکار ہوئے۔ صحابہ کرامؓ نے بھی اپنی تبلیغ احمدیت میں یا وعظ و نصیحت میں اور مواد کے علاوہ درثمین یا آپ کے منظوم کلام کو بھی شامل رکھا اور لوگوں کی تسلی کرائی۔ حضرت منشی ظفر احمد صاحب کپورتھلوی رضی اللہ عنہ (بیعت: 1889ء۔ وفات: 20 اگست 1941ء) کپورتھلہ کے ایک صاحب جماعت علی شاہ صاحب کا ذکر کرتے ہوئے بیان کرتے ہیں:

''....جماعت علی شاہ صاحب نے کہا کہ نظامی سے بڑھ کر فارسی میں اور لکھنے والا نہیں۔ میں نے کہا کوئی شعر نظامی کا نعت میں سناؤ۔ انہوں نے یہ شعر پڑھا:

فرستادہ خاص پروردگار
رسانندہ حجت استوار

میں نے حضرت صاحبؑ کا یہ شعر انہیں سنایا:

صدر بزم آسمان و حجۃ اللہ بر زمین
ذات خالق را نشان بس بزرگ و استوار

وہ کہنے لگا کوئی اردو کا شعر بھی آپ کو یاد ہے۔ میں نے قرآن شریف کی تعریف میں یہ اشعار سنائے۔

اس کے منکر جو بات کہتے ہیں
یونہی اک واہیات کہتے ہیں
بات جب ہو کہ میرے پاس آئیں
میرے منہ پر وہ بات کہہ جائیں
مجھ سے اس دلستاں کا حال سنیں
مجھ سے وہ صورت و جمال سنیں
آنکھ پھوٹی تو خیر کان سہی
نہ سہی یونہی امتحاں سہی

وہ کہنے لگا اہل زبان اس سے زیادہ اور کیا کہہ سکتے ہیں۔''

(اصحاب احمد از ملک صلاح الدین صاحب ایم اے۔ جلد چہارم، صفحہ 203,204)

حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

''سرگودھا ....کے امیر حضرت حافظ مولوی عبدالعلی صاحب

بی اے ایل ایل بی پلیڈر برادر حضرت مولانا شیر علی صاحب رضی اللہ عنہ وارضاہ تھے.... حافظ صاحب اکثر یہ فرماتے کہ مجھے کوئی ایسی نصیحت یا کلام سنائیں جس سے روحانیت اور قرب الٰہی میسر آئے اور وہ بات مختصر اور مطلب خیز ہو۔ حافظ صاحب کی اس فرمائش پر میں نے ان کی خدمت میں سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلو والسلام کا یہ شعر پیش کیا کہ:

حریصِ غربت و عجزم ازاں روزے کہ دانستم
کہ جا در خاطرش باشد دلے مجروح غربت را

یعنی میں اسی روز سے غربت اور عجز کا حریص رہتا ہوں جب سے مجھے اس بات کا علم ہوا ہے کہ اس جانِ جہاں اور محبوب ازل کے دل میں ایسے ہی دردمند عاشق کے لئے جگہ ہے جس کا دل غربت و مسکینی سے مجروح ہو چکا ہو۔

حافظ صاحب اس شعر کو سن کر بہت ہی خوش ہوئے اور جب کبھی بھی اس کے بعد میرے ساتھ ان کی ملاقات ہوتی تو اس شعر کا اور اس کے مطالب کا ضرور شوق کے ساتھ ذکر فرماتے اور اس کو بار بار پڑھتے اور روحانیت کے حصول کے لیے بہت ہی مفید نسخہ قرار دیتے اور اکثر فرماتے کہ یہ شعر تصوف کی جان ہے۔''

(حیاتِ قدسی، جلد 3، صفحہ 41-42)

پس جہاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پاکیزہ نظموں نے تبلیغ کے لحاظ سے لوگوں کے دلوں پر نیک اثر ڈالا ہے وہاں وعظ و نصیحت میں بھی دلوں کو اطمینان بخشا ہے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے زمانے میں اخبار بدر کے سرورق پر دس شرائط بیعت کے ساتھ مندرجہ ذیل فارسی نظم بھی شائع ہوتی تھی:

ما مسلمانیم از فضل خدا
مصطفٰی ما را امام و پیشوا

ترجمہ: ہم خدا تعالیٰ کے فضل سے مسلمان ہیں اور مصطفٰی (ﷺ) ہی ہمارے امام و پیشوا ہیں۔

ایک دفعہ بہ سبب کمی گنجائش ایک دو پرچوں میں وہ نظم شائع نہ ہوسکی، اس پر بھارتی صوبہ اتر پردیش کے ایک خریدار جناب شیر خان صاحب۔ قائم گنج ضلع فرخ آباد کا درج ذیل مراسلہ ایڈیٹر صاحب کے نام لکھا:

''...اس قصبہ قائم گنج میں کوئی شخص احمدی نہیں ہے، میں اخبار بدر اور الحکم و میگزین منگاتا ہوں اور لوگ بھی دیکھتے ہیں اس لیے اس معزز نام احمدی سے میں موسوم کیا جاتا ہوں۔ بعض حاسد حسد اور بے جا جھگڑا کرتے ہیں۔ ابھی ایک مجمع میں جو عوام کو علماء نے اغوا کر رکھا تھا اور حضرت کے اسم مبارک سے لوگوں کی طبیعت میں ایک نفرت نقش کالحجر کر دی ہے اس سبب سے میرے گرد خواندہ اور ناخواندہ جمع ہو گئے، تب میں نے سب کو مخاطب کر کے اخبار بدر کی وہ عبارت سنائی (ما مسلمانیم از فضل خدا) کہتے ہی مجلس کا رنگ بدل گیا۔ میں نے کہا کہ تم کو شیطان بصورت انسان آ کر اغوا کرتے ہیں، تمام حاضرین میرے مددگار بن گئے تب میں نے وہ شرائط سنائے، سب نے پسند کیا اور بدلوگوں پر سختی سے متوجہ ہوئے اب کئی آدمی منجملہ ان کے میرے پاس اخبار سننے کو آتے ہیں اور چند اشخاص خواندہ مجھ سے پڑھنے کو منگواتے ہیں۔ اب افسوس ہے کہ وہ شمشیر بران جناب نے داخل اخبار نہ فرما کر غدار بد اندیشوں کو مطمئن فرما دیا۔ گو دلائل دیگر تحریرات میں بہت ہیں اِلا وہ فوراً کار آمد و دستی اسلحہ نہیں ہیں۔ اب کتابیں سنانا عوام الناس کو غیر ممکن ہے .... مطبع کو اس عبارت کے لکھنے سے کچھ نقصان نہیں ہے نہ اس کے چھوڑنے سے کوئی نفع ہے لیکن ہم لوگوں کو اس عبارت بیعت اور اظہار مذہب بذریعہ ان ابیات کے اس درجہ مدد دیتا ہے جو بیس کتابوں سے فوراً سر دست غیر ممکن ہے اور عوام کے دل کو تسخیر کرنے کے واسطے ایک جادو ہے۔ براہ امداد طریق احمدیہ اور مجھ سے مجبوران پر رحم فرما کر وہی عبارت دس شرائط بیعت اور وہی نظم ما مسلمانیم از فضل خدا صفحہ اول پر درج فرما کر مشکور خیر خواہ طریق احمدیہ کو فرماویں۔'' (بدر قادیان۔8 دسمبر 1905ء، صفحہ 3، کالم 1-2)

جماعت احمدیہ کینیڈا کی مجلس مشاورت

خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ جماعت احمدیہ کینیڈا کی بیالیسویں مجلس مشاورت 21 اور 22 اپریل 2018ء بروز ہفتہ اور اتوار مسجد بیت الاسلام ٹورانٹو میں منعقد ہو رہی ہے۔

کینیڈا کی جماعتوں کے منتخب نمائندوں سے درخواست ہے کہ وہ جماعت احمدیہ کی اعلیٰ روایات کو قائم رکھتے ہوئے اس پُر وقار مجلس میں تجاویز پر صائب مشورے دیں۔ اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تمام خواہشات، توقعات اور ارشادات پر پورا اتریں۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس مجلس شوریٰ کے نیک اور بابرکت نتائج ظاہر فرمائے۔ اور جملہ منتظمین اور خدمات بجالانے والوں کو جزائے جزیل عطا فرمائے۔

ظفر اقبال جاوید
سیکرٹری مجلس شوریٰ کینیڈا

کھو گیا اک اور ہم سے قیمتی نادر وجود

(صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب کی وفات حسرت آیات پر)

ہم ابھی اُٹھے بھی نہ تھے درد کی دہلیز سے
کھو گیا اک اور ہم سے قیمتی نادر وجود
کیا خبر تھی ایک بھائی دوسرے کی چاہ میں
یوں اچانک چھوڑ دے گا آب و گل کی یہ حدود

جانے والے تیرے اَوصافِ حمیدہ لاجواب
نیک سیرت، پاک طینت خوش لباس و باکمال
عالمِ نَو میں کہاں ملتے ہیں اِس نوع کے بزرگ
جو کہ ہوں تیری طرح عالی نظر اور خوش خیال

میرے مُرشد سے بہت ہی خاص نسبت تھی تجھے
صدق سے عاشق، خلافت، نعمتِ رحمان کا
مہدیٔ دوراں کی ہے جس پر دعاؤں کی بہار
تُو بھی تھا اِک پھول ایسے چمنِ عالی شان کا

ہے دعا عابد کی ہو فردوس میں بھی فیضیاب
تُو خدا کی مغفرت سے قربتِ ذی شان سے
جس طرح کہ اِس جہاں میں تھا ہمیشہ بہرہ ور
تُو خدا کے فضل سے، انعام سے، احسان سے

ہر کسی نعمت سے پُر ہوں ان کے دامانِ مراد
صبر کے اثمار پائیں سب تیرے پسماندگاں
دولتِ دنیا و دیں سے ہر گھڑی ہوں سرفراز
سر پہ سایہ ہو خلافت کا بہارِ جاوداں

(مکرم پروفیسر مبارک احمد عابد صاحب)

وحی والہام

مکرم مولانا ہادی علی چوہدری صاحب، نائب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا

نوٹ: اس مضمون کے بنیادی نقوش مکرم مولانا محمد صادق سماٹری صاحب کی کتاب 'حقانیت احمدیتِ' سے اٹھائے گئے ہیں۔ (مصنف)

وحی والہام اسلام کا ایک ایسا فخر و امتیاز ہے کہ جو اسے دوسرے مذاہب سے ممتاز، اعلیٰ اور بالا ثابت کرتا ہے۔ لیکن عجیب اور حیرت انگیز بات یہ ہے کہ آج خود اہلِ اسلام میں سے جماعتِ احمدیہ کے علاوہ اکثر وہ لوگ ہیں جو اس نعمتِ خداوندی کو رسول اللہ ﷺ کے وصال کے بعد امّت میں منقطع مانتے ہیں۔ اس موضوع پر اور اس کے مختلف پہلوؤں پر ائمّہ وعلمائے سلف نے بڑی وضاحت کے ساتھ روشنی ڈالی ہے اور امّت کے لئے راہنمائیاں مہیّا کی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے بعد اللہ تعالیٰ کا مومنوں سے مکالمہ مخاطبہ جاری ہے اور وحی والہام کا دروازہ بند نہیں ہوا۔ ہم ان کے حوالوں کے ساتھ کچھ گزارشات اور حقائق ہدیۂ قارئین کریں گے اور مستند اسلامی کتب سے ثابت کریں گے کہ مأمورِ زمانہ مسیح زماں و مہدیٔ دوراں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے سچ فرمایا تھا اور اللہ تعالیٰ کی فعلی شہادتیں پیش کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ: ؎

وہ خدا اب بھی بناتا ہے جسے چاہے کلیم
اب بھی اُس سے بولتا ہے جس سے وہ کرتا ہے پیار

اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو قرآنی وعدوں کے تحت اور رسول اللہ ﷺ کی پیشگوئیوں کے مطابق بطور مسیح موعود و مہدیٔ معہود مبعوث فرمایا۔ اس نے آپؑ کو اسی طرح چن لیا جس طرح اس نے پہلے انبیاء علیہم السلام کو چنا تھا۔ اس نے آپؑ کو شرفِ مکالمہ و مخاطبہ سے سرفراز فرمایا اور وہ آپؑ سے اسی طرح ہمکلام ہوا جس طرح وہ پہلے مرسلین علیہم السلام سے ہوتا آیا تھا۔ آپؑ پر بھی انبیائے گزشتہ کی مانند روح القدس کا نزول ہوا۔ فرق صرف یہ تھا کہ آپؑ کی وحی والہام اور آپؑ کا منصب و مقام رسول اللہ ﷺ کی کامل اتباع، فیضِ کامل اور آپؐ کی قوّتِ قدسیہ کی تأثیر کے راستے تھا اور اسی کے تحت تھا۔ رسول اللہ ﷺ کی اس تاثیر روحانی کے جلوہ کی وجہ سے آپؑ کی وحی ایک امتیازی شان کی حامل تھی۔ آپؑ سے اللہ تعالیٰ کا الہام و کلام کتاب "تذکرہ" میں محفوظ ہے۔ عملاً اور واقعتہً یہ کتاب ان لوگوں کا جواب بھی ہے جو ایسے منافیٔ اسلام عقیدے رکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کے بعد درِ وحی والہام مقفل کر دیا ہے۔ انہی لوگوں کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"بعض خشک ملاؤں کو یہاں تک انکار میں غلوّ ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ مکالماتِ الٰہیہ کا دروازہ ہی بند ہے اور اس بدقسمت امت کے یہ نصیب ہی نہیں کہ یہ نعمت حاصل کر کے اپنے ایمان کو کامل کرے اور پھر کشش ایمانی سے اعمال صالحہ کو بجالاوے۔

ایسے خیالات کا یہ جواب ہے کہ اگر یہ امت درحقیقت ایسی ہی بد بخت اور اندھی اور شرّ الامم ہے تو خدا نے کیوں اس کا نام خیر الامم رکھا بلکہ سچ بات یہ ہے کہ وہی لوگ احمق اور نادان ہیں کہ جو ایسے خیالات رکھتے ہیں ورنہ جس طرح خدا تعالیٰ نے اِس امّت کو وہ دُعا سکھلائی ہے جو سورۃ فاتحہ میں ہے۔ ساتھ ہی اُس نے یہ ارادہ بھی فرمایا ہے کہ اس امّت کو وہ نعمت عطا بھی کرے جو نبیوں کو دی گئی تھی یعنی مکالمہ مخاطبہ الٰہیہ جو سرچشمہ تمام نعمتوں کا ہے۔ کیا خدا تعالیٰ نے وہ دُعا سکھلا کر صرف دھوکا ہی دیا ہے اور ایسی ناکارہ اور ذلیل امّت میں کیا خیر ہوسکتی ہے جو بنی اسرائیل کی عورتوں سے بھی گئی گزری ہے۔

ظاہر ہے کہ حضرت موسیٰؑ کی ماں اور حضرت عیسیٰؑ کی ماں دونوں عورتیں تھیں اور بقول ہمارے مخالفین کے نبیّہ نہیں تھیں تاہم خدا تعالیٰ کے یقینی مکالمات اور مخاطبات ان کو نصیب تھے اور اب اگر اس امت کا ایک شخص اس قدر طہارتِ نفس میں کامل ہو کہ ابراہیمؑ کا دل پیدا کرلے اور اتنا خدا تعالیٰ کا تابعدار ہو جو تمام نفسانی چولا پھینک دے اور اتنا خدا تعالیٰ کی محبت میں محو ہو کہ اپنے وجود سے فنا ہو جائے تب بھی وہ باوجود اس قدر تبدیلی کے موسیٰؑ کی ماں کی طرح بھی وحی الٰہی نہیں پا سکتا کیا کوئی عقلمند خدا تعالیٰ کی طرف ایسا بخل منسوب کرسکتا ہے۔ اب ہم بجز اس کے کیا کہیں کہ لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَی الْکَاذِبِیْنَ۔

اصل بات یہ ہے کہ جب ایسے لوگ سراسر دنیا کے کیڑے ہو گئے اور اسلام کا شعار صرف پگڑی اور داڑھی اور ختنہ اور زبان سے چند اقرار اور رسمی نماز روزہ رہ گیا تو خدا تعالیٰ نے ان کے دلوں کو مسخ کر دیا اور ہزار ہا تاریکی کے پردے آنکھوں کے آگے آگئے اور دل مر گئے اور کوئی زندہ نمونہ روحانی حیات کا اُن کے ہاتھ میں نہ رہا ناچار ان کو مکالماتِ الٰہیہ سے انکار کرنا پڑا اور یہ انکار درحقیقت اسلام سے انکار ہے لیکن چونکہ دل مر چکے ہیں اس لئے یہ لوگ محسوس نہیں کرتے کہ ہم کس حالت میں پڑے ہیں۔"

(ضمیمہ براہین احمدیہ، حصہ پنجم، روحانی خزائن، جلد 21، صفحہ 310-311)

تاریخِ انبیاءؑ کے ایک سرسری سے مطالعہ سے یہ حقیقت واضح ہو جاتی ہے کہ جب بھی مکفرّین نے نبیوں کا انکار کیا، اللہ تعالیٰ نے ان سے اپنا ناتا توڑ دیا۔ وہ خواہ اس سے پہلے کیسے ہی بڑے مذہبی رہنما و پیشوا تھے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے منکرین سے اللہ تعالیٰ نے اپنا ناتا کاٹ کر آپؑ کے حواریوں سے رشتۂ وحی والہام جوڑ لیا۔ پھر جب رسول اللہ ﷺ مبعوث ہوئے تو آپؐ کے مخالف خواہ عیسائی تھے، یہودی تھے یا مشرک، اللہ تعالیٰ نے ہر ایک کو اپنے سے دور کر دیا اور صرف آپکے صحابہؓ سے راضی ہو گیا (رضی اللہ عنہم)۔ یہ سنّتِ انبیاءؑ اس موجودہ دور میں پھر دوہرائی گئی۔ چنانچہ آئندہ صفحات یہ شہادت دیں گے کہ رسول اللہ ﷺ سے لے کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعوای تک امّت میں ملہم من اللہ موجود تھے۔ پھر یہ عجیب واقعہ رونما ہوا کہ صرف وہ لوگ جو آپؑ پر ایمان لائے، اللہ تعالیٰ ان سے تو ہمکلام ہونے لگا اور وہ جنہوں نے آپؑ کی تکذیب کی ان سے اپنا رشتہ توڑ دیا۔ کیونکہ انہوں نے اس کے مأمور کو ردّ کر کے خود اپنے ہاتھ سے یہ دروازہ بند کرنے کی جسارت کی تھی۔ یہ کوئی معمولی بات نہیں تھی۔ یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کی ناقابلِ تردید اور عملی شہادت ہے کہ جس پر زمانہ خود شاہد ہے، اور جس پر بذاتِ خود مکذّبین کا عقیدہ کہ "اب وحی والہام کا سلسلہ بند ہے" گواہ ہے۔ یہ حقیقت ایسی ہے کہ جس پر اللہ تعالیٰ کی مہرِ تصدیق جلی طور پر ثبت ہے۔

ا: وحی والہام از روئے لغت

(ا) قرآن مجید کی سب سے مستند لغت مفردات (تصنیف امام راغب اصفہانیؒ) میں زیرِ لفظ 'وحی' لکھا ہے:

"اَصلُ الوَحيِ الاِشارَةُ السَّرِيعَةُ وَلِتَضَمُّنِ السُّرعَةِ قِيلَ اَمرٌ وَحيٌ وَ ذٰلِکَ يَكُونُ بِالكَلامِ عَلٰى سَبِيلِ الرَّمزِ وَالتَّعرِيضِ وَقَد يَكُونُ بِصَوتٍ مُجَرَّدٍ عَنِ التَّركِيبِ وَبِاِشارَةٍ بِبَعضِ الجَوارِحِ وَ بِالكِتابَةِ۔
وَيُقالُ لِلكَلِمَةِ الاِلٰهِيَّةِ الَّتِي تُلقٰى اِلٰى اَنبِياءِهٖ وَ اَولِياءِهٖ وَحيٌ۔"

یعنی وحی کے اصل معنی جلدی اشارہ کے ہیں اور چونکہ اس لفظ میں "جلدی" "سرعت" کے معنی پائے جاتے ہیں اس لیے کہا جاتا ہے۔اَمرٌ وَحیٌ اور یہ وحی کبھی کلام کے ذریعہ بطور اشارہ اور تعریض کے ہوتی ہے اور کبھی ایسی آواز کے ذریعہ ہوتی ہے جو مرکّب الفاظ سے خالی ہو اور کبھی بعض جوارح (اعضاء) کے اشارہ کے ذریعہ ہوتی ہے اور کبھی کتابت کے ذریعہ۔اور اس الٰہی کلام کو بھی جو خدا تعالیٰ کے انبیاء اور اولیاء کی طرف پہنچایا جائے وحی کہا جاتا ہے۔

حدیث کی مشہور لغت نہایہ، ابن الاثیر الجزری میں لکھا ہے:

"وَقَد تَكَرَّرَ ذِكرُ الوَحيِ فِي الحَدِيثِ وَيَقَعُ عَلَى الكِتابَةِ وَالاِشارَةِ وَالرِّسالَةِ وَالاِلهامِ وَالكَلامِ الخَفِيِّ"

کہ لفظِ وحی حدیث میں بتکرار آیا اور کتابت، اشارہ، پیغام، الہام اور مخفی کلام کے معنوں میں استعمال ہوا ہے۔" یہی معنی کتاب مجمع بحار الانوار میں بھی مذکور ہیں۔نیز ملاحظہ ہو الشِّفَاءُ بِتَعرِيفِ حُقُوقِ المُصطَفٰی ﷺ جزء 1 صفحہ 191۔

لغت کی مشہور کتاب المنجد میں ہے:(وَحٰی یَحِی وَحیًا اِلیٰ فُلَانٍ: اَشَارَ اِلَیهِ: اس کی طرف اشارہ کیا۔اَرسَلَ اِلَیهِ رَسُولًا: اس کی طرف پیغامبر (ایلچی) بھیجا۔وَحٰی اِلَیهِ اَو وَحٰی اِلَیهِ کَلَامًا : کَلَّمَهٗ سِرًّا اَو کَلَّمَهٗ بِمَا یُخفِیهِ عَن غَیرِهٖ کہ اس سے پوشیدہ پوشیدہ کلام کیا، یا اس سے ایسی بات کی جو دوسرے سے مخفی رکھی جائے۔وَحَی اللّٰهُ فِي قَلبِهٖ کَذَا : اَلهَمَهٗ اِیَّاهُ: اللہ نے اسے الہام کیا۔اس کے دل میں کچھ ڈالا۔

وَحَی الکِتَابَ : کَتَبَهٗ: کتاب کو لکھا۔ وَحَّی الذَّبِیحَةَ :ذَبَحَهَا بِسُرعَةٍ :اسے جلدی سے ذبح کیا۔ان حوالہ جات سے وحی کے لغوی معنے واضح ہو جاتے ہیں کہ ایسا کلام جس میں سرعت، اخفاء، راز و نیاز دل میں کوئی خیال ڈالنے کے ہیں اور جہاں تک اصطلاحِ شرع میں وحی کے معنوں کا تعلق ہے تو اس سے مراد وہ کلام الٰہی ہے جو انبیاءؑ اور اولیاءؒ پر اتارا جاتا ہے۔حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

"الہام ایک القاء غیبی ہے کہ جس کا حصول کسی طرح کی سوچ اور تردّد اور تفکّر اور تدبّر پر موقوف نہیں ہوتا اور ایک واضح اور منکشف احساس ہے کہ جیسے سامع کو متکلم سے یا مضروب کو ضارب سے یا ملموس کو لامس سے ہو محسوس ہوتا ہے اور اس سے نفس کو مثل حرکات فکریہ کے کوئی الم روحانی نہیں پہنچتا بلکہ جیسے عاشق اپنے معشوق کی رویت سے بلا تکلّف انشراح اور انبساط پاتا ہے ویسا ہی روح کو الہام سے ایک ازلی اور قدیمی رابطہ ہے کہ جس سے روح لذت اٹھاتا ہے۔غرض یہ ایک منجانب اللہ اعلام لذیذ ہے کہ جس کو نفث فی الرّوع اور وحی بھی کہتے ہیں۔"

(پرانی تحریریں۔روحانی خزائن، جلد 2، صفحہ 20)

۲: نزولِ وحی کا طریق

نزولِ وحی کے طریق کی بابت خود اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا ہے:

وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ أَن يُكَلِّمَهُ اللَّهُ إِلَّا وَحْيًا أَوْ مِن وَرَاءِ حِجَابٍ أَوْ يُرْسِلَ رَسُولًا فَيُوحِيَ بِإِذْنِهِ مَا يَشَاءُ إِنَّهُ عَلِيٌّ حَكِيمٌ ○ وَكَذَٰلِكَ أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ رُوحًا مِّنْ أَمْرِنَا مَا كُنتَ تَدْرِي مَا الْكِتَابُ وَلَا الْإِيمَانُ وَلَٰكِن جَعَلْنَاهُ نُورًا نَّهْدِي بِهِ مَن نَّشَاءُ مِنْ عِبَادِنَا وَإِنَّكَ لَتَهْدِي إِلَىٰ صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ ○

(سورۃ الشوریٰ:52-53)

کہ اللہ تعالیٰ کسی بشر سے کلام نہیں کرتا مگر بذریعہ وحی یا پسِ پردہ یا وہ بھیجتا ہے کوئی ایلچی (فرشتہ) جو اس کے اذن کے مطابق وحی کرتا ہے جو خدا چاہتا ہے یقیناً اللہ بہت بلند اور حکمت والا ہے۔اس آیت شریفہ میں وحی کے نزول کے تین بڑے طریق بیان کئے گئے ہیں۔

اوّل: وَحیًا، اس کے ماتحت تفسیر (الجلالین) میں لکھا ہے ۔فِي المَنَامِ اَو بِالاِلهَامِ۔کہ وحی سے مراد وہ کلام الٰہی ہے جو خواب میں نازل ہو یا بذریعہ الہام (جاگتے میں)۔اپنی تفسیر جامع البیان میں علامہ معین بن صفیؒ 'وَحیًا' کے تحت لکھتے ہیں:وَهُوَ الاِلهَامُ اَوِ المَنَامُ: کہ وحی سے مراد یا الہام ہے یا پھر وہ کلام جو خواب میں نازل ہوتا ہے۔

حضرت امام رازیؒ فرماتے ہیں کہ وَحیًا سے مراد ہے" وَهُوَ الاِلهَامُ وَالقَذفُ فِي القَلبِ اَوِ المَنَامِ"

(التفسیر الکبیر۔سورۃ الشوریٰ۔زیر آیت" وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ اَن يُّكَلِّمَهُ اللّٰهُ جلد 27 صفحہ 160)

کہ وحی سے مراد، الہام اور بات کا دل میں ڈالنا یا خواب میں علم حاصل ہونا۔

ظاہر ہے کہ رؤیا صادقہ وحی کی ایک قسم ہے اور حدیث نبویؐ سے ثابت ہے کہ رسول اللہ ﷺ پر وحی کا آغاز رؤیائے صادقہ سے شروع ہوا تھا۔پس 'وَحیًا' کے متعلق ان تحریروں سے واضح طور پر ان لوگوں کے وہم کا ازالہ ہو جاتا ہے جو یہ خیال کرتے ہیں کہ الہام یا خواب، وحی میں شامل نہیں۔

دوسرا طریق: مِن وَّرَاءِ حِجَابٍ پسِ پردہ کلام کا ہے۔

تیسرا طریق: یُرسِلَ رَسُولًا کہ خدا تعالیٰ فرشتہ کو بھیجے اور وہ آ کر رسول یا ولی کو خدا تعالیٰ کا کلام پہنچائے۔

حضرت امام رازی رحمہ اللہ نے ان تینوں طریقوں کو یوں بیان فرمایا ہے:

" وُصُولُ الوَحيِ مِنَ اللّٰهِ اِلَى البَشَرِ اِمَّا اَن يَكُونَ مِن غَيرِ وَاسِطَةِ مُبَلِّغٍ اَو يَكُونَ بِوَاسِطَةِ مُبَلِّغٍ ------ اَمَّا الاَوَّلُ وَهُوَ اَنَّهٗ وَصَلَ اِلَيهِ الوَحيُ لَا بِوَاسِطَةِ شَخصٍ اٰخَرَ وَمَا سَمِعَ عَينَ كَلَامِ اللّٰهِ فَهُوَ المُرَادُ بِقَولِهٖ اِلَّا وَحيًا وَ اَمَّا الثَّانِي وَهُوَ اَنَّهٗ وَصَلَ اِلَيهِ الوَحيُ لَا بِوَاسِطَةِ شَخصٍ اٰخَرَ وَ لٰكِنَّهٗ سَمِعَ عَينَ كَلَامِ اللّٰهِ فَهُوَ المُرَادُ مِن قَولِهٖ اَو مِن وَّرَاءِ حِجَابٍ وَ اَمَّا الثَّالِثُ وَهُوَ اَنَّهٗ وَصَلَ اِلَيهِ بِوَاسِطَةِ شَخصٍ اٰخَرَ فَهُوَ المُرَادُ بِقَولِهٖ اَو يُرسِلَ رَسُولًا فَيُوحِيَ بِاِذنِهٖ"

(التفسیر الکبیر۔سورۃ الشوریٰ۔زیر آیت" وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ اَن يُّكَلِّمَهُ اللّٰهُ جلد 27 صفحہ 160)

یعنی خدا تعالیٰ کی وحی کسی انسان تک یا تو بغیر کسی مبلغ کے پہنچتی ہے یا کسی مبلغ (پہنچانے والے فرشتے) کے ذریعہ۔

اگر تو وہ وحی بغیر کسی مبلّغ (فرشتے) کے پہنچے اور وہ شخص الفاظ الٰہی بھی نہ سنے تو وہ وحی کہلائے گی۔

اور اگر وہ وحی کسی مبلّغ کے بغیر پہنچے، لیکن اس میں خدا کے الفاظ سنے تو وہ مِن وَّرَاءِ حِجَابٍ میں داخل ہوگی۔

اور اگر وہ لفظی وحی کسی مبلّغ (فرشتے) کے ذریعہ پہنچے تو وہ یُرسِلَ رَسُولًا کی شق میں شامل ہوگی۔

آخر میں حضرت امام رازیؒ ایک انتہائی اہم بات کی طرف توجہ دلاتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:

"وَاعلَم اَنَّ كُلَّ وَاحِدٍ مِن هٰذِهِ الاَقسَامِ الثَّلٰثَةِ وَحيٌ اِلَّا اَنَّهٗ تَعَالٰى خَصَّصَ القِسمَ الاَوَّلَ بِاسمِ الوَحيِ لِاَنَّ مَا يَقَعُ فِي القَلبِ عَلٰى سَبِيلِ الاِلهَامِ فَهُوَ يَقَعُ دَفعَةً فَكَانَ تَخصِيصُ لَفظِ الوَحيِ بِهٖ اَولٰى"

(ایضاً)

یعنی معلوم ہونا چاہئے کہ یہ تینوں قسم کا کلام وحی کہلاتا ہے، لیکن

خدا تعالیٰ نے صرف پہلی قسم کو وحی قرار دیا ہے کیونکہ جو کلام بذریعہ الہام آتا ہے وہ دفعۃً دل میں پڑتا ہے، اس لئے اسے بالخصوص وحی کا نام دینا زیادہ مناسب ہے (یعنی اسے اس کے لغوی معنوں سے زیادہ مناسبت ہے)

قریباً یہی مضمون تفسیر الخازن (جزء 6 صفحہ 107)، تفسیر ابن کثیر (جلد 4، صفحہ 121، 122) اور تفسیر الصاوی وغیرہ میں بھی موجود ہے۔

انبیاء کے تابعین بطریقِ الہام جو علوم اللہ تعالیٰ سے حاصل کرتے ہیں وہ الہام بھی وحی ہی کی قسم ہے۔ بلکہ الہام کا لفظ وحی کے مقابل صرف غلط فہمی سے بچانے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے کہ اُسے وحی تشریعی نہ سمجھ لیا جائے۔ حقیقت میں یہ الہام، وحی غیر تشریعی ہی ہوتا ہے۔ خواہ وہ علومِ شریعت یعنی اوامر و نواہی پر ہی مشتمل ہو یا امورِ غیبیہ پر۔

الہام اور وحی کلامِ الٰہی کے دو نام ہیں: سیّد اسمٰعیل شہیدؒ اپنی کتاب ”منصبِ امامت“ میں صفحہ 13 پر فرماتے ہیں:

”باید دانست از انجملہ الہام است ہمیں الہام کہ بانبیاء اللہ ثابت است آنرا وحی گویند و اگر بغیر ایشاں ثابت میشود اُورا تحدیث مے گویند و گاہے در کتاب اللہ مطلق الہام خواہ بانبیاء ثابت مے شود خواہ باولیاء اللہ وحی نامند۔“

یعنی خدا تعالیٰ کی نعمتوں میں سے ایک الہام بھی ہے۔ وہ الہام جو انبیاء کو ہوتا ہے، اسے وحی کہتے ہیں اور یہی جو الہام غیر انبیاء کو ہوتا ہے، اسے تحدیث کہتے ہیں۔ کبھی مطلق الہام کو خواہ انبیاءؑ کو ہو یا اولیاء (یعنی غیر انبیاءؑ) کو، قرآن مجید کی رُو سے وحی کہتے ہیں۔

۳ : وحی کی قسمیں

اللہ تعالیٰ نے سورۃ الشوریٰ کی زیرِ بحث مذکورہ بالا آیتِ کریمہ میں بنیادی طور پر وحی کی تین اقسام یا اس کے نزول کے تین طریق بیان فرمائے ہیں۔ مگر رسول اللہ ﷺ پر نزولِ وحی کے اطوار کو مدّ نظر رکھتے ہوئے حضرت حافظ ابن القیمؒ اپنی کتاب زاد المعاد جلد 1 صفحہ 84 (دار الکتب العلمیّہ ایڈیشن 2002ء) پر وحی کے مفصّل مراتب بیان فرماتے ہیں۔ وہ لکھتے ہیں:

”وَ کَمَّلَ اللّٰہُ لَہٗ مِنْ مَرَاتِبِ الْوَحْیِ مَرَاتِبَ عَدِیْدَۃً:

(اِحدٰ ھا) الرُّؤْیَا الصَّادِقَۃُ وَ کَانَتْ مَبْدَأً وَ حْیِہٖ صلی اللّٰہ علیہ وسلم وَکَانَ لَا یَرٰی رُؤْیَا اِلَّا جَاءَ تْ مِثْلَ فَلَقِ الصُّبْحِ۔

(اَلثَّانِیَۃُ) مَا کَانَ یُلْقِیْہِ الْمَلَکُ فِیْ رُوْعِہٖ وَ قَلْبِہٖ مِنْ غَیْرِ اَنْ یَّرَاہُ کَمَا قَالَ النَّبِیُّ ﷺ اِنَّ رُوْحَ الْقُدُسِ نَفَثَ فِیْ رُوْعِیْ اَنَّہٗ لَنْ تَمُوْتَ نَفْسٌ حَتّٰی تَسْتَکْمِلَ رِزْقَھَا فَاتَّقُوااللّٰہ وَاَجْمِلُوْا فِی الطَّلَبِ وَلَا یَحْمِلَنَّکُمْ اِسْتِبْطَاءُ الرِّزْقِ عَلٰی اَنْ تَطْلُبُوْہُ بِمَعْصِیَۃِ اللّٰہِ فَاِنَّ مَا عِنْدَ اللّٰہِ لَا یُنَالُ اِلَّا بِطَاعَتِہٖ۔

(اَلثَّالِثَۃُ) اِنَّہٗ ﷺ کَانَ یَتَمَثَّلُ لَہُ الْمَلَکُ رَجُلاً فَیُخَاطِبُہٗ حَتّٰی یَعِیَ عِنْہُ مَا یَقُوْلُ لَہٗ وَفِیْ ھٰذِہِ الرُّتْبَۃِ کَانَ یَرَاہُ الصَّحَابَۃُ اَحْیَانًا۔

(اَلرَّابِعَۃُ) اِنَّہٗ کَانَ یَأْتِیْہِ فِیْ مِثْلِ صَلْصَلَۃِ الْجَرَسِ وَ کَانَ اَشَدَّہٗ عَلَیْہِ فَیَلْتَبِسُ بِہِ الْمَلَکُ حَتّٰی اِنَّ جَبِیْنَہٗ لَیَتَفَصَّدُ عَرَقًا فِی الْیَوْمِ الشَّدِیْدِ الْبَرْدِ وَحَتّٰی اِنَّ رَاحِلَتَہٗ لَتَبْرُکُ بِہٖ اِلَی الْاَرْضِ اِذَا کَانَ رَاکِبَھَا وَلَقَدْ جَاءَ ہُ الْوَحْیُ مَرَّۃً کَذٰلِکَ وَ فَخِذُہٗ عَلٰی فَخِذِ زَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ فَثَقُلَتْ عَلَیْہِ حَتّٰی کَادَتْ تَرُضُّھَا۔

(اَلْخَامِسَۃُ) اِنَّہٗ یَرَی الْمَلَکَ فِیْ صُوْرَتِہِ الَّتِیْ خُلِقَ عَلَیْھَا فَیُوْحِیْ اِلَیْہِ مَا شَاءَ اللّٰہُ اَنْ یُّوْحِیَہٗ وَھٰذَا وَقَعَ لَہٗ مَرَّتَیْنِ کَمَا ذَکَرَ اللّٰہُ ذٰلِکَ فِیْ سُوْرَۃِ النَّجْمِ۔

(اَلسَّادِسَۃُ) مَا اَوْحَاہُ اللّٰہُ اِلَیْہِ وَھُوَ فَوْقَ السَّمٰوٰتِ لَیْلَۃَ الْمِعْرَاجِ مِنْ فَرْضِ الصَّلٰوۃِ وَ غَیْرِھَا۔

(اَلسَّابِعَۃُ) کَلَامُ اللّٰہِ لَہٗ مِنْہُ اِلَیْہِ بلاَ وَاسِطَۃِ مَلَکٍ کَمَا کَلَّمَ اللّٰہُ مُوْسٰی بْنَ عِمْرَانَ وَ ھٰذِہِ الْمَرْتَبَۃُ ھِیَ ثَابِتَۃٌ لِمُوْسٰی قَطْعًا بِنَصِّ الْقُرْاٰنِ وَ ثُبُوْتُھَا لِنَبِیِّنَا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ھُوَ فِیْ حَدِیْثِ الْاِسْرَاءِ وَقَدْ زَادَ بَعْضُھُمْ۔

(الثَّامِنَۃُ) وَھِیَ تَکْلِیْمُ اللّٰہِ لَہٗ کِفَاحًا مِنْ غَیْرِ حِجَابٍ وَھٰذَا عَلٰی مَذْھَبِ مَنْ یَّقُوْلُ اِنَّہٗ صلی اللہ علیہ وسلم رَاٰی رَبَّہٗ تَبَارَکَ وَ تَعَالٰی وَ ھِیَ مَسْئَلَۃُ خِلَافٍ بَیْنَ السَّلْفِ وَالْخَلَفِ وَ اِنْ کَانَ جَمْھُوْرُ الصَّحَابَۃِ بَلْ کُلُّھُمْ مَعَ عَائِشَۃَ کَمَا حَکَاہُ عُثْمَانُ بْنُ سَعِیْدٍ الدَّارِمِیُّ اِجْمَاعًا لِلْصَّحَابَۃِ۔“

کہ اللہ تعالیٰ نے وحی کے تمام مراتب نبی کریم ﷺ کے لئے مکمل کر دیئے تھے۔ یعنی

(اوّل) سچی خواب۔ یہی حضور کے لئے وحی کا ابتدا تھی اور جو رؤیا بھی حضور ﷺ دیکھتے وہ نمایاں طور پر پوری ہو جاتی۔

(دوم) وہ وحی جو فرشتہ رسول اللہ ﷺ کے دل میں ڈال دیتا تھا، لیکن آپؐ اس فرشتہ کو دیکھتے نہیں تھے۔ جیسا کہ آپؐ نے فرمایا کہ روح القدس نے آپؐ کے دل میں ڈالا ہے کہ کوئی شخص نہ مرے گا جب تک کہ وہ اپنا پورا رزق حاصل نہ کر لے۔ پس اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو اور خوب محنت کرو اور اگر رزق ملنے میں کچھ دیر بھی ہو تو اس وجہ سے خدا کی نافرمانی نہ کرنا کیونکہ جو چیز خدا کے پاس ہے وہ اس کی طاعت و فرمانبرداری سے ہی ملتی ہے۔

(سوم) نبی کریم ﷺ کے سامنے فرشتہ ایک آدمی کی شکل میں متمثّل ہو جاتا تھا اور آپ سے باتیں کرتا تھا اور جو وہ کہتا تھا اسے آپؐ ادکر لیتے تھے، اس صورت میں بعض اوقات صحابہؓ بھی فرشتہ کو دیکھ لیتے تھے۔

(چہارم) وہ وحی گھنٹی کی آواز میں آنحضرت ﷺ تک پہنچتی تھی اور یہ سخت ترین وحی ہوتی تھی اور اس میں فرشتہ بھی آپؐ کے ساتھ شریک ہوتا تھا، اسکی سختی کی وجہ سے سردی کے دن بھی آپؐ کے منہ پر پسینہ چھوٹ جاتا تھا اور اگر آپؐ سوار ہوتے تو اونٹنی بوجھ محسوس کر کے زمین پر بیٹھ جاتی تھی۔ ایک دفعہ جب آپؐ پر وحی نازل ہوئی تو آپؐ کی ران زید بن ثابتؓ کی ران پر تھی اور زید نے اس قدر بوجھ محسوس کیا کہ جیسے وہ بوجھ ان کی ران توڑ دے گا۔

(پنجم) حضور ﷺ کبھی فرشتہ کو اس کی اصل شکل میں دیکھتے تھے اور جو کچھ خدا تعالیٰ چاہتا تھا وہ اس کی وحی آپؐ تک پہنچا دیتا تھا۔ ایسا موقع صرف دو دفعہ پیش آیا جیسا کہ سورۃ النجم میں بیان ہوا ہے۔

(ششم) وہ وحی جو اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ پر معراج کی رات نماز وغیرہ کی فرضیت کے متعلق اتاری تھی۔

(ہفتم) خدا تعالیٰ کا وہ کلام جو کسی فرشتہ کی وساطت کے بغیر آنحضرت ﷺ تک پہنچا۔ جیسے کہ اس نے موسیٰ بن عمران سے کلام کیا تھا اور یہ مرتبہ موسیٰ علیہ السلام کے لئے قرآن مجید کی نص سے ثابت ہے اور ہمارے نبی کریم ﷺ کے لئے اسراء کی رات کو واقع ہوا تھا۔

(ہشتم) خدا تعالیٰ کا بغیر حجاب آمنے سامنے ہو کر آنحضرت ﷺ سے کلام کرنا۔ یہ وحی اس گروہ کے خیال کے مطابق ہوئی جو یہ مانتا ہے کہ آپؐ نے جاگتے ہوئے خدا تعالیٰ کو دیکھا تھا اور خدا تعالیٰ کو جاگتے دیکھنے کا یہ مسئلہ سلف و خلف کے نزدیک مختلف فیہ ہے۔ گو جمہور صحابہؓ بلکہ تمام کے تمام حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ ہیں جیسا کہ عثمان بن سعید دارمی نے اسے اجماع قرار دیا ہے۔ (کہ نبی کریم ﷺ نے خدا تعالیٰ کو عالمِ بیداری میں کبھی ان جسمانی آنکھوں سے نہیں دیکھا)۔

مفردات میں امام راغب فرماتے ہیں:

”فَالْاِلْھَام وَالتَّسْخِیْرُ وَالْمَنَامُ دَلَّ عَلَیْہِ قَوْلُہٗ اِلَّا وَحْیاً وَ سَمَاعُ الْکَلَامِ دَلَّ عَلَیْہِ اَوْ مِنْ وَّرَاءِ حِجَابٍ وَتَبْلِیْغُ

جِبْرِیْلَ فِیْ صُوْرَۃٍ مَعَیَّنَۃٍ دَلَّ عَلَیْہِ اَوْ یُرْسِلَ رَسُوْلاً۔‘‘

’’یعنی وَحیاً میں الہام، تسخیر اور خواب والی وحی شامل ہے۔

مِنْ وَّرَاءِ حِجَابٍ میں وہ وحی شامل ہے جس میں صرف کلام الٰہی سنائی دے۔

یُرْسِلَ رَسُوْلاً میں وہ وحی جس میں فرشتے کا واسطہ ہو اور اس کے ذریعہ پہنچے۔

اس طرح وہ مذکورہ بالا آٹھ قسم کی وحی ان تین طریق سے ملہم تک پہنچ جاتی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے تجربہ کی بنیاد پر نزولِ وحی کے طریق بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

’’بعض دفعہ وحی اس طرح پر نازل ہوتی ہے کہ کوئی کاغذ یا پتھر وغیرہ دکھایا جاتا ہے جس پر کچھ لکھا ہوا ہوتا ہے۔‘‘

(ملفوظات۔ جلد8، صفحہ 7)

پھر اس سوال کے جواب میں کہ وحی کس طرح ہوتی ہے؟ حضور علیہ السلام نے فرمایا:

’’کئی طریق ہیں۔ بعض دفعہ دل میں ایک گونج پیدا ہوتی ہے کوئی آواز نہیں ہوتی۔ پھر اس کے ساتھ ایک شگفتگی پیدا ہوتی ہے اور بعض دفعہ تیزی اور شوکت کے ساتھ ایک لذیذ کلام زبان پر جاری ہوتا ہے جو کسی فکر، تدبّر اور وہم وخیال کا نتیجہ نہیں ہوتا۔ اس کے ساتھ خدا تعالیٰ کے نشانات ہزاروں ہیں۔ اگر کوئی چاہے تو اب بھی کم از کم چالیس روز ہمارے پاس رہے اور نشان دیکھ لے۔ صادق اور کاذب میں خدا تعالیٰ فرق کر دیتا ہے۔‘‘ (ملفوظات۔ جلد8، صفحہ 196)

خواب (رؤیا)، کشف اور وحی میں فرق

اوپر حضرت حافظ ابن قیّمؒ اور حضرت امام راغبؒ کی تحریرات میں رؤیا اور خواب کو بھی وحی کی ایک قسم قرار دیا گیا ہے۔ اسی طرح کشف بھی ایک حقیقت ہے جو رؤیا کی ایک اعلیٰ قسم ہے۔ ان میں اور وحی میں فرق کیا ہے، حضرت مسیح موعود علیہ السلام بیان فرماتے ہیں:

’’کشف کیا ہے؟ یہ رؤیا کا ایک اعلیٰ مقام اور مرتبہ ہے۔ اس کی ابتدائی حالت کہ جس میں غَیبتِ حس ّ ہوتی ہے، صرف اس کو خواب (رؤیا) کہتے ہیں۔ جسم بالکل معطل بیکار ہوتا ہے اور حواس کا ظاہری فعل بالکل ساکت ہوتا ہے۔ لیکن کشف میں دوسرے حواس کی غَیبت نہیں ہوتی۔ بیداری کے عالم میں انسان وہ کچھ دیکھتا ہے جو کہ وہ نیند کی حالت میں حواس کے معطل ہونے کے عالم میں دیکھتا تھا۔ کشف اسے کہتے ہیں کہ انسان پر بیداری کے عالم میں ایک ایسی ربودگی طاری ہو کہ وہ سب کچھ جانتا بھی ہو اور حواسِ خمسہ اس کے کام بھی کر رہے ہوں اور ایک ایسی ہوا چلے کہ نئے حواس اسے مل جاویں جن سے وہ عالمِ غیب کے نظارے دیکھ لے۔ وہ حواس مختلف طور سے ملتے ہیں۔ کبھی بصر میں، کبھی شامّہ سونگھنے میں، کبھی سمع میں۔ شامّہ میں اس طرح جیسے کہ حضرت یوسفؑ کے والد نے کہا اِنِّیْ لَاَجِدُ رِیْحَ یُوْسُفَ لَوْلَا اَنْ تُفَنِّدُوْنِ (سورہ یوسف:95۔ کہ مجھے یوسف کی خوشبو آتی ہے۔ اگر تم یہ نہ کہو کہ بوڑھا بہک گیا) اس سے مراد وہی نئے حواس ہیں جو کہ یعقوبؑ کو اس وقت حاصل ہوئے اور انہوں نے معلوم کیا کہ یوسفؑ زندہ موجود ہے اور ملنے والا ہے۔ اس خوشبو کو دوسرے پاس والے نہ سونگھ سکے کیونکہ ان کو وہ حواس نہ ملے تھے جو کہ یعقوبؑ کو ملے۔ جیسے گڑ سے شکّر بنتی ہے اور شکّر سے کھانڈ اور کھانڈ سے اور دوسری شیرینیاں لطیف در لطیف بنتی ہیں۔ ایسے ہی رؤیا کی حالت ترقی کرتی کرتی کشف کا رنگ اختیار کرتی ہے اور جب وہ بہت صفائی پر آجاوے تو اس کا نام کشف ہوتا ہے۔

لیکن وحی ایسی شئے ہے جو کہ اس سے بدرجہا بڑھ کر صاف ہے اور اس کے حاصل ہونے کے لئے مسلمان ہونا ضروری ہے۔ کشف تو ایک ہندو کو بھی ہوسکتا ہے۔ بلکہ ایک دہریہ بھی جو خدا تعالیٰ کو نہ مانتا ہو وہ بھی اس میں کچھ نہ کچھ کمال حاصل کر لیتا ہے۔ لیکن وحی سوائے مسلمان کے دوسرے کو نہیں ہوسکتی۔ یہ اسی امّت کا حصہ ہے۔ کیونکہ کشف تو ایک فطرتی خاصہ انسان کا ہے اور ریاضت سے حاصل ہوسکتا ہے خواہ کوئی کرے۔ کیونکہ فطرتی امر ہے۔ جیسے جیسے کوئی اس میں مشق اور محنت کرے گا ویسے ویسے اس پر اس کی حالتیں طاری ہوں گی اور ہر ایک نیک و بد کو رؤیا کا ہونا اس امر پر دلیل ہے۔ دیکھا ہوگا کہ سچی خوابیں بعض فاسق و فاجر لوگوں کو بھی آجاتی ہیں۔ پس جیسے ان کو سچی خوابیں آتی ہیں ویسے ہی زیادہ مشق سے کشف بھی ان کو ہوسکتے ہیں حتّٰی کہ حیوان بھی صاحبِ کشف ہوسکتا ہے لیکن الہام یعنی وحیٔ الٰہی ایسی شئے ہے کہ جب تک خدا تعالیٰ سے پوری صلح نہ ہو اور اس کی اطاعت کے لئے اس نے گردن نہ رکھ دی ہو تب تک وہ کسی کو حاصل نہیں ہوسکتی۔ خدا تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے۔

اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوا رَبُّنَا اللّٰہُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا تَتَنَزَّلُ عَلَیْھِمُ الْمَلَائِکَۃُ اَلَّا تَخَافُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَاَبْشِرُوا بِالْجَنَّۃِ الَّتِیْ کُنتُمْ تُوعَدُونo (سورۃ حٰمٓ السجدہ:31)

یہ اسی کی طرف اشارہ ہے۔ نزول وحی کا صرف ان کے ساتھ وابستہ ہے جو کہ خدا تعالیٰ کی راہ میں مستقیم ہیں اور وہ صرف مسلمان ہی ہیں۔ وحی ہی وہ شئے ہے کہ جس سے انا الموجود کی آواز کان میں آکر ہر ایک شک وشبہ سے ایمان کو نجات دیتی ہے اور بغیر جس کے مرتبہ یقینِ کامل کا انسان کو حاصل نہیں ہوسکتا۔ لیکن کشف میں یہ آواز کبھی نہیں سنائی دیتی اور یہی وجہ ہے کہ صاحبِ کشف ایک دہریہ بھی ہوسکتا ہے۔ لیکن صاحبِ وحی کبھی دہریہ نہیں ہوگا۔‘‘

(ملفوظات۔ جلد7، صفحہ 320۔322)

۴: ارکانِ وحی

علمائے اسلام نے وحی کی تفصیل بیان کرتے ہوئے اس کے ارکان بھی بیان فرمائے ہیں۔ مثلاً حضرت امام رازی رحمہ اللہ نے آیت کریمہ ’’یُلْقِی الرُّوْحَ مِنْ اَمْرِہٖ عَلٰی مَنْ یَشَاءُ مِنْ عِبَادِہٖ‘‘ کے تحت اپنی تفسیر میں وحی کے حسبِ ذیل پانچ رکن تحریر فرمائے ہیں۔

" (فَاوَّلُھَا) الْمُرْسِلُ وَھُوَاللّٰہُ سُبْحَانَہٗ وَ تَعَالٰی فَلِھٰذَا اَضَافَ اِلْقَاءَ الْوَحْیِ اِلٰی نَفْسِہٖ فَقَالَ یُلْقِیْ الرُّوْحَ (وَالرُّکْنُ الثَّانِیْ) اَلْاِرْسَالُ وَالْوَحْیُ وَھُوَالَّذِیْ سَمَّاہُ بِالرُّوْحِ (وَالرُّکْنُ الثَّالِثُ) اَنَّ وُصُوْلَ الْوَحْیِ مِنَ اللّٰہِ تَعَالٰی اِلَی الْاَنْبِیَاءِ لَا یُمْکِنُ اَنْ یَّکُوْنَ اِلَّا بِوَاسِطَۃِ الْمَلٰئِکَۃِ وَھُوَ الْمُشَارُ اِلَیْہِ فِیْ ھٰذِہِ الْاٰیَۃِ بِقَوْلِہٖ مِنْ اَمْرِہٖ فَالرُّکْنُ الرُّوْحَانِیُّ یُسَمّٰی اَمْرًا۔(وَالرُّکْنُ الرَّابِعُ) اَلْاَنْبِیَاءُ الَّذِیْنَ یُلْقِی اللّٰہُ الْوَحْیَ اِلَیْھِمْ وَ ھُوَ الْمُشَارُ اِلَیْہِ بِقَوْلِہٖ عَلٰی مَنْ یَّشَاءُ مِنْ عِبَادِہٖ (وَالرُّکْنُ الْخَامِسُ) تَعْیِیْنُ الْغَرَضِ وَالْمَقْصُوْدِ الْاَصْلِیِّ مِنْ اِلْقَاءِ ھٰذَا الْوَحْی.

(التفسیر الکبیر جزء 27 صفحہ 40 زیر آیت یُلقی الرّوح من امرہٖ علٰی من یشاء۔ سورۃ المومن)

(اوّل رکن) وحی بھیجنے والا۔ اور وہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہے اسی لئے اس نے وحی اُتارنے کو اپنی طرف منسوب کیا ہے۔ فرمایا یُلْقِی الرُّوْحَ

(دوسرا رکن) وحی اُتارنا۔ اور اسی کو ’روح‘ سے موسوم کیا گیا ہے۔

(تیسرا رکن) وحی الٰہی کا انبیاء تک پہنچنا ملائکہ کے ذریعہ ہی ممکن ہے۔ اسی کی طرف مِنْ اَمْرِہٖ میں اشارہ کیا گیا ہے اسی روحانی رکن کو اَمر کہا گیا ہے۔

(چوتھا رکن) انبیاء ہیں جن کی طرف اللہ تعالیٰ اپنی وحی نازل فرماتا ہے اسی امر کی طرف اشارہ ہے الفاظ عَلٰی مَنْ یَشَاءُ مِنْ عِبَادِہٖ میں۔

(پانچواں رکن) وحی کے اتارنے کی غرض اور اصل مقصود کی تعیین۔

اس بیان میں ''تیسرے رکن'' میں کہا گیا ہے کہ وحی الٰہی کا کسی تک پہنچنا فرشتہ کے ذریعہ ہی ممکن ہے۔ بظاہر یہ پچھلے بیان کے مخالف معلوم ہوتا ہے، لیکن اگر غور کیا جائے تو یہ کوئی اختلاف نہیں ہے۔ کیونکہ کوئی نہ کوئی ذریعہ تو استعمال ہوتا ہی ہے جس سے وہ وحی بندے تک پہنچتی ہے۔ اس ذریعہ کو جو نام بھی دیا جائے، وہ ایک واسطہ تو ہے۔ خواہ وہ واسطہ ظاہری ہو یا روحانی، وہی ذریعہ یا واسطہ تیسرا رکن قرار پائے گا۔

۵ : وحی کی ضرورت واہمیّت

وحی کا فائدہ تو دراصل وہی ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بیان فرمایا ہے جو اس مضمون کے شروع میں آپؑ کی مبارک تحریر میں درج کیا جا چکا ہے۔ اسی طرح اس مضمون کے آخر میں آپؑ کے اشعار بھی پیش کئے جائیں گے جو وحی کی اہمیّت اور اس کی۔ یہاں ملاحظہ فرمائیں کہ امام رازیؒ کیا فرماتے ہیں:

"اِنَّ حَیَاۃَ الْاَرْوَاحِ بِالْمَعَارِفِ الْاِلٰھِیَّۃِ وَالْجَلَایَا الْقُدْسِیَّۃِ فَاِذَا کَانَ الْوَحْیُ سَبَبًا لِحُصُوْلِ ھٰذِہِ الْاَرْوَاحِ سُمِّیَ بِا لرُّوْحِ فَاِنَّ الرُّوْحَ سَبَبٌ لِحُصُوْلِ الْحَیَاۃِ وَالْوَحْیُ سَبَبٌ لِحُصُوْلِ ھٰذِہِ الْحَیَاۃِ الرُّوْحَانِیَّۃِ"

(التفسیر الکبیر جزء 27 صفحہ 39 زیر آیت'' یلقی الروح''سورۃ الشوریٰ)

کہ روحیں معارف الٰہیہ اور جلو ہائے قدسیہ کے ذریعہ زندہ ہوتی ہیں پس چونکہ وحی کے ذریعہ روحوں کو زندگی حاصل ہوتی ہے اس لئے اسے روح کا نام دیا گیا ہے کیونکہ جیسے روح اس جسمانی زندگی کا سبب ہے۔ وحی اس کی روحانی زندگی کا باعث ہے۔

یعنی وحی امّت کے لئے روح یعنی زندگی کی حیثیت رکھتی ہے۔ دراصل نبی کی بعثت کی اغراض ہی وحی کے نزول کی اغراض ہیں، مثلاً نبی خدا تعالیٰ کی آیات اور معجزات اپنے ساتھ لاتا ہے تا کہ لوگوں کو ایمان اور یقین محکم حاصل ہو کہ ان کا ایک قادر خدا موجود ہے اور یہ آیات بذریعہ وحی ہی نازل ہوتی ہیں۔

'' فَمَوْقِعُ الْاٰیَاتِ مِنَ الْاَدْیَانِ کَمَوْقِعِ الْاَرْزَاقِ مِنَ الْاَبْدَانِ فَالْاٰیَاتُ لِحَیَاۃِ الْاَدْیَانِ وَالْاَرْزَاقِ لِحَیَاۃِ الْاَبْدَانِ۔''

(ایضاً۔صفحہ 38)

کہ دین میں آیات کی وہی حیثیت ہے جو بدن میں کھانے پینے کی۔ آیات دینی (روحانی) زندگی کے لئے ہیں اور رزق جسمانی زندگی کے لئے۔

علامہ احمد الصاوی المالکی آیتِ کریمہ'' یُنَزِّلُ الْمَلٰئِکَۃَ بِالرُّوْحِ'' کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

"و سُمِّیَ رُوْحًا لِاَنَّ بِہٖ حَیَاۃَ الْقُلُوْبِ النَّشِئُ عَنْھَا السَّعَادَۃُ الْاَبَدِیَّۃُ وَمَنْ حَادَ عَنْھَا فَھُوَ ھَالِکٌ کَمَا اَنَّ الرُّوْحَ بِھَا حَیَاۃُ الْاَجْسَامِ وَھِیَ بِدُوْنِھَا ھَالِکَۃٌ۔"

(حاشیہ الجلالین جزء 2 صفحہ 265 سورۃ النحل آیت:3)

کہ وحی کو روح کا نام دیا گیا ہے کیونکہ دلوں کو اسی کے ذریعہ وہ زندگی حاصل ہوتی ہے جس کے نتیجہ میں سعادت ابدی ملتی ہے اور جو اس سے ہٹ گیا وہ تباہ و برباد ہوا جیسے کہ روح ہی سے اجسام کو زندگی ملتی ہے اور اس کے بغیر وہ تباہ ہو جاتے ہیں۔''

اسی آیت کے متعلق امام رازی لکھتے ہیں: ''اِنَّ الْمُرَادَ مِنَ الرُّوْحِ، اَلْوَحْیُ وَھُوَ کَلَامُ اللّٰہِ (التفسیر الکبیر جزء 19 صفحہ 175) کہ روح سے مراد وحی اور خدا کا کلام ہے۔''

آپؒ مزید لکھتے ہیں:''اَلْقُرْاٰنُ وَالْوَحْیُ بِہٖ تَکْمُلُ الْمَعَارِفُ الْاِلٰھِیَّۃُ وَالْمُکَاشَفَاتُ الرَّبَّانِیَّۃُ وَ ھٰذِہِ الْمَعَارِفُ بِھَا یُشْرِقُ الْعَقْلُ وَ یَصْفُو وَ یَکْمُلُ ---- وَ عِنْدَ ھٰذَا یَظْھَرُ اَنَّ الرُّوْحَ الْحَقِیْقِیُّ ھُوَ الْوَحْیُ وَ الْقُرْاٰنُ۔"

(سورۃ النحل آیت:3 ''ینزّل الملائکۃ بالرّوح'')

یعنی قرآن اور وحی کے ذریعہ ہی معارف الٰہیہ اور مکاشفات ربانیہ کامل ہوتے ہیں اور انہی معارف کے ذریعہ عقل روشن، صاف اور کامل ہوتی ہے۔ تو واضح ہو گیا کہ روحِ حقیقی ہی دراصل وحی اور قران ہی ہے۔

خلاصہ یہ کہ جسے خدا تعالیٰ اپنا قرب بخشے اور اپنے مکالمہ و مخاطبہ سے نوازے وہ یقیناً ان لوگوں سے زیادہ افضل ہوگا جنہیں یہ باتیں نصیب نہیں بلکہ وہ اس سے استفادہ کر کے روحانی زندگی پاتے ہیں اور دوسرے لوگ ان کے مقابل پر بے روح یعنی مردہ تصوّر ہوتے ہیں۔ امام رازیؒ فرماتے ہیں:

''وَ اِنَّ عِبَادَ اللّٰہِ الْکَامِلِیْنَ اَقْرَبُ اِلَی اللّٰہِ تَعَالٰی مِنْ عِبَادِہِ النَّاقِصِیْنَ وَ عِبَادَ اللّٰہِ الَّذِیْنَ کَلَّمَھُمُ اللّٰہُ وَکَلَّمُوْہُ وَ اَرْسَلَھُمْ لِتَکْمِیْلِ عِبَادِہٖ فَکَمَّلُوْا اَقْرَبُ اِلَی اللّٰہِ مِنَ الَّذِیْنَ لَمْ یُرْسِلْھُمُ اللّٰہُ وَلَمْ یَکْمُلُوْا۔" (التفسیر الکبیر۔جزء 7، صفحہ 685)

کہ خدا تعالیٰ کے کامل بندے ناقص لوگوں کی نسبت خدا سے زیادہ قریب ہوتے ہیں اور وہ لوگ جن سے اللہ تعالیٰ کلام کرے اور وہ اس سے کلام کریں اور وہ انہیں دوسرے لوگوں کی تکمیل کے لئے بھیجے پھر وہ ایسا کریں بھی تو وہ یقیناً خدا کے زیادہ قریب ہوں گے ان لوگوں کی نسبت جنہیں اللہ تعالیٰ نے مبعوث نہیں فرمایا اور نہ وہ کامل ہوئے۔

ایسے لوگ جو خدا تعالیٰ سے سچا تعلق رکھتے ہیں، اس سے ہمکلام ہوتے ہیں، اس کے جلال و جمال کا مشاہدہ کرتے ہیں، ان کا علم یقینی ہوتا ہے جس میں شک و شبہ کی کوئی گنجائش نہیں رہتی، اس لئے وہ دنیا کو پکارتے ہیں کہ ہمارا خدا زندہ خدا ہے اس کہ سوا کوئی حقیقی معبود نہیں اور اسی لئے وہی اُولُو الْعِلْم کہلانے کے مستحق ہوتے ہیں اور ان کی گواہی ہی ایسی گواہی ہوتی ہے جو سو فیصد سچی ہوتی ہے اور تائیدی نشان اپنے ساتھ رکھتی ہے۔

آیت''اِنَّا اَرْسَلْنٰکَ شَاھِدًا وَّ مُبَشِّرًا وَّ نَذِیْرًا'' کے تحت امام رازیؒ لکھتے ہیں:

"شَھِدَ اللّٰہُ اَنَّہٗ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ وَالْمَلٰئِکَۃُ وَاُولُوالْعِلْمِ وَ ھُمُ الْاَنْبِیَاءُ عَلَیْھِمُ السَّلَامُ الَّذِیْنَ اٰتَاھُمُ اللّٰہُ عِلْمًا مِنْ عِنْدِہٖ وَ عَلَّمَھُمْ مَا لَمْ یَکُوْنُوْا یَعْلَمُوْنَ۔"

(التفسیر الکبیر۔جزء 28، صفحہ 73۔سورۃ الفتح)

کہ یہ جو فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرشتوں نے اور اہل علم نے گواہی دی کہ خدائے تعالیٰ کے سوا کوئی حقیقی معبود نہیں، اس فرمان میں اہل علم سے مراد انبیاء علیہم السلام ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے علم سے نوازا ہوتا ہے اور وہ کچھ سکھایا ہوتا ہے جن سے وہ واقف نہیں ہوتے۔''

پس روحانیت میں خدا کے نزدیک ''اہل علم'' کہلانے کے اصل اور حقیقی مستحق انبیاء کرام ہی ہیں۔ وہی ہیں جو دنیا میں اعلان کرنے کی جرأت کرتے ہیں کہ ان کا خدا زندہ خدا ہے۔ خدا تعالیٰ نے اس زمانہ میں بھی لوگوں کو یونہی نہیں چھوڑا بلکہ اپنی رحمت کا مظاہرہ فرمایا۔ اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی ''لَوْ کَانَ الْاِیْمَانُ عِنْدَ الثُّرَیَّا لَنَالَہٗ رَجُلٌ مِّنْ ھٰؤُلَآءِ''(صحیح بخاری۔کتاب التفسیر باب تفسیر سورۃ الجمعہ) کے مطابق اپنے ایک بندے کو بھیجا جس نے دنیا کو یہ اعلان کرتے ہوئے بلایا کہ:

''ہمارے سیّد و مولیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے تین ہزار سے زیادہ معجزات ہوئے ہیں اور پیشگوئیوں کا تو شمار نہیں۔ مگر ہمیں ضرورت نہیں کہ ان گزشتہ معجزات کو پیش کریں بلکہ ایک عظیم الشان معجزہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ہے کہ تمام نبیوں کی وحی منقطع ہو گئی اور معجزات نابود ہو گئے اور اُن کی اُمت خالی اور تہی دست ہے۔ صرف قصّے ان لوگوں کے ہاتھ میں رہ گئے مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وحی منقطع نہیں ہوئی۔

(باقی صفحہ 33)

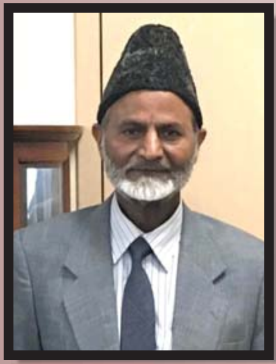

اولاد کی کامیاب ازدواجی زندگی
اور
انصاراللہ کی ذمہ داریاں

مجلس انصاراللہ کینیڈا کے سالانہ اجتماع کے دوسرے دن 22 اکتوبر 2017ء کے آخری اجلاس میں محترم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے ''اولاد کی کامیاب ازدواجی زندگی اور انصاراللہ کی ذمہ داریاں'' کے اہم موضوع پر خطاب فرمایا۔ آپ کے انگریزی خطاب کا خلاصہ اُردو میں قارئین کے افادہ کے لئے پیش کیا جاتا ہے۔ (ادارہ)

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد آپ نے سورۃ الرحمٰن کی آیت نمبر 47 کی تلاوت کی جس کا اردو ترجمہ یہ ہے۔

اور جو بھی اپنے رب کے مقام سے ڈرتا ہے اس کے لئے دو جنتیں ہیں۔ (سورۃ الرحمٰن 47:55)

آپ نے فرمایا کہ اس آیت میں اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والوں کے لئے دو جنتوں کا وعدہ فرمایا گیا ہے۔ ایک دائمی جنت ہے جس کا وعدہ ابدی زندگی کے لئے کیا گیا ہے۔ اور دوسری وہ جنت ہے جو ہم اِس زندگی میں پا سکتے ہیں۔ یہ جنت پیار و محبت، عاطفت اور روحانی سکون والے گھر میں ہوتی ہے۔

یہ جنت اُس مومن مرد اور عورت کا گھر ہوتی ہے جو ایک مقدس ازدواجی رشتہ میں بندھے ہوتے ہیں۔

اُنہیں اپنے گھر کو جنت نظیر بنانے کے لئے نکاح کے وقت یہ بتایا جاتا ہے کہ اگر آپ درج ذیل نصائح پر عمل کریں گے تو آپ کا گھر ایک جنت بن جائے گا:

1۔ اپنے دل میں خدا تعالیٰ کا خوف پیدا کریں جس نے آپ دونوں کو ایک جان سے ہم مرتبہ پیدا کیا ہے۔

2۔ اپنے تمام کاموں میں خدا تعالیٰ کا خوف ملحوظ رکھیں خاص طور پر باہمی رشتہ کے احترام کو سمجھتے ہوئے۔

3۔ خدا کا خوف رکھتے ہوئے بالکل صاف، ستھری اور واضح بات کریں جس میں کوئی فریب اور دھوکہ نہ ہو اور یاد رکھیں کہ یقیناً وہی کامیاب ہوتا ہے جو خدا اور رسول پر ایمان لاتا ہے۔

4۔ خدا تعالیٰ سے ڈرتے ہوئے اِس بات کا خیال رکھیں کہ آپ اپنے کل کے لئے کیا بھیج رہے ہیں۔

5۔ خدا تعالیٰ سے ڈرتے رہیں اور یاد رکھیں کہ جو آپ کرتے ہیں اللہ تعالیٰ اُس سے خوب واقف ہے۔

اِس جنت کو پانے کے لئے درج ذیل نصائح کی تاکید کی جاتی ہے:

1۔ خدا تعالیٰ کی نظر میں دونوں برابر ہیں، کسی ایک کو دوسرے پر فضیلت نہیں ہے۔

2۔ دونوں کو یہ خیال رکھنا چاہئے کہ وہ آپس میں کوئی ایسی بات نہ کریں جس سے خدا تعالیٰ ناراض ہو۔

3۔ دونوں کا ایک دوسرے پر مکمل اعتماد ہو اور تعلقات میں کوئی فریب اور دھوکا نہ ہو۔

4۔ خدا تعالیٰ کی خوشنودی ہمیشہ پیش نظر رہے۔

اپنے بچوں کی کامیاب ازدواجی زندگی کے لئے انصار کی یہ ذمہ داری ہے کہ اُنہیں یہ یاد دہانی کرواتے رہیں کہ:

☆ اگر وہ اپنے گھر کو جنت بنانا چاہتے ہیں تو اُنہیں اِس بات کو یقینی بنانا ہوگا کہ وہ شریکِ حیات سے کوئی ایسی بات نہ کریں جس سے خدا تعالیٰ ناراض ہو۔

☆ انصار کو اپنی شادی شدہ اولاد کے معاملات میں دخل اندازی سے گریز کرنا چاہئے۔ اس کی وضاحت کرتے ہوئے محترم امیر صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے فرمودہ خطبہ جمعہ مورخہ 10 نومبر 2006ء کا حوالہ دیتے ہوئے فرمایا کہ آغاز سے ہی بچوں پر بے جا کنٹرول، بیوی کے حقوق میں ناانصافی، ساس اور بہو کے تعلقات میں عدل و انصاف کا فقدان، یہ سب چیزیں ہیں جن کا خیال رکھنا ضروری ہے۔

آپ نے بتایا کہ تقریباً 30 سے 40 فی صد مسائل والدین کھڑے کرتے ہیں۔ اس میں بیٹی کے والدین، بیٹے کے والدین کی نسبت کم ذمہ دار ہوتے ہیں۔ خاوند کے والدین بے جا کنٹرول اور مداخلت کے ذریعہ تعلقات میں خلل ڈالتے ہیں۔ اس ضمن میں ساس کے بہو سے روایتی دباؤ کے واقعات بھی سامنے آتے رہتے ہیں۔

☆ اگر خاوند اور بیوی ابتدائی ہم آہنگی کے لئے کچھ عرصہ والدین سے علیحدہ رہیں اور اس کے بعد باہمی رضامندی کے ساتھ والدین کے ساتھ رہنے کا فیصلہ کریں تو اُنہیں ایسا کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

☆ ایک استثناء یہ ہوسکتا ہے کہ والدین میں سے ایک یا دونوں کو نگہداشت کی ضرورت ہو، ایسی صورت میں بچوں پر یہ فرض ہے کہ وہ والدین کے ساتھ رہیں اور ضروری نگہداشت مہیا کریں۔ یہ ان کی طرف سے والدین کے احسانات کا ادنیٰ سا بدلہ ہوگا۔

☆ والدین کو بچوں کی شادی میں دیر نہیں کرنی چاہئے۔ سوال یہ ہے کہ یہاں شادی کے لئے مناسب وقت کونسا ہے؟ آپ نے فرمایا لڑکوں کے لئے یونیورسٹی گریجویشن کے بعد اور لڑکیوں کے لئے یونیورسٹی کے پہلے یا دوسرے سال میں کم از کم منگنی اور تیسرے سال میں شادی ہوجانی چاہئے۔

آج کل شادیوں میں تاخیر درج ذیل وجوہات سے ہوتی ہیں:

1۔ تعلیم مکمل کرنے کی غرض سے، کیونکہ بعض پیشوں میں تعلیم اور ٹریننگ مکمل کرتے ہوئے 20 سال سے زائد لگ جاتے ہیں۔ ہمیں اعلیٰ تعلیم پر کامیاب شادی کو ترجیح دینی چاہئے۔ تعلیم شادی کے بعد بھی مکمل کی جاسکتی ہے۔

2۔ لڑکے یا لڑکی کو شادی کے اخراجات کے لئے رقم جمع کرنے کی مدت درکار ہوتی ہے۔ اس مدت کو کم کرنے کا ایک حل یہ ہے کہ تقریب میں سادگی کو اپنایا جائے۔

تاخیر سے شادی کرنے میں ایک خطرہ کالج اور یونیورسٹی کا آزاد ماحول ہے جو نوجوانوں کے اخلاق پر اثر انداز ہوسکتا ہے۔

3۔ مناسب رشتہ کی تلاش کا انتظار: والدین کی خواہش ہوتی ہے کہ بچے اعلیٰ تعلیم حاصل کریں جس کے بعد مناسب رشتہ کی تلاش میں مشکلات پیدا ہوجاتی ہیں۔ یہ صورت حال زیادہ تر احمدی لڑکیوں کے معاملے میں پیش آتی ہے۔ اس کے حل کے لئے محترم امیر صاحب نے فرمایا کہ بہتر رشتہ اور شادی کو اعلیٰ تعلیم پر ترجیح دینی چاہئے کیونکہ تعلیم شادی کے بعد بھی حاصل کی جاسکتی ہے۔ کچھ والدین کسی مخصوص ذات یا باوقار خاندان کی تلاش میں ہوتے ہیں۔ رشتہ کرتے وقت اکثر اوقات درج ذیل معیار پیش نظر ہوتے

ہیں:

1۔ظاہری خوبصورتی

2۔دولت

3۔اعلیٰ نسب

4۔دین

ہمارے آقا آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اگر تم اپنی شادی کو کامیاب بنانا چاہتے ہو تو دین اور اخلاقی حالت کو ترجیح دو۔

رشتہ تلاش کرتے وقت یہ ضروری ہے کہ لڑکے یا لڑکی کا تعلق جماعت احمدیہ سے ہو۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جماعت سے باہر شادی کرنے کو منع فرمایا ہے۔استثنائی صورت میں غیر احمدی یا غیر مسلم لڑکی سے شادی کے لئے مرکز سے اجازت لینا ضروری ہے۔لیکن احمدی لڑکی کی غیر احمدی یا غیر مسلم لڑکے سے شادی کی ممانعت ہے۔

جماعت کے علم میں ایسی مثالیں بھی آئی ہیں جہاں احمدی لڑکے کے والدین اُس کی خواہش کے مطابق احمدی لڑکی سے رشتہ کرنے پر راضی نہیں ہوتے کیونکہ وہ لڑکے کی شادی اپنے عزیزوں میں کرنا چاہتے ہیں۔اِسی طرح بعض والدین اپنی بیٹی کو اُس کی خواہش کے مطابق احمدی لڑکے سے شادی کی اجازت نہیں دیتے کیونکہ وہ اُس کی مرضی کے خلاف اُس کا رشتہ اپنے عزیزوں میں کرنا چاہتے ہیں۔ایسی صورتوں میں جب بچے جماعت میں شادی کرنے کے خواہش مند ہوں تو والدین کو اُن سے زبردستی نہیں کرنی چاہئے۔

شعبہ رشتہ ناطہ کے تجربات:

یہ تجربات بتاتے ہیں کہ لڑکے کے والدین کی جانب سے آنے والی دُلہن کے بارہ میں مطالبات کی بھرمار ہوتی ہے۔کچھ ایسی ہی توقعات لڑکی کے والدین دُولہا کے بارہ میں رکھتے ہیں۔نمایاں رجحان دنیا داری کی طرف ہوتا ہے۔والدین کو صبر و تحمل کا مظاہرہ کرنے کی ضرورت ہے۔

نئے گھر کے تقاضے:

محترم امیر صاحب نے فرمایا کہ کچھ عرصہ سے میرا یہ طریق رہا ہے کہ میں نئے شادی شدہ احمدی جوڑوں سے ملاقات کرتا ہوں، اِس موقع پر میں اُن کی پُر امن اور کامیاب ازدواجی زندگی کے لئے اُنہیں قرآن کریم کی دُعا:

رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا ○ (سورۃ الفرقان 75:25)

خوبصورت خطاطی کی شکل فریم کی ہوئی شکل سے یہ دعا میں تحفہ کے طور پر پیش کرتا ہوں اور میں اُنہیں درج ذیل نصائح بھی کرتا ہوں کہ:

شادی سے پہلے تمہارا ایک والد اور ایک والدہ تھی اب تمہارے دو والد اور دو والدہ ہیں، اگر تم اپنے گھر کو جنت بنانا چاہتے ہو تو اپنے نئے والد اور والدہ سے اپنے والدین سے بھی زیادہ محبت کرو۔اُن کی عزت کرو اور اُن کی نگہداشت کرو۔

کچھ عرصہ قبل مجھے ایک دوست ملنے آئے میں نے اُن کی بیٹی کی خیریت پوچھی جو شادی کے ایک سال بعد میکے واپس آئی تھی۔تو اُنہوں نے بتایا کہ وہ بے حد خوش ہے اور کہتی ہے کہ ابا آپ بلاشبہ مجھ سے بہت محبت کرتے ہیں لیکن جو محبت مجھے سسرال میں ملی ہے وہ اُس محبت سے کہیں زیادہ ہے جو مجھے اپنے گھر میں ملی ہے۔میری امّی اور بھائیوں نے مجھے بہت پیار دیا لیکن جو پیار، احترام اور نگہداشت مجھے میری ساس،میری بہنوں اور بھائیوں سے ملا ہے وہ اُس کی نسبت بہت زیادہ ہے جو مجھے اپنے گھر میں ملا تھا۔یہ سُن کر میری حیرت کی انتہاء نہ رہی،کسی بچی سے اُس کے سسرال کے بارہ میں اتنی تعریف کم ہی سُننے کو ملتی ہے۔لیکن ایک بات جو اُس بچی نے نہیں بتائی وہ یہ کہ وہ بھی اپنے ساس خسر اور خاوند کے بہن بھائیوں سے اُسی انداز میں پیش آتی ہے۔اور یہ سچ ہے کہ محبت کا جواب محبت ہی ہوتا ہے۔ Love begets love.

پھر محترم امیر صاحب نے ایک نوجوان کی بات سُنائی جس نے بتایا کہ وہ اتنا خوش قسمت ہے کہ اُسے بہترین بیوی ملی ہے،وہ میرا بے حد خیال رکھتی ہے۔وہ ہر صبح مجھے دروازے پر رخصت کرنے آتی ہے اور دن بھر میرا انتظار کرتی ہے۔میری پسند اور ناپسند کی کھوج میں رہتی ہے۔

محترم امیر صاحب فرماتے ہیں کہ میں اِس نوجوان کی باتیں سُن کر حیران ہو گیا،کسی خاوند سے بیوی کی اتنی تعریف شاذ ہی سُننے کو ملتی ہے۔جب میں نے اُس کی بیوی سے خاوند کے رویّہ کے بارہ میں پوچھا تو مجھے ایسی ہی تعریفیں سُننے کو ملیں۔

آخر میں آپ نے فرمایا کہ میرے عزیز انصار بھائیو! کیا یہ واقعات زمین پر جنت کا پتہ نہیں دیتے؟ کیا یہ اُن دو جنتوں میں سے ایک نہیں جن کا مومن مردوں اور عورتوں سے وعدہ کیا گیا ہے۔آیئے ہم سب مل کر اس جنت کو حاصل کرنے کی کوشش کریں اور اس کے لئے دعائیں بھی کریں۔

صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب کی وفات پر

چند ہفتوں کی جدائی جیسے ان پر بار تھی
خلد میں وہ ہوگئے جا کر کھڑے بھائی کے ساتھ

تم نے قدسی کیا کہیں دیکھا ہے چھوٹے بھائی کا
اس قدر بھی پیار ہوتا ہے بڑے بھائی کے ساتھ

(مکرم عبدالکریم قدسی صاحب)

گُل ہو گیا اچانک وہ روشن چراغ شخص

باغ و بہار تھا وہ دلوں کا چراغ شخص
ہم کو اداس کر کے گیا باغ باغ شخص

خوشبو تھا وہ چمن کی کہ روشن چراغِ راہ
گُل ہو گیا اچانک وہ روشن چراغ شخص

اے کاش یہ خبر بھی فقط ہو مرا خیال
ہائے نہیں رہا ہے وہ عالی دماغ شخص

مرزا غلام احمد خلافت کا تھا غلام
چھلکا نہیں وہ بھر کے مقدس ایاغ شخص

(پروفیسر ڈاکٹر عبدالکریم خالد صاحب)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورہ کینیڈا 2016ء

لائیڈ منسٹر (Lloydmnister) میں منعقدہ پریس کانفرنس میں حضور ایدہ اللہ کی طرف سے صحافیوں کے سوالات کے جوابات

مسجد بیت الامان لائیڈ منسٹر (Lloydmnister) کی افتتاحی تقریب کے موقع پر حضور ایدہ اللہ کا بصیرت افروز خطاب

بعض معزز مہمانوں کے تاثرات

مکرم مولانا عبدالماجد طاہر صاحب، ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن

اللہ تعالیٰ کے فضل سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا کینیڈا 2016ء کا دورہ نہایت کامیاب وکامران، ایمان افروز واقعات، شاندار فتوحات اور عظیم الشان نشانات سے معمور، بے شمار برکات اور دُوررس نتائج کا حامل رہا۔

یہ دورہ کئی حوالوں سے تاریخی اہمیت کا حامل تھا۔ ایک تو جماعت احمدیہ کینیڈا نے جماعت کے پچاس سال مکمل ہونے کی مناسبت سے بعض تقریبات کا اہتمام کیا تھا۔ دوسرے تین مساجد کا افتتاح ہونا تھا۔ تیسرے ملک شام سے دوصد کے قریب احمدی آئے ہوئے تھے۔ ان کی اکثریت نومبائعین کی تھی اور انہوں نے پہلے کبھی کسی خلیفہ کو نہ بالمشافہ دیکھا تھا اور نہ کبھی ملاقات کی تھی۔

اس بابرکت دورہ کی تفصیلی روداد مکرم عبدالماجد طاہر صاحب ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن نے بڑی محنت سے سپردِ قلم فرمائی جو ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن میں قسط وار مسلسل چھپ چکی ہے۔ اور افادۂ عام کے لئے احمدیہ گزٹ کینیڈا میں بھی قسط وار ہدیہ قارئین کی جارہی ہے۔ (ایڈیٹر)

04 نومبر 2016ء بروز جمعۃ المبارک

(حصہ دوم)

مہمانوں کے تاثرات

مسجد محمود کی افتتاحی تقریب میں شامل ہونے والے مہمانوں پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطاب کا گہرا اثر ہوا۔ بہت سارے مہمان تاثرات اور جذبات کا اظہار کئے بغیر نہ رہ سکے۔ ان میں سے چند مہمانوں کے تاثرات ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔

☆ مذاہبِ عالم کے ایک پروفیسر صاحب جو اس تقریب میں شامل تھے وہ بیان کرتے ہیں: میرے خیال میں یہ نہایت ہی پُر معارف اور دلکش خطاب اُن تمام خطابات میں سے نمایاں تھا جو میں نے مذاہبِ عالم کے پروفیسر کے طور پر سنے ہیں۔ خلیفۃ المسیح کی جو بات مجھے بہت اچھی لگی وہ آپ کا واضح اور قابلِ عمل پیغام تھا کہ اگر دنیا میں سب امن چاہتے ہیں، تو یہ اُن غریبوں کو نظرانداز کر کے نہیں حاصل ہوسکتا جو تکالیف میں مبتلا ہیں۔ میرے خیال میں یہ پیغام بہت ہی واضح تھا۔

میرے خیال میں موجودہ حالات کے پیشِ نظر جبکہ دنیا کے مسائل کے اسلامی حل پر لوگ کچھ غلط فہمیوں میں الجھے ہوئے ہیں، اُن کا پیغام بہت ہی ضروری اور مناسب تھا۔ انہوں نے ان خدشات کو دُور کرنے کا ذمہ لیا اور ان کا پیغام ہمارے اس ملٹی کلچرل اور ملٹی ریلیجس سوسائٹی میں باہمی تعاون، اتفاق اور احترام کو ترویج دینے کے لئے اہم تھا۔ میں سمجھتا ہوں کہ انہوں نے عظیم پیغام دیا ہے۔

☆ ایک مہمان خاتون بیان کرتی ہیں: مجھے بہت اچھا لگا کہ خلیفۃ المسیح نے جہاد کے موضوع پر بات کی۔ اس کا مطلب کوشش کرنا، دوسروں سے محبت کرنا، امن کو پھیلانا اور کمیونٹی کی مدد کرنا ہے۔ مجھے بہت اچھا لگا جب انہوں نے کہا کہ ہر ایک دوسروں کے لئے وہی چاہے جو وہ اپنے لئے پسند کرتا ہے۔

میں نے احمدیت کے متعلق اس سے پہلے کبھی نہیں سنا تھا۔ لیکن اب خلیفۃ المسیح اور سارے لوگوں سے مل کر مجھے علم ہوا کہ احمدی بہت ہی پیار کرنے والے ہیں۔

☆ ریجائنا ملٹی فیتھ فورم کے چیئرمین گگن دیپ سنگھ صاحب نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: مجھے ان کا خطاب بہت پسند آیا۔ اس کا مرکزی نکتہ انسانیت سے تعلق رکھنے والے امور تھے، جو ہر مذہب کے عقائد کا حصہ ہیں۔ کئی مشترک باتیں ہیں مثلاً انسانیت کے لئے کام کرنا، غریبوں کے لئے کام کرنا، سکولوں اور ہسپتالوں کو قائم کرنا۔ ہمیں یہ سب کچھ کرنا چاہئے اور اسی بات نے مجھے گھائل کیا۔

☆ ایک سیاستدان بیان کرتے ہیں: خلیفۃ المسیح کا پیغام نہایت مؤثر تھا اور میں سمجھتا ہوں کہ کینیڈین اور ساسکاچوان باشندہ ہونے کی حیثیت سے ہمیں یہ پیغام سننا چاہئے، اسے دل میں اپنانا چاہئے اور اس میں اطمینان محسوس کرنا چاہئے۔ ہم جانتے ہیں کہ ہمارے صوبے میں مسلمانوں کی تعداد بڑھ رہی ہے اور ہم اس بات سے خوش ہیں۔ جو مسلمان ساسکاچوان میں آئے ہیں، انہوں نے اپنی ثقافت ہمارے ساتھ share کی ہے اور یقیناً وہ ہمارے بہترین شہریوں میں سے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جو اپنی گورنمنٹ اور انتخابی نظام کے ساتھ وفادار ہیں۔ ہم ان کا شکریہ ادا کرتے ہیں کہ انہوں نے کینیڈا اور ساسکاچوان کا انتخاب کیا۔ میں ہمیشہ بہت خوش ہوتا ہوں کہ جماعت ہم سے رابطہ کرتی ہے اور Canada Day پر ہمیں مسجد میں بلاتی ہے۔ جب سسکاٹون میں نئی مسجد کی تعمیر کا کام شروع ہوا تو ہمیں بھی مدعو کیا گیا۔ بہت ہی مہمان نواز اور فراخ دل ہیں اور میں انہیں نہ صرف حلقہ بندی بلکہ اپنے دوست کہنے پر فخر محسوس کرتا ہوں اور اپنے تعلقات کو مزید بڑھانے کے لئے امید وار ہوں۔

☆ ایک مہمان نے بیان کیا کہ خلیفۃ المسیح کے ساتھ ایک کمرہ میں موجود ہونا اور ان کے الفاظ کو سننا میرے لئے ایک اعزاز تھا۔ میں سمجھتا ہوں کہ خلیفۃ المسیح کے الفاظ ہمارے صوبہ ساسکاچوان میں بھی ویسے ہی حق ہیں جیسا کہ ساری دنیا میں ہیں۔ میں خوش قسمت ہوں کہ یہاں اپنے دوستوں اور ساتھیوں کے ہمراہ موجود ہوں۔

دنیا میں مثبت باتیں سننے میں نہیں آتیں جن سے یہ معلوم ہو سکے کہ اچھائی بھی موجود ہے۔ لیکن آج ان مثبت باتوں میں سے بعض ایسی باتیں سامنے آئیں جنہیں میں بہت قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہوں۔ اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ پیغام دل میں بیٹھ جانا چاہئے کہ محبت سب کے لئے، نفرت کسی سے نہیں۔

دنیا میں ہمیشہ ہی مشکلات رہیں گی اور ہر مذہب میں بھی

مشکلات درپیش ہیں۔ جو بات مجھے نمایاں لگی، وہ یہ تھی کہ اگرچہ دنیا کے دوسرے علاقوں میں بحران اور بےامنی ہے، وہ اس جماعت کی طرف سے نہیں جو آج یہاں موجود ہے۔ جس اسلام کو میں جانتا تھا وہ اس سے بالکل ہی مختلف ہے جس کا آج مجھے یہاں پتہ چلا۔ بدقسمتی سے دنیا کے ہر مذہب میں ایسے لوگ پائے جاتے ہیں جو اپنے مذہب کو ہتھیار بنا کر لڑائی جھگڑا اور فتنہ پھیلانے کے لئے استعمال کرتے ہیں۔ لیکن وہ تو شدت پسندی ہے اور میرے خیال میں اتنی بھی نہیں جتنا خبروں میں اچھالا جاتا ہے۔

عموماً آج کا پیغام امید اور باہم اتحاد کا پیغام ہے۔ میں سسکاٹون سے آیا ہوں جو کہ ریجائنا سے تقریباً 250 کلومیٹر دور ہے۔ مجھے یہ بات بہت اچھی لگی ہے کہ اتنی دور سے لوگ یہاں weekend پر کام کرنے کے لئے آتے رہے ہیں۔ یہ بات اس صوبہ کے ابتدائی باشندوں کے نمونے کی طرح ہے، جو یکجا ہو کر مساجد تو نہیں بلکہ فارمز اور کمیونٹی سینٹرز اور سکول بناتے تھے۔

☆ ایک خاتون مہمان نے بیان کیا: میں سمجھتی ہوں کہ خلیفۃ المسیح کا خطاب بہت ہی عمدہ تھا۔ میں نے ہر لفظ کو سنا اور اپنے دل میں بٹھایا اور محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں کا پیغام بہت ہی شاندار ہے۔ اگر ساری دنیا اس طرح ہوتی تو کیا ہی خوب دنیا ہوتی۔ میں ساری شام وہاں بیٹھ کر خلیفۃ المسیح کو سن سکتی تھی۔ مجھے جو بات بہت نمایاں لگی وہ یہ تھی کہ آپ کو اپنے ہمسائے سے محبت کرنی چاہئے اور یہ کہ اگر کچھ حاصل کرنا ہے تو اتفاق سے ایک دوسرے کے ساتھ کام کرنا بہت ہی ضروری ہے۔

حضور کا پیغام نہایت واضح، حقیقی اور دل سے نکلا ہوا پیغام تھا اور میرا خیال ہے کہ یہ پیغام ہر شخص کے دل میں بیٹھ گیا ہوگا جو وہاں کمرے میں موجود تھا۔ اور اس سے میرے رونگٹے کھڑے ہوگئے۔ اس تقریب میں شامل ہونا اور محض اس پروگرام میں شرکت کے لئے سسکاٹون سے میرا یہاں آنا میرے لئے اعزاز کی بات ہے۔

☆ ریجائنا شہر کے سٹی مینیجر Chris Holden صاحب نے اپنے تاثرات بیان کرتے ہوئے کہا: بہت ہی واضح، سچا اور حقیقی پیغام تھا۔ جس انداز سے خلیفۃ المسیح نے مسلم دنیا کے مسائل بیان فرمائے وہ میرے لئے حیران کن تھا۔ خلیفۃ المسیح کا محبت اور اپنائیت پر زور دینا، مسجد کی ضرورت کو واضح کرنا، اور یہ بتانا کہ مسجد کے دروازے ہر شخص اور ہر مذہب کے لئے ہمیشہ کھلے ہیں، ان باتوں سے مجھے بہت تسلی ہوئی۔ دنیا میں بہت ہی بدامنی رہی ہے لیکن ریجائنا میں بننے والی یہ مسجد ہر ایک کے لئے کھلی ہے۔ اس تقریب سے میں نے بہت کچھ سیکھا ہے۔

☆ ایک مہمان بیان کرتے ہیں: خلیفۃ المسیح کا پیغام بہت شاندار ہے۔ یہ ایک ایسا پیغام ہے جس نے نہ صرف ریجائنا بلکہ دنیا بھر کے لوگوں کو متاثر کیا ہے۔ خلیفۃ المسیح ایک بہت ہی طاقتور سفیر ہیں۔ جماعت احمدیہ بہت ہی مثبت، تعمیری اور اچھا کام کرنے والی ہے۔ یہ سوچ اور اس قسم کا کردار قوموں کو ترقی دینے والا کردار ہے جس کی بنیاد باہمی احترام اور تعلقات پر ہے۔ زندگی میں ہم سب مختلف کردار ادا کرتے ہیں لیکن ہم ایک کامیاب معاشرہ اور دنیا تبھی بناتے ہیں جب ایک دوسرے سے اتفاق کرتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ ہر انسان قیمتی ہے اور ہم اکٹھے ہو کر ہی زیادہ مضبوط ہیں۔

☆ پروفیسر Brenda Anderson صاحبہ University of Regina بیان کرتی ہیں: مجھے یہاں آکر بہت خوشی ہوئی اور میں جماعت کو مبارکباد دیتی ہوں۔ میں سمجھتی ہوں کہ ریجائنا اور صوبہ کی کمیونٹی کے لئے آپ کے الفاظ سننے بہت ہی ضروری تھے۔ میرا خیال ہے کہ اس خطاب نے بہت سے ایسے لوگوں کو آگاہ کیا ہوگا جنہیں اسلام کے متعلق کچھ علم نہیں اور جنہیں شاید کچھ خدشات ہیں۔ افسوس ہے کہ ہمیں جہاد کے متعلق بات کرنی پڑتی ہے اور اس کا صحیح مفہوم سمجھانا پڑتا ہے۔ میں امید کرتی ہوں کہ لوگ امن کے پیغام کے ساتھ واپس گئے ہوں گے۔ پس میں جماعت کو اس سنگِ میل پر مبارکباد دینا چاہتی ہوں۔

☆ ایک مہمان نے اپنے تاثرات کا اظہار اس طرح کیا: میں نے جماعت احمدیہ میں یہ بات دیکھی ہے کہ جوں جوں اس جماعت نے سسکاٹون میں ترقی کی، اس نے مقامی لوگوں کے ساتھ تعلقات قائم کئے ہیں اور ان کو محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں کا پیغام سمجھانے کی کوشش کی ہے۔ جس طرح خلیفۃ المسیح نے آج شدت پسندی اور دیگر خدشات پر روشنی ڈالی ہے، ہم سمجھ سکتے ہیں کہ جو باقی دنیا میں ہو رہا ہے، اس کا اس جماعت کے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔

سسکاٹون میں جو درخت لگانے کے منصوبے بنائے گئے ہیں اور جس طرح ہم نے ہاتھ میں ہاتھ دے کر کمیونٹی کے کارکنان کے ساتھ مل کر کام کیا ہے، میں دیکھتا ہوں کہ یہ ہمارے ملک کا مستقبل ہے اور اس معاشرہ کا عکس ہے جس کی میں امید رکھتا ہوں، جس میں مختلف مذاہب کے لوگ مشترک اقدار کو پہچانتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ ہم تفرقہ کی بجائے متفق ہو کر زیادہ بہتر کام کر سکتے ہیں اور پھر ہم ایک دوسرے سے سیکھ بھی سکتے ہیں۔

موصوف نے کہا: میں سمجھتا ہوں کہ اسلام کو چھوٹے گروہوں نے بگاڑا ہے جس کی وجہ سے کئی کینیڈینز اور مغرب میں رہنے والوں میں الجھنیں پیدا ہوئی ہیں۔ احمدیہ جماعت کے لوگوں کو جان کر میں نے سیکھا ہے کہ بھائی چارہ اور ہمسایوں کے حقوق ادا کرنا ایک نہایت ہی اہم اصول ہے، اور یہ کہ ہمیں ایک دوسرے سے ہمسایوں کی طرح پیش آنا چاہئے اور ہمسایوں کے ساتھ رشتہ داروں جیسا سلوک کرنا چاہئے۔ یا جس طرح خلیفۃ المسیح نے آج فرمایا کہ دوسروں سے اسی طرح پیش آؤ جیسے تم چاہتے ہو کہ دوسرے تم سے پیش آئیں۔ یہ اسلام کا ایک بنیادی عقیدہ ہے اور ہم سب کو اسے اپنانے کی کوشش کرنی چاہئے۔ اس عقیدہ پر عمل کرنا مشکل ہوجاتا ہے۔ پس ہم سب کو محنت کرکے اس عقیدہ پر عمل کرتے ہوئے زندگی بسر کرنی چاہئے۔ یہ جاننا کہ یہ تعلیم جماعت احمدیہ کینیڈا کی بنیادی تعلیم ہے اور ایمان کا لازمی حصہ ہے نہایت ہی اہم پیغام ہے۔

☆ ریجائنا کے سٹی کونسلر Bob Hawkins صاحب نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: خلیفۃ المسیح نے عظیم الشان خطاب فرمایا ہے۔ خلیفہ کا پیغام بین الاقوامی تھا اور ہر ایک پر لاگو ہوتا تھا خواہ کوئی کسی بھی مذہب یا عقیدہ سے تعلق رکھنے والا ہو۔ خلیفہ نے محبت، رواداری اور احترام کا پیغام دیا۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس میں ہم سب کے لئے بہت بڑا سبق ہے۔

میرے خیال میں خلیفۃ المسیح کا یہ خطاب اس زمانہ میں نہایت اہم ہے۔ بہت سے ایسے لوگ ہیں جو فساد کرنے کے لئے تیار بیٹھے ہیں اور بدقسمتی سے ان میں سے بعض لوگوں نے اسلام کو فساد کرنے کا آلہ بنایا ہوا ہے۔ میرے خیال میں خلیفۃ المسیح نے واضح کردیا کہ اسلام کا پیغام محبت اور لوگوں کے باہمی احترام کا پیغام ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ جو کچھ آپ نے فرمایا بہت ضروری تھا اور میں آپ کی ان باتوں کو قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہوں۔

☆ ریجائنا کے ایک اور سٹی کونسلر Johnathan Findura صاحب نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: خلیفۃ المسیح کا خطاب شاندار اور بہت ہی متاثر کن تھا۔ ہر ایک اس کو سمجھ سکتا تھا۔ اس کے لئے مسلمان ہونا ضروری نہیں تھا۔ ہمیں اس طرح کے مزید خطابات سننے کی ضرورت ہے کیونکہ بعض لوگ دلوں میں خوف پیدا کرنا چاہ رہے ہیں۔ لیکن حقیقت میں کوئی خوف نہیں۔

خلیفۃ المسیح کا یہاں سفر کرکے تشریف لانا بہت ہی اہم موقع ہے۔ اس سے مسجد کی اہمیت واضح ہوتی ہے اور ریجائنا کے لوگوں کی اہمیت بھی۔

☆ ایک مہمان خاتون بیان کرتی ہیں: آج مجھے حضرت عیسیٰؑ

کی یاد آ گئی۔ مختلف مذاہب سے تعلق رکھنے کے باوجود ہم ایک دوسرے سے محبت اور شرافت سے پیش آ سکتے ہیں۔ اگر ہم سچائی کی پیروی کر رہے ہوتے تو دنیا کتنی بہتر ہوتی اور ہم سب امن، اتفاق اور باہمی احترام کے ساتھ رہتے۔ جماعت احمدیہ بہت اچھی جماعت ہے۔ اس کے لوگ بہت ہی عاجز، ہمدرد، کمیونٹی کا خیال رکھنے والے اور اچھا نمونہ دکھانے والے ہیں۔ میں عیسائی ہوں اور حضرت عیسیٰ کو مانتی ہوں اور حضرت عیسیٰؑ بھی ایسے ہی رہتے تھے۔ پس اگر ہم سب ان باتوں پر عمل کریں جن کا خلیفۃ المسیح نے ذکر کیا ہے تو دنیا بہترین جگہ بن جائے۔

☆ ایک مہمان نے بیان کیا: جس طرح خلیفۃ المسیح نے اسلام کے متعلق پائے جانے والے غلط تصورات دُور فرمائے، میں اس سے بہت متاثر ہوا ہوں کیونکہ میڈیا میں انہیں منفی رنگ میں دکھایا جاتا ہے اور اسی طرح لوگ انہیں سمجھتے ہیں۔ خلیفۃ المسیح کا خطاب سن کر مجھے پتہ چلا کہ جو میڈیا بیان کرتا ہے وہ مکمل صورت حال نہیں ہے۔

میں نے خلیفۃ المسیح کے متعلق بہت کچھ سنا تھا۔ پس آج انہیں بنفسِ نفیس دیکھنا، ان سے مصافحہ کرنا اور یہاں میرا موجود ہونا میرے لئے ایک اعزاز ہے۔

☆ ایک مہمان بیان کرتے ہیں: ہم دیکھتے ہیں کہ آج کل کوئی اچھی چیز نہیں ملتی۔ خبروں اور میڈیا میں تو منفی اور بری باتوں کے علاوہ کچھ بھی نہیں رہا۔ آج کسی کو اچھی بات کہتے ہوئے سننا اور بھلائی کو پھیلانے کی کوشش کرتے ہوئے دیکھنا ایک تازہ ہوا کی طرح محسوس ہوا ہے۔

☆ اس صوبہ سے تعلق رکھنے والے ایک سیاستدان نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: آج اس صوبہ کے لئے ایک عظیم دن ہے۔ بے شک آج یہ کمیونٹی خوشی منا رہی ہے لیکن یہ خوشی ہمارے صوبہ کے لئے بہت بڑا دن ہے۔ ہمارا motto، کئی لوگوں کی طاقت سے ہے۔ آج اس مسجد کی تعمیر کے ذریعہ ہم اپنے اس motto پر عمل کر رہے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ خلیفۃ المسیح کا پیغام جہاں ساری دنیا کے لئے ضروری ہے وہاں ہمارے لئے بھی بہت اہم ہے۔

کئی سال پہلے میرا جماعت سے تعارف ایک ایسے وقت میں ہوا جب ساسکاچوان میں بہت بڑا سیلاب آیا اور ایک محلّہ پانی کی وجہ سے بالکل الگ ہو گیا تھا اور دوسرے لوگ evacuation سینٹرز کی طرف جا رہے تھے۔ اس وقت جب کہ ابھی مدد کی اپیل بھی نہیں کی گئی، احمدی مسلمان کئی دنوں پر مدد کے لئے سسکاٹون سے ریجائنا آئے۔ وہاں ہماری بات چیت ہوئی اور یہ ان کے outreach کی بہترین مثال ہے کہ فوراً تعلق قائم ہو گیا۔ اس جماعت نے ایسے لوگوں کو اکٹھے ملا دیا جو شاید عام حالات میں نہ ملتے۔

مجھے خلیفۃ المسیح کا خطاب سن کر اب سمجھ آئی ہے کہ احمدی مسلمان اتنے پُرعزم کیسے ہوتے ہیں۔ میں جانتا ہوں کہ یہ خطاب ساری دنیا میں نشر کیا گیا لیکن کاش کہ ساسکاچوان میں ہر شخص اس کو دیکھ سکتا۔ آج خلیفۃ المسیح سے میں نے جو کچھ بھی سیکھا وہ حتی المقدور ہر ایک کو بتاؤں گا لیکن کاش کہ دوسرے لوگ بھی براہِ راست خلیفۃ المسیح کی یہ باتیں سن سکتے۔

شمالی امریکہ میں ہم کافی تفرقہ دیکھ رہے ہیں۔ یہ امریکہ کے انتخابات سے بھی نمایاں ہے، جسے دیکھ کر ہمیں پریشان ہونا چاہئے، لیکن ہمارے ملک میں بھی موجود ہے۔ میرے خیال میں ہمارے صوبہ میں اس پیغام کی ضرورت ہے خواہ لوگ یہاں نئے آباد ہونے والے ہوں، پرانے یورپین مہاجرین ہوں یا First Nations کے لوگ ہوں۔ اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ پیغام نہایت ہی موزوں ہے۔ میں اس بات سے خوش ہوں کہ حضور جیسے بین الاقوامی لیڈر ہمارے صوبہ میں تشریف لائے۔

☆ Paul Merryman صاحب جو کہ سسکاٹون میں Legislative Assembly کے ممبر ہیں، انہوں نے کہا: خلیفۃ المسیح کا خطاب نہایت خوبصورت تھا۔ خلیفہ کی آواز میں ایک ٹھہراؤ، تسلّی اور تحمل نظر آ رہا تھا جس سے تمام حاضرین پر ایک عجیب رعب طاری تھا۔ آپ کے وجود سے عاجزی ٹپک رہی تھی۔ خلیفۃ المسیح کی خدمت میں حاضر ہونا اور ان کی باتیں سننا بہت ہی اچھا تجربہ تھا۔

سیاسی اور دنیاوی فنکشنز مختلف ہوتے ہیں۔ وہاں پر لوگ زور لگا کر اپنے خیالات کو ظاہر کرتے ہیں اور لوگوں پر اثر ڈالنے کی کوشش کرتے ہیں لیکن خلیفۃ المسیح میں ایسی کوئی بات نظر نہیں آئی۔ مجھے لگا کہ وہ بہت ہی محبت سے اپنی طرف بلا رہے ہیں اور سب سے محبت کرنے کے لئے تیار اور مستعد ہیں اور میں سمجھتا ہوں کہ مذہب اور روحانیت اصل میں اسی بات کا نام ہے۔ یعنی اپنے ہمسایوں سے محبت کرنا اور دوسروں کی مدد کرنا۔

میرے خیال میں یہ نہایت ضروری ہے کہ ایک ایسی جماعت مساجد بنائے جو اسلام کی حقیقی تعلیم کو پھیلانے والی ہو کیونکہ ساسکاچوان کے تمام لوگ مختلف مذاہب سے تعلق رکھنے والے ہیں اور سب کو ایک دوسرے سے احترام اور رواداری کا سلوک اختیار کرنا چاہئے۔ اگر سب لوگوں کو ایک صحیح نکتے پر جمع کیا جائے تو یہ بہت اچھی بات ہے۔

میرے خیال میں یہ بہت ضروری ہے کہ تمام کینیڈین خلیفۃ المسیح کے پیغام کو سنیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ کینیڈا ایک بہت ہی پُرامن اور رواداری اختیار کرنے والا متحمل ملک ہے۔ اور ہمیں اس پیغام کو، بطور کینیڈین، دوسرے ملکوں میں بھی پھیلانا چاہئے جس طرح ہمارے peacekeeper soldiers نے مشن کئے ہیں۔ انہیں اس رنگ میں بھی استعمال کرنا چاہئے۔ میرے خیال میں ہم ساری دنیا کے سامنے یہ بات پیش کر سکتے ہیں کہ ہمیں اِن باتوں کو سیکھنا چاہئے اور سننا چاہئے اور نہ صرف یہ، بلکہ ان پر عملی جامہ بھی پہنانا چاہئے۔

☆ ایگریکلچرل ریسرچ Claire Burkett صاحبہ نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: میں جو بات لے کر جا رہی ہوں وہ حضور کی عاجزی اور ہمدردی اور مسلم مذہب کا تعارف ہے۔ دنیا کے تمام لوگوں کے لئے اسلام کی سچی حقیقت کو جاننا ضروری ہے۔

خلیفۃ المسیح کے پیغام کو سننا بہت ہی ضروری ہے میں سسکاٹون میں رہتی ہوں۔ میں نے خلیفۃ المسیح کو دیکھا ہے اور جماعت کے لوگوں سے ملی ہوں اور مجھے اب بہتر طور پر سمجھ آئی ہے اور میں گھر جا کر اپنی فیملی اور اپنے بہن بھائیوں کو یہ پیغام پہنچانے کی کوشش کروں گی کہ ٹیلی ویژن پر جو چیزیں ہم دیکھتے ہیں، اُن سے ہٹ کر بھی بہت ساری باتیں ہیں۔

☆ ساسکاچوان کے لیڈر آف دی آفیشل اپوزیشن Trent Weatherspoon صاحب بیان کرتے ہیں: یہ ایک خوبصورت اور اہم اجتماع ہے۔ خلیفۃ المسیح کا نہایت طاقتور اور ضروری پیغام تھا جس نے ہمارے مذاہب میں قدرِ مشترک باتوں کی نشاندہی کی اور ہمیں بتایا کہ کینیڈا کے احمدی انسانیت کو ترجیح دینے کے عقیدہ کو فوقیت دیتے ہیں۔ خلیفۃ المسیح کا پیغام کہ ہم دوسروں کے لئے وہی پسند کریں جو ہم اپنے لئے پسند کرتے ہیں ہم سب کے لئے اہم ہے۔

میں سمجھتا ہوں کہ یہ سچائی پر مشتمل بہت ہی ضروری پیغام تھا جس میں کافی معلومات تھیں تاکہ باہمی رواداری اور امن قائم ہو۔ خلیفۃ المسیح نے اُن اقدار کی نشاندہی کی ہے جن پر ہم سب کو چلنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ یہ اقدار نہ صرف ہمارے شہر ریجائنا یا ہمارے صوبہ ساسکاچوان کو مضبوط کرنے کے لئے بلکہ ہمارے ملک اور ہماری دنیا کو مضبوط کرنے کے لئے ہیں۔ جن اقدار پر عمل کرنے کا خلیفۃ المسیح نے ہمیں چیلنج دیا ہے، اگر ہم سب ان کے مطابق

زندگی بسر کریں اور ان پر عمل کریں تو ہمارے ملک اور دنیا میں بہتری آئے گی۔

☆ ڈاکٹر فخری زل الحلیم جو University of Saskatchewan میں Islamic Studies کے پروفیسر ہیں، بیان کرتے ہیں: خلیفۃ المسیح نے جو پیغام دیا وہ بہت اہم تھا۔ وہ دراصل انسانیت کا ہی پیغام دے رہے تھے جس کی ہمیں آج کل ضرورت ہے، خصوصاً مسلم کمیونٹی میں۔ ہمیں اختلافات کے باوجود اکٹھے مل کر کام کرنا چاہئے۔ میں نے خلیفۃ المسیح کے خطاب میں ایک رعب دیکھا ہے۔

☆ ریجائنا پولیس سروس کے چیف Evan Bray صاحب جنہوں نے ایڈریس بھی کیا تھا اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: یہ ایک شاندار شام تھی۔ سب سے پہلے تو مجھے فخر ہے کہ Regina Police Service یہاں موجود تھی اور اس تقریب کا حصہ تھی۔ حضور نے نہایت تحمل سے اور دھیمے لہجہ میں لیکن پُرشوکت انداز میں خطاب فرمایا۔

میں سمجھتا ہوں کہ جو پیغام انہوں نے دیا، وہ ایسا پیغام ہے جو سرحدوں اور ملکوں (کی حدود) سے بالا ہے اور خواہ کوئی ریجائنا شہر میں ہو یا کینیڈا کے ملک میں یا دنیا کی کسی بھی جگہ میں ہو، یہ پیغام سمجھ سکتا ہے اور ہم سب کو اس پر عمل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ میرے خیال میں یہ بہت ضروری ہے کہ ریجائنا اور کینیڈا کے لوگ اسلام کے سچے پیغام کو سنیں۔ اور یہی بات ہے جو ہمارے ملک اور صوبہ کو ممتاز بناتی ہے۔ ہماری کمیونٹی اس بات پر مبنی ہے کہ ایک دوسرے کی انفرادیت کو قبول کیا جائے۔

☆ تقریب میں شامل ایک اور مہمان نے کہا: یہ امن، دوستی، محبت اور تفہیم کا عظیم پیغام تھا جس کی دنیا کو اشد ضرورت ہے۔ خلیفۃ المسیح ایک عظیم سفیر ہیں، عظیم مقرّر اور ایک عظیم انسان ہیں۔ میں نے ان کی تقریر کو بہت پسند کیا۔

یہ نہایت ضروری ہے کہ اسلام کی حقیقی تعلیم لوگوں تک پہنچے۔ اسلام کے متعلق غلط فہمیاں شمالی امریکہ اور باقی دنیا میں مسائل پیدا کر رہی ہیں۔ لیکن یہ پیغام بہت ہی واضح، آسان اور بہترین پیغام ہے جسے ہم سب کو سننا چاہئے۔ مجھے خلیفہ کی باتیں سن کر بہت خوشی ہوئی۔ میں جانتا ہوں کہ ریجائنا کی مسلم کمیونٹی بہت ہی دوستانہ اور روشن خیال ہے اور ہماری شہری زندگی میں ہمیشہ اچھا کردار ادا کرنے والی ہے۔ خلیفۃ المسیح کی شخصیت میں ایک رعب اور دبدبہ ہے لیکن اس کے ساتھ ہی ان میں جاذبیت بھی ہے۔ وہ ایک ایسے انسان ہیں جنہیں سننے کو دل چاہتا ہے۔

ہم خلیفۃ المسیح اور اسلام کو یہاں خوش آمدید کہتے ہیں۔ ہم بہت خوش ہیں کہ خلیفۃ المسیح یہاں تشریف لائے۔

☆ رومن کیتھولک پادری Glenn Zwimmer صاحب بیان کرتے ہیں: میں بہت عرصہ سے خلیفۃ المسیح کو سننے کے لئے منتظر تھا۔ میں کئی سالوں سے اُن کی بعض تحریرات پڑھ رہا ہوں اور تقاریر سنتا رہا ہوں خصوصاً پچھلے چند دنوں میں انٹرویوز بھی دیکھے ہیں۔ لیکن انہیں دیکھ کر مجھے اندازا ہوا کہ ان کا پیغام ایک حقیقت ہے۔ خدا تعالیٰ کے حقوق کو ادا کرنا، لوگوں کے حقوق ادا کرنا اور لوگوں کا خیال رکھنا دراصل ایک عبادت ہے۔ پس مسجد عبادت کرنے کی ایسی جگہ ہے جہاں ہم سب مل کر عبادت کرتے ہیں اور جہاں سے لوگوں کی خدمت کی جاتی ہے۔

ہم اسلام کے اس حقیقی پیغام کو جتنا بھی سنیں، اتنا ہی کم ہے۔ جو باتیں خلیفۃ المسیح نے بیان فرمائیں اور جو ہم اپنی روزمرہ زندگی میں خبروں میں دیکھتے ہیں وہ بالکل مختلف ہیں۔ لیکن عالمی امن کا پیغام محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں ہماری انسانیت کا بنیادی جزو ہے۔ اور یہ مذہب سے بالا ہے۔ یہ قومیت، زمانہ اور جنس سے بالا ہے۔

☆ ایک مہمان Allan Kirk صاحب جو کہ sociologist ہیں، انہوں نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: میں اس بات سے بہت متاثر ہوا ہوں کہ آپ کے خلیفہ نے نہایت توجہ اور یکسوئی سے عقائد کو پیش کیا۔ میرے لئے خاص طور پر تین پہلو بہت نمایاں تھے: پہلی بات یہ تھی کہ اسلام رواداری کا مذہب ہے جو اختلافِ رائے کو قبول کرتا ہے۔ دوسری بات یہ تھی کہ خلیفہ نے ذکر کیا کہ ملک میں نئے آنے والوں کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنے نئے ملک سے، اس کے لوگوں سے اور اس کے کلچر سے محبت کریں۔ اور میں سمجھتا ہوں کہ جوں جوں ہجرت کر کے یہاں نئے لوگ آ رہے ہیں، یہ بات آئندہ نہایت اہم ہو جائے گی۔ کیونکہ باہمی اقدار کو اپنانا اور تفہیم بھی ضروری ہے۔ تیسری بات یہ تھی کہ خلیفہ نے بہت ہی واضح طور پر اُن مسائل کا ذکر کیا جو شدت پسند اسلام کی وجہ سے ہمیں درپیش ہیں۔ دوسرے مسلمانوں کو بھی شدت پسندوں اور اسلام کی تشدد پسند تشریح کے خلاف آواز اٹھانی چاہئے۔

ریجائنا کے لوگوں کے لئے اس نئی مسجد میں آنا اور اسے دیکھنا بہت ضروری ہے۔ میں خود اس میں نماز میں شامل ہونے کے لئے منتظر ہوں۔ میرے خیال میں اس رواداری اور باہمی تعاون کی ہمیں بہت ضرورت ہے۔

میڈیا میں دورہ کی کوریج

اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ریجائنا کے دورہ کے دوران متعدد ٹی وی وریڈیو چینلز، اخبارات اور دیگر میڈیا کے ذرائع سے پورے شہر اور صوبہ میں جماعت احمدیہ کا پیغام پہنچا۔ جن ٹی وی وریڈیو چینلز اور اخبارات میں اس حوالہ سے خبریں نشر ہوئیں ان کا اختصار کے ساتھ ذکر ذیل میں درج ہے:

☆ CTV News Saskatchewan جو کینیڈا کا سب سے بڑا پرائیویٹ نیوز نیٹ ورک ہے ان کی سسکاچوان اور نیشنل ٹی وی کی ٹیم نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا انٹرویو لیا تھا۔ اس حوالہ سے انہوں نے اسی روز شام کی خبروں میں اس کو دکھایا اور انفرادی انٹرویو مکمل شائع کیا۔ اس کے ذریعہ تین لاکھ سے زائد کینیڈین افراد تک خبر پہنچی۔

☆ گلوبل ٹی وی نیوز کینیڈا کا تیسرے نمبر پر سب سے زیادہ دیکھا جانے والا نیٹ ورک ہے۔ انہوں نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا انفرادی انٹرویو لیا جس کے کچھ حصے آن لائن نشر کئے۔ نیز انٹرویو کے ساتھ وڈیو کے ساتھ ایک آرٹیکل بھی شائع کیا۔ نیز اس ٹی وی چینل نے Ramada Hotel میں مسجد کی افتتاحی تقریب میں بھی شرکت کی اور وہاں سے لائیو نشریات پیش کیں جس کے ذریعہ سے 60 ہزار سے زائد احباب تک پیغام پہنچا۔

☆ سی بی سی نیوز کینیڈا کا سب سے زیادہ دیکھا جانے والا ٹیلیویژن نیوز نیٹ ورک ہے۔ انہوں نے بھی اس پروگرام میں شمولیت اختیار کی اور افتتاحی تقریب سے براہ راست نشریات پیش کیں جو اڑھائی لاکھ سے زائد کینیڈین افراد تک پہنچیں۔

☆ ریجائنا لیڈر پورسٹ (Regina Leader Post) ریجائنا کا سب سے بڑا روزنامہ اخبار ہے۔ ان کا نمائندہ بھی اس پروگرام میں شامل ہوا اور اگلے اخبار میں بھی اور آن لائن ویب سائٹ پر بھی ایک آرٹیکل شائع کیا جس کے ذریعہ 2 لاکھ 35 ہزار سے زائد افراد خبر پہنچی۔

☆ CJME Radio 89 ریجائنا میں خبروں کا سب سے زیادہ سنا جانے والا ریڈیو اسٹیشن ہے۔ ان کے نمائندہ نے ریڈیو کی ویب سائٹ پر آن لائن آرٹیکل شائع کیا جس میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورہ ریجائنا نیز مسجد کے افتتاح، پریس کانفرنس اور صوبہ کے وزیر اعلیٰ کے ساتھ ہونے والی میٹنگ کا ذکر کیا۔ اس کے علاوہ دن بھر پریس کانفرنس کے مختلف حصے ریڈیو پر نشر کرتے رہے جس کے ذریعہ دس ہزار سے زائد لوگوں تک خبر

پہنچی۔

☆ ریڈیو کینیڈا کے نمائندہ بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ہونے والی پریس کانفرنس میں شامل ہوئے۔ انہوں نے بھی اس حوالہ سے ایک آن لائن آرٹیکل شائع کیا اور ریڈیو پر خبر نشر کی جس کے ذریعہ 2 لاکھ سے زائد لوگوں تک پیغام پہنچا۔

☆ CKRM 620 بھی ریجائنا کا مشہور ریڈیو سٹیشن ہے۔ ان کے نمائندہ بھی پریس کانفرنس میں شامل ہوئے تھے۔ انہوں نے بھی ایک آرٹیکل آن لائن شائع کیا اور دن بھر ریڈیو پر مختلف اوقات میں خبریں نشر کرتے رہے۔ یہ نشریات دس ہزار سے زائد لوگوں تک پہنچیں۔

☆ اس کے علاوہ بھی بعض دیگر میڈیا کے outlets جن کے نمائندگان ازخود تو اس موقع پر موجود نہ تھے لیکن انہوں نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورہ ریجائنا اور مسجد کے افتتاح کے حوالہ سے خبریں نشر کیں۔ ان میں Brandon Sun اور Winnipeg Free Press شامل ہیں جن کے ذریعہ ایک لاکھ 22 ہزار سے زائد احباب تک پیغام پہنچا۔

اس طرح مجموعی طور پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورہ ریجائنا اور مسجد کے افتتاح کے حوالہ سے کینیڈا کے ڈیڑھ ملین سے زائد لوگوں تک خبر پہنچی اور انہیں اسلام احمدیت کا تعارف ہوا۔

5 نومبر 2016ء بروز ہفتہ

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح پونے سات بجے مسجد محمود میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ واپس اپنی قیام گاہ پر تشریف لے آئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دفتری ڈاک، خطوط اور رپورٹس ملاحظہ فرمائیں اور ہدایات سے نوازا۔

ریجائنا Regina سے روانگی اور لائیڈ منسٹر Lloydminister میں ورود مسعود

آج پروگرام کے مطابق ریجائنا سے لائیڈ منسٹر کے لئے روانگی تھی۔

ساڑھے گیارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنے رہائشی اپارٹمنٹ سے ہوٹل کی لابی میں تشریف لے آئے۔ جہاں ریجائنا جماعت کی عاملہ کے ممبران اور مختلف جماعتی عہدیداران اور کارکنان نے حضور انور کے ساتھ درج ذیل آٹھ گروپس کی صورت میں تصاویر بنوانے کی سعادت پائی۔

1۔ نیشنل مجلس عاملہ جماعت ریجائنا
2۔ مجلس عاملہ انصاراللہ ریجائنا
3۔ مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ ریجائنا
4۔ مجلس عاملہ Winnipeg جماعت
5۔ مجلس عاملہ انصاراللہ Winnipeg جماعت
6۔ مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ Winnipeg جماعت
7۔ مسجد محمود تعمیراتی پراجیکٹ کی مینیجمنٹ ٹیم
8۔ مسجد محمود کی تعمیر میں کام کرنے والے والنٹیئرز

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو الوداع کہنے کے لئے احباب جماعت ریجائنا مرد وخواتین ہوٹل کے باہر جمع تھے۔ گیارہ بجکر چالیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی اور بعدازاں اپنا ہاتھ بلند کرکے سب کو السلام علیکم کہا اور قافلہ پولیس کے Escort میں لائیڈ منسٹر کے لئے روانہ ہوا۔

پولیس شہر کی حدود سے باہر تک قافلہ کے ساتھ رہی۔ بعدازاں موٹروے پر سفر شروع ہوا۔ ریجائنا سے لائیڈ منسٹر کا فاصلہ 495 کلومیٹر ہے۔

پروگرام کے مطابق راستہ میں سسکاٹون شہر میں کچھ دیر کے لئے رک کر نماز ظہر وعصر کی ادائیگی اور دوپہر کے کھانے کا انتظام کیا گیا تھا۔ مقامی جماعت نے یہ انتظام ہوٹل Comfort Suites کے ایک حصہ میں کیا ہوا تھا۔ قریباً 260 کلومیٹر کا فاصلہ طے کرنے کے بعد موٹروے پر سسکاٹون شہر کی پولیس موجود تھی جس نے قافلہ کو Escort کیا اور پولیس کا یہ اسکواڈ ہوٹل پہنچنے تک ساتھ رہا۔

دو بج کر بیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی یہاں تشریف آوری ہوئی۔ ہوٹل کے ایک ہال میں نمازوں کی ادائیگی کا انتظام کیا گیا تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نماز ظہر وعصر جمع کرکے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی اور کھانے کے پروگرام کے بعد تین بج کر پچیس منٹ پر یہاں سے آگے لائیڈ منسٹر کے لئے روانگی ہوئی۔ یہاں سے لائیڈ منسٹر کا فاصلہ 235 کلومیٹر ہے۔

قریباً دو گھنٹے کے سفر کے بعد جب قافلہ لائیڈ منسٹر شہر کی حدود میں داخل ہوا تو موٹروے پر شہر کی مقامی پولیس کی گاڑیاں قافلہ کو Escrot کرنے کے لئے موجود تھیں۔ یہاں سے پولیس نے قافلہ کو Escort کیا اور پونے چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہوٹل Meridian Inn میں تشریف آوری ہوئی۔ جہاں نائب امیر کینیڈا اعبدالباری چوہدری صاحب، مقامی صدر جماعت مکرم انور منگلا صاحب اور جماعتی عہدیداران نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو خوش آمدید کہا اور شرف مصافحہ حاصل کیا۔

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے رہائشی اپارٹمنٹ میں تشریف لے گئے۔

لائیڈ منسٹر Lloyd Minister شہر کو یہ خصوصیت حاصل ہے کہ اس شہر کا نصف حصہ صوبہ البرٹا Alberta میں ہے اور دوسرا نصف حصہ صوبہ ساسکاچوان میں واقع ہے۔ اس شہر کی آبادی 31 ہزار سے زائد ہے۔ اس علاقہ میں بڑی کثرت سے تیل کے کنویں ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سال 2005ء میں اپنے دورہ کینیڈا کے دوران 20 جون کو ایڈمنٹن سے سسکاٹون جاتے ہوئے لائیڈ منسٹر بھی تشریف لے گئے تھے اور قریباً چار گھنٹے یہاں قیام فرمایا تھا۔ جماعت نے یہاں مسجد کی تعمیر کے لئے ایک عمارت خریدی۔ جولائی 2014ء میں Land Title جماعت کے نام منتقل ہوا۔ مئی 2015ء میں تعمیراتی کام شروع کیا گیا۔ فروری 2016ء میں مسجد کی Renovation مکمل کی گئی۔

Renovation سے قبل جب دوسرے کنٹریکٹر سے تخمینہ لگوایا گیا تو چار لاکھ چالیس ہزار ڈالر تھا۔ لیکن مسجد کی تعمیر میں رضا کاروں نے حصہ لیا۔ جس کی وجہ سے دو لاکھ ڈالر سے زائد رقم بچائی گئی اور دو لاکھ 40 ہزار ڈالر میں Renovation کا کام مکمل کرلیا گیا۔ لوکل جماعت کے رضا کاروں کے علاوہ سسکاٹون سے بھی کچھ خدام خدمت کے لئے آتے رہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس مسجد کا نام ''مسجد بیت الامان'' رکھا۔ آج اس مسجد کے افتتاح کا پروگرام تھا۔

سات بج کر پچاس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہوٹل سے پولیس Escort میں مسجد بیت الامان کے لئے روانہ ہوئے۔ دس منٹ کے سفر کے بعد آٹھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مسجد بیت الامان تشریف آوری ہوئی۔ احباب جماعت نے اپنے پیارے آقا کا پُرجوش استقبال کیا اور نعرے بلند کئے۔ بچوں نے خیر مقدمی گیت پیش کئے۔ جونہی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز گاڑی سے باہر تشریف لائے تو مربی سلسلہ لائیڈ منسٹر طارق عظیم صاحب نے حضور انور کو خوش آمدید کہا اور شرف مصافحہ حاصل کیا۔ بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد کی بیرونی دیوار میں نصب تختی کی نقاب کشائی فرمائی اور دعا کروائی۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ مسجد کے اندر تشریف

لے آئے اور پروگرام کے مطابق تقریب آمین کا انعقاد ہوا۔

تقریب آمین

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل بارہ بچوں اور بچیوں سے قرآن کریم کی ایک ایک آیت سنی اور آخر پر دعا کروائی۔

حسن احمد، محمد طلحہ اٹھوال، تفرید احمد منگلا، عشیل حبیب قریشی، محمد روحان، ہاشم عیان شہزاد، عامر اختر مرزا، بازل احمد، نبیل احمد ملک۔

ماہ نور ملک، مقیط ہارون ملک، تحسین ناصر شیخ۔

حضور انور نے فرمایا یہاں کے بچوں اور بچیوں نے اچھا قرآن کریم پڑھا ہے۔ باقی جگہوں پر بھی ایسا ہی معیار ہونا چاہئے۔

تقریب آمین اور دعا کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز مغرب و عشاء جمع کرکے پڑھائیں جس کے ساتھ باقاعدہ مسجد کا افتتاح عمل میں آیا۔

لائیڈ منسٹر میں حضور انور کے استقبال اور مسجد کے افتتاح کے موقع پر ایڈمنٹن Edmonton سے بھی بڑی تعداد میں احباب اور فیملیز یہاں پہنچی تھیں۔ مسجد کا ہال مرد احباب سے بھرا ہوا تھا۔ خواتین کے لئے مسجد کے قریب ہی ایک E.Slaird سکول میں ایک ہال حاصل کرکے نمازوں کی ادائیگی کا انتظام کیا گیا تھا۔

نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کچھ دیر کے لئے خواتین کی طرف تشریف لے گئے۔ جہاں خواتین نے شرف زیارت حاصل کیا اور بچیوں نے استقبالیہ گیت پیش کئے۔

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی قیام گاہ ہوٹل واپس تشریف لے آئے۔

6 نومبر 2016ء بروز اتوار

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح ساڑھے چھ بجے مسجد بیت الامان میں تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز واپس اپنی قیام گاہ پر تشریف لے آئے۔

مسجد بیت الامان کے افتتاح کے موقع پر منعقدہ تقریب

آج مسجد بیت الامان کے افتتاح کے حوالہ سے Agriculture Exhibition Association سنٹر میں ایک تقریب کا اہتمام کیا گیا تھا۔ پونے بارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہوٹل سے روانہ ہوئے اور بارہ بجے مذکورہ Exhibition سنٹر میں آمد ہوئی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز میٹنگ روم میں تشریف لے آئے۔ جہاں درج ذیل مہمان حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی آمد کے منتظر تھے۔

1۔ ممبر صوبائی اسمبلی صوبہ Mrs. Colleen Young Saskatchewan

2۔ سابق ممبر پارلیمنٹ John Gormley

3۔ سابق ممبر پارلیمنٹ Jason Kenney

4۔ میئر لائیڈ منسٹر Gerlad Aalbers

5۔ پروونشل کورٹ جج Kim Young

ان مہمانوں نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو خوش آمدید کہا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے باری باری سب سے تعارف حاصل کیا اور گفتگو فرمائی۔

اس موقع پر الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا کے نمائندے بھی موجود تھے۔

مسجد نور کیلگری کے افتتاح کے حوالہ سے بات ہوئی تو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اس مسجد کا افتتاح 2008ء میں ہوا تھا اور کینیڈا کے سابق پرائم منسٹر Hon. Stephen Harper بھی مسجد کی افتتاحی تقریب میں شامل ہوئے تھے۔ زراعت کے حوالہ سے بھی بات چیت ہوئی کہ اس علاقہ میں کون کون سے فصلیں کاشت کی جاتی ہیں۔

بعدازاں سوا بارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہال میں تشریف لے آئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی آمد سے قبل جملہ مہمان اپنی اپنی نشستوں پر بیٹھ چکے تھے۔ آج کی اس تقریب میں 49 غیر مسلم اور غیر از جماعت مہمان شامل ہوئے۔ جن میں صوبائی اسمبلی کے ممبر، سابق ممبران پارلیمنٹ، میئر لائیڈ منسٹر، میئر نارتھ Battlefords، ڈپٹی میئر، کونسلرز، چرچ کے نمائندے، صوبائی کورٹ کے جج، ڈاکٹرز، Fire Chief اور زندگی کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے لوگ شامل تھے۔

تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو عطاء اللہ علیم صاحب نے کی اور اس کا انگریزی ترجمہ محمد سلمان صاحب نے پیش کیا۔

اس کے بعد مکرم امیر صاحب جماعت احمدیہ کینیڈا نے اپنا تعارفی استقبالیہ ایڈریس پیش کیا جس میں انہوں نے آنے والے مہمانوں کو خوش آمدید کہا۔

تقریب میں شامل بعض معزز مہمانوں کے استقبالیہ ایڈریسز

☆ بعدازاں لائیڈ منسٹر کے میئر Gerald Aalbers نے اپنا ایڈریس پیش کیا۔ موصوف نے اپنے ایڈریس میں کہا میں بحیثیت میئر لائیڈ منسٹر کے سارے شہر کی طرف سے حضور انور کو خوش آمدید کہتا ہوں۔ میں امید کرتا ہوں کہ کینیڈا میں جماعت کی پچاس سالہ جوبلی اور یہاں مسجد کے افتتاح کے حوالہ سے آپ نے ہمارے ساتھ اچھا وقت گزارا ہوگا۔ میں خلیفۃ المسیح کا شکرگزار ہوں کہ انہوں نے اس شہر کو رونق بخشی۔ مجھے امید ہے کہ آپ لائیڈ منسٹر میں گزرے ہوئے وقت سے محظوظ ہوئے ہوں گے۔ اور مجھے امید ہے کہ دوبارہ بھی یہاں تشریف لائیں گے۔

☆ اس کے بعد Legislative Assembly کی ممبر Collen Young صاحبہ نے اپنا ایڈریس پیش کیا۔ موصوفہ نے اپنے ایڈریس میں کہا:

سب سے پہلے میں احمدیہ مسلم جماعت کی شکرگزار ہوں جنہوں نے مجھے مسجد بیت الامان کے افتتاح پر دعوت دی ہے۔ یہ ایک بہت اچھا موقع ہے جہاں ہم دوسرے مذاہب کے ماننے والوں، سیاستدانوں اور معاشرے کے دیگر افراد کو اکٹھا کر سکتے ہیں۔

موصوفہ نے کہا: میری خوش قسمتی ہے کہ مجھے اس افتتاح کے موقع پر صوبہ سسکاچوان کے وزیر اعلیٰ Brad Wal کی طرف سے آپ سب لوگوں کو خوش آمدید کہنے کا موقع مل رہا ہے۔ صوبہ Saskatchewan کی ایک صد گیارہ سالہ تاریخ بتاتی ہے کہ یہ لوگوں کو خوش آمدید کہنے والا صوبہ ہے اور ہم یقین رکھتے ہیں کہ یہ معاشرے کو مضبوط کرنے کا ذریعہ ہے۔

موصوفہ نے کہا: ہمارے صوبہ کی بنیاد ہی مل جل کر کام کرنے اور ایمان داری، محنت، عزم اور جدت پسندی جیسی اقدار پر رکھی گئی ہے۔ ہم امن سے محبت کرنے والے لوگوں کے طور پر جانے جاتے ہیں اور جہاں بھی مدد کی ضرورت ہو ہم پیش پیش ہوتے ہیں۔ اور احمدی مسلمانوں نے یہاں آکر ان اقدار کو مزید مضبوط کیا ہے۔ ہم دیکھ سکتے ہیں اور ہمیں احساس ہے کہ یہاں کے احمدی کس طرح خلیفۃ المسیح کی قیادت میں انسانیت کی خدمت میں لگے ہوئے ہیں۔

موصوفہ نے کہا: جماعت احمدیہ کی کئی چیزوں کی مثالیں دی جاسکتی ہیں۔ مجھے پتہ ہے کہ جماعت احمدیہ نے دنیا بھر میں اور کینیڈا میں بھی بھوک کو ختم کرنے کے لئے ایک پروگرام شروع کیا ہے جس کے ذریعہ ایک ملین پاؤنڈ کا کھانا اکٹھا کیا گیا ہے اور مختلف فلاحی اداروں میں اس کو تقسیم کیا ہے۔ آپ لوگوں نے بہت سے اولڈ پیپلز

ہومز old people's homes میں وقت گزارا ہے اور کئی ہسپتالوں میں خون کے عطیات دیئے ہیں۔ اور مجھے یہ بھی پتہ ہے کہ آپ لوگوں نے ہائی وے کی صفائی کا بھی پروگرام کیا۔ آپ نے لوگوں کو اکٹھا کیا اور انہیں اسلام کی سچی تعلیمات سے آگاہ کرنے کے لئے مختلف مذاہب کی کانفرنسز منعقد کیں۔

موصوفہ نے کہا: آپ کی جماعت جو کام کرتی ہے مجھے اس پر فخر ہے اور میں امید کرتی ہوں کہ آپ آئندہ بھی یہ کام اس شہر لائیڈمنسٹر اور صوبہ سسکاچوان میں کرتے رہیں گے۔ مجھے اس بات پر بھی بہت فخر ہے کہ اس صوبہ کی تاریخ میں پہلی دفعہ ایک احمدی مسلمان، محمد فیاض صاحب، قانون ساز کمیٹی کے ممبر بنے ہیں جو آج اس پروگرام میں بھی شامل ہیں۔ فیاض صاحب میرے ساتھ کام کرتے ہیں اور اسمبلی میں میری سیٹ کے ساتھ ہی بیٹھتے ہیں۔ یہ روزانہ بہت محنت اور ایمان داری سے کام کرتے ہیں تا کہ ریجائنا پاسکوئیل کے لوگوں کے لئے مزید بہتری پیدا کرسکیں۔

موصوفہ نے کہا: آج ہم کینیڈا میں احمدیہ مسلم جماعت کا 50 واں سال منا رہے ہیں اور اس شہر میں مسجد کی تعمیر بھی اسی کا حصہ ہے۔ میں آپ کو مسجد کی تعمیر پر مبارکباد دیتی ہوں۔ یہ بڑی خوشی کی بات ہے کہ اس مسجد میں جہاں لوگ خدا تعالیٰ کی عبادت کرسکیں گے وہیں یہ مسجد تعلیم بھی مہیا کرے گی اور اس کے ذریعہ معاشرے کی خدمت کے کام بھی ہوں گے۔

موصوفہ نے کہا: میں ایک مرتبہ پھر خلیفۃ المسیح کو خوش آمدید کہتی ہوں اور شکریہ ادا کرتی ہوں کہ وہ اس شہر میں آئے اور روحانی لحاظ سے لوگوں کی رہنمائی کی۔ خلیفۃ المسیح کی یہاں تشریف آوری ہمارے شہر کے لئے بہت بابرکت ہے۔ یہاں سسکاچوان میں بھی ہم اسی تحریک کو اپناتے ہیں کہ محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں۔ ہم بہت خوش ہیں کہ ہمارا تعلق ہر مذہب اور ثقافت سے ہے۔ ہم متحد ہو کر ایک مضبوط صوبہ اور ملک بنا رہے ہیں۔

موصوفہ نے اپنے ایڈریس کے آخر میں کہا: آپ سب کا شکریہ کہ آپ سب یہاں آئے اور آپ نے مجھے یہ موقع دیا کہ میں سسکیچوان کی حکومت کی طرف سے بول سکوں۔ آپ سب کو بہت مبارک ہو۔

☆ بعد ازاں Jason Kenney سابق ممبر آف پارلیمنٹ نے اپنا ایڈریس پیش کیا۔ موصوف نے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اور السلام علیکم کے ساتھ اپنے ایڈریس کا آغاز کیا۔

موصوف نے کہا: میں خلیفۃ المسیح کو ایک مرتبہ پھر کینیڈا میں خوش آمدید کہتا ہوں۔ یہ بہت اچھی بات ہے کہ امام جماعت احمدیہ نے ہمارے ساتھ کچھ ہفتے کینیڈا میں گزار رہے ہیں جو کینیڈا میں احمدیہ مسلم جماعت کی جڑیں مزید مضبوط کرنے کا باعث بنے ہیں۔ جماعت احمدیہ ایک ایسی جماعت ہے جو integration کے لئے ایک نمونہ کے طور پر پیش کی جاسکتی ہے۔ اس جماعت نے کینیڈا کے اندر کثرت کے ساتھ پائی جانے والی دیگر کمیونیٹیز کے باوجود اپنے مذہب اور اپنی شناخت کو قائم رکھا ہے۔ یہ ایک ایسی جماعت ہے جو ہر طرح سے اسلام پر عمل پیرا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ مکمل طور پر کینیڈین بھی ہے۔ یہی وجہ ہے یہ جماعت نئے آنے والوں کے لئے ایک بہت اچھی مثال ہے۔

موصوف نے کہا: شاید ہمارے بہت سے کینیڈین لوگوں کو یہ نہیں پتا کہ احمدیہ مسلم جماعت کی مختلف ملکوں میں روزانہ مخالفت کی جاتی ہے۔ ان کو یہ بھی نہیں معلوم ہوگا کہ اکثر احمدی مسلمان جو کینیڈا میں آئے ہیں وہ ریفیوجی بن کر آئے ہیں، اور ان میں کچھ تو پاکستان اور انڈونیشیا میں اور دوسرے ممالک میں سخت مخالفت جھیل کر یہاں کینیڈا پہنچے ہیں جو کہ بہت پر امن، خوشحال اور آزاد ملک ہے۔ اس لئے احمدیوں اور کینیڈا کا آپس میں ایک پیار کا تعلق ہے۔ جماعت احمدیہ اس موجودہ دور کی شدت پسندی کے مسئلہ کا تریاق ہے۔

موصوف نے کہا: احمدی خود شدت پسندی کا شکار ہیں لیکن اس کے باوجود اسلام کی ایسے رنگ میں تبلیغ کرتے ہیں کہ اسلام ایک پُرامن مذہب ہے۔ جماعت احمدیہ کا نعرہ محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں ہر قسم کی نفرت، فساد، تعصب اور شدت پسندی کا تریاق ہے۔ یہ جماعت اس نعرے میں سچے طور پر یقین رکھتی ہے اور اس کا روزمرہ کی زندگی میں ثبوت بھی دیتی ہے۔

موصوف نے کہا: خلیفۃ المسیح کی یہاں موجودگی کینیڈا کے لئے ایک خوش خبری کے طور پر ہے۔ لائیڈمنسٹر میں حضرت مرزا مسرور احمد صاحب جیسی شخصیات بہت کم آتی ہیں۔ اس لئے یہ لائیڈمنسٹر کے لئے ایک تاریخی دن ہے۔ میرے خیال میں تو یہ البرٹا اور سسکاچوان دونوں صوبوں کے لئے ایک تاریخی دن ہے۔ میں خلیفۃ المسیح کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ یہاں تشریف لائے۔ اسی طرح جماعت احمدیہ کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں جس نے کینیڈا کو بہت کچھ دیا ہے۔ خدا آپ سب پر اور ہمارے ملک کینیڈا پر اپنی برکتیں اور فضل نازل کرے۔ آپ سب کا شکریہ۔

☆ اس کے بعد میڈیا کے نمائندہ John Gormeley جو کہ John Gormley Show کے میزبان ہیں نے اپنا ایڈریس پیش۔ ان کا یہ پروگرام بہت مشہور ہے اور سسکاچوان میں بڑی باقاعدگی سے ہر صبح دیکھا جاتا ہے۔

موصوف نے اپنے ایڈریس کا آغاز السلام علیکم سے کیا اور کہا: میں خلیفۃ المسیح کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور سسکاچوان کے ایک براڈکاسٹر اور جماعت کے دوست ہونے کی حیثیت سے اپنی کمیونٹی کی طرف سے خلیفۃ المسیح کو خوش آمدید کہتا ہوں۔ مجھے خلیفۃ المسیح کا انٹرویو لینے کا اعزاز ملا۔ اور کچھ دیر پہلے میں نے ایک دلچسپ نشان دیکھا کہ دنیا کے بڑے مذاہب میں سے ایک مذہب کا سربراہ کھیتی باڑی کرنے والوں سے کھیتی باڑی کے بارے میں سوال کر رہا تھا۔ میرے خیال میں دنیا کا شاید ہی کوئی مذہبی لیڈر ایسا ہو جو لوگوں سے کھیتی باڑی کے مسائل مثلاً گندم اگانے وغیرہ کے بارے میں بات چیت کرے۔

موصوف نے کہا: مجھے گزشتہ سال ٹورانٹو میں ہونے والے جلسہ سالانہ میں بھی شامل ہونے کا موقع ملا تھا تب مجھے اندازا ہوا کہ جماعت احمدیہ کے مقامی لوگوں کے ساتھ کتنے اچھے تعلقات ہیں۔ Jasson Kenney نے بھی اس بات کا ذکر کیا کہ جماعت کی دنیا کے مختلف حصوں میں مخالفت ہو رہی ہے لیکن اس کے باوجود احمدی اس ملک کے باسی ہونے کی حیثیت سے اس کو بہتر کرنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں اور یہ ہم سب کے لئے ایک نمونہ ہے۔

موصوف نے کہا: پس اپنی طرف سے اور اپنے دوستوں کی طرف سے میں آپ کی دعوت کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور لائیڈمنسٹر کی طرف سے آپ لوگوں کو اس غیر معمولی ترقی پر مبارکباد دیتا ہوں۔

ان مہمانوں کے مختصر ایڈریسز کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 12 بج کر 40 منٹ پر حاضرین سے انگریزی زبان میں خطاب فرمایا۔

اس خطاب کا اردو ترجمہ یہاں پیش کیا جا رہا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ کا خطاب

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطاب کا آغاز بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سے فرمایا اور تمام مہمانوں کو السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہا۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا

سب سے پہلے میں اس موقع پر اپنے تمام مہمانوں کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں جو آج سہ پہر ہماری نئی مسجد کے افتتاح کے موقع پر ہمارے ساتھ شامل ہیں۔ آج کی یہ تقریب کوئی سیاسی یا دنیاوی تقریب نہیں ہے اور نہ ہی اس کے انعقاد کا مقصد دنیاوی معاملات

پر بحث کرنا ہے۔ بلکہ یہ خالصتاً ایک مذہبی تقریب ہے جو ایک اسلامی جماعت کی طرف سے بنائی جانے والی ایک مذہبی عبادتگاہ یعنی مسجد بیت الامان کے افتتاح کی تقریب ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یہ ایک مسلّمہ حقیقت ہے کہ ہم اس وقت ایک مشکل دور سے گزر رہے ہیں اور دنیا کا مستقبل بتدریج غیر یقینی ہوتا چلا جارہا ہے۔ بہت سے ملکوں بالخصوص مسلمان ممالک میں تنازعات میں اضافہ ہوتا چلا جارہا ہے۔ جسے ذرہ بھر بھی حالاتِ حاضرہ میں دلچسپی ہے وہ شاید مسلمانوں اور مساجد کے بارہ میں منفی تاثر ہی رکھتا ہو اور انہیں خوف وخدشہ کی نظر سے دیکھتا ہو۔ تقریباً ہر خبرنامہ میں قتل و غارت اور تشدد کی رپورٹیں آرہی ہوتی ہیں کہ حکومتیں مقامی باغیوں سے لڑ رہی ہیں اور خانہ جنگی کی شکل میں گھناؤنے ظلم ڈھائے جارہے ہیں جن کے ذریعہ ہزاروں معصوم لوگ نشانہ بن رہے ہیں اور قتل ہو رہے ہیں۔ یہ درندگی نہایت لرزہ انگیز اور انسانیت کے لئے شرم کا مقام ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ہم دیکھ رہے ہیں کہ چھوٹے موٹے اسلحہ کی بجائے نہایت خوفناک اور دہشتناک میزائل اور بھاری بم چلائے جارہے ہیں اور فضائی حملے معمول بن چکے ہیں۔ شہر اور قصبے ملیامیٹ ہو رہے ہیں۔ گلیوں میں خون کی ندیاں بہہ رہی ہیں۔ اَن گنت لوگ بے گھر ہو چکے ہیں اور اپنے عزیزوں کو کھو چکے ہیں۔ میڈیا ساری دنیا میں ان مظالم کے حوالہ سے مسلسل خبریں نشر کر رہا ہے۔ اس لئے یہ کوئی حیرانی والی بات نہیں ہے کہ بعض غیر مسلموں کے اندر خوف اور خدشات پیدا ہو چکے ہیں۔ بعض ملکوں میں تو یہ خدشات بڑھ رہے ہیں اور مسلمانوں سے نفرت اور تعصب میں اضافہ نظر آنا شروع ہو گیا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پس ان باتوں کی روشنی میں آپ کا ایک مسجد کی افتتاحی تقریب جو کہ خالصتاً اسلامی تقریب ہے میں شرکت کرنا آپ کی جرات کی اعلیٰ مثال ہے۔ یہ اس بات کی بھی علامت ہے کہ آپ کا شمار ان لوگوں میں نہیں ہوتا جو اس غلط فہمی کا شکار ہو گئے ہیں کہ اسلام انتہا پسندی یا شدت پسندی کا مذہب ہے۔ بلکہ آپ کو اس بات کی سمجھ بوجھ ہے کہ مسلمان ممالک میں امن کے فقدان اور فساد کا اسلامی تعلیمات سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ مسلمان ممالک میں امن کا فقدان اور فساد کسی بھی طرح اسلامی تعلیمات کے ساتھ منسلک نہیں۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ آپ کو اس بات کا احساس ہے کہ یہ فسادات دراصل مقامی حکومتوں اور باغی گروہوں کی ایک دوسرے پر غلبہ پانے کی احمقانہ روش اور ذاتی مفادات کو ہر چیز پر ترجیح دینے کے نتیجہ میں ہو رہے ہیں۔ اس کے برعکس آپ کو احمدی مسلمانوں سے مل کر پتہ چل گیا ہو گا کہ ہمارے عقائد اور اعمال تو مسلم دنیا میں ہونے والے ظلم اور ناانصافی سے کلیۃً منافی ہیں۔ دنیا کے کسی بھی قصبہ، شہر اور ملک میں رہنے والا ہر احمدی ہر قسم کی انتہا پسندی کی مذمت کرتا ہے اور چند مسلمان ملکوں میں ہونے والے فساد اور کشت وخون پر شدید غم اور دُکھ محسوس کرتا ہے۔ اسی طرح جب ہم خودکش اور دیگر سفاکانہ حملے دیکھتے ہیں جو کہ نہ صرف مسلمان ممالک بلکہ اب مغربی ممالک میں بڑھ رہے ہیں تو ہمیں شدید دکھ ہوتا ہے۔ ہم تہہ دل سے اس ظلم و بربریت کی مذمت کرتے ہیں اور اسے مکمل طور پر اسلامی تعلیمات کے برعکس سمجھتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ممکن ہے کہ آپ میں سے بعض جو یہاں موجود ہیں یا بعض مقامی لوگوں کو اس مسجد کے کھلنے پر تحفظات ہوں باوجود اس کے کہ احمدی مسلمان فطرتی طور پر امن پسند اور روادار ہیں۔ دنیا کے موجودہ حالات کو مدِ نظر رکھتے ہوئے ان کے یہ تحفظات کچھ حد تک جائز ہیں اس لئے میں ایک مرتبہ پھر کہتا ہوں کہ آپ کا اس تقریب میں شامل ہونا آپ کی بے انتہا بہادری اور وسعت قلبی کی علامت ہے۔ آپ کے اس نیک اور قابلِ تعریف عمل پر میں آپ کا شکرگزار ہوں۔ میرے شکر کے یہ جذبات محض رسمی یا دکھاوا نہیں ہیں بلکہ یہ جذبات خالص اور میرے مذہب اور عقیدہ کے عین مطابق ہیں۔ کیونکہ بانی اسلام رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص اپنے ساتھی کا شکرگزار نہیں ہوتا وہ خدا تعالیٰ بھی شکرگزار نہیں بن سکتا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پیغمبر اسلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ تعلیم دی ہے کہ دوسروں کا شکر گزار بننا وصلِ الٰہی کا ذریعہ ہے۔ لہٰذا یہ شکرگزاری دراصل ایک حقیقی مسلمان کے لئے نہایت اہم اصول ہے اور اسلام کی کامل اور پرامن تعلیمات کی خوبصورت مثال ہے۔ مزید یہ کہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نہیں فرمایا کہ مسلمانوں کو صرف مسلمانوں کا ہی شکر ادا کرنا چاہئے بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمان کو ہر ایک کا شکریہ ادا کرنا چاہئے خواہ اس کا تعلق کسی بھی مذہب یا عقیدہ سے ہو۔ پس جہاں میرے یہ شکر کے جذبات دل کی گہرائیوں سے ہیں وہیں یہ میرا مذہبی فریضہ بھی ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ان چند تعارفی کلمات کے ساتھ میں آپ کے سامنے مساجد اور ان کے مقاصد کے حوالہ سے بات کروں گا۔ اسلامی عبادتگاہ کے لئے عربی لفظ مسجد استعمال ہوتا ہے جس کے لفظی معانی ایک ایسی جگہ کے ہیں جہاں لوگ مکمل انکساری اور اطاعت کا مظاہرہ کرتے ہوئے خدا تعالیٰ کی عبادت کے لئے جمع ہوں۔ اگر کوئی شخص اس کسرِ نفسی کے ساتھ مسجد میں داخل ہو جبکہ وہ اپنے آپ کو ایک انتہائی معمولی خیال کر رہا ہو تو وہ کبھی نہیں چاہے گا کہ دوسروں کو نقصان پہنچائے یا کسی دشمنی یا فساد کی وجہ بنے۔ ایک مسلمان جو اپنی نمازیں انکساری کے ساتھ ادا کرتا ہو وہ ایک رحم دل، شفیق اور دوسروں کا خیال رکھنے والا ہو گا اور غیر اخلاقی و غیر قانونی سرگرمیوں اور ہر قسم کی بدی سے پرہیز کرنے والا ہو گا۔ اس لئے مساجد فتنہ وفساد کو پھیلانے کی بجائے لوگوں کو اپنے خالقِ حقیقی کی عبادت کے لئے عاجزی کے ساتھ اکٹھا کرنے کا ذریعہ ہوتی ہیں۔ چنانچہ قرآن کریم کی سورۃ المائدہ کی آیت میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اور ایک قوم کی (تمہارے ساتھ یہ) عداوت کہ انہوں نے تمہیں مسجد حرام سے روکا تھا تمہیں اس بات پر آمادہ نہ کردے کہ تم زیادتی کرو۔ اور تم نیکی اور تقویٰ (کے کاموں) میں باہم (ایک دوسرے کی) مدد کرو اور گناہ اور زیادتی (کی باتوں) میں (ایک دوسرے کی) مدد نہ کیا کرو۔ اور اللہ کا تقویٰ اختیار کرو۔ اللہ کی سزا یقیناً سخت (ہوتی) ہے۔

یہ آیت بتاتی ہے کہ ہمیشہ امن کے ساتھ رہنا ہر مسلمان کا فرض ہے۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے ان ابتدائی مسلمانوں کو، جن پر نہایت سفاکانہ ظلم ہوئے، بے انصافی کا مرتکب ہونے اور ظالم لوگوں کے خلاف ایک حد سے زیادہ تجاوز کرنے سے منع فرمایا ہے باوجود اس کے کہ اِن ظالموں نے مسلمانوں کو خانہ کعبہ جو کہ اسلام کی سب سے زیادہ مقدس جگہ ہے میں داخل ہونے سے روکا تھا۔ لہٰذا قرآن کریم نے مسلمانوں کے لئے ایک فقید المثال انصاف، رواداری اور برداشت کا معیار قائم کردیا جس کے مطابق ان کا فرض ہے کہ وہ ان لوگوں کے ساتھ بھی تقویٰ، رحم اور نیک نیتی سے کام لیں جنہوں نے مسلمانوں کی مذہبی آزادی سلب کرنے کی کوشش کی تھی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: قرآن کریم مسلمانوں کو حکم دیتا ہے کہ وہ کشیدہ ترین حالات میں بھی بدلہ یا انتقام کی بجائے شرافت اور ہر ممکن اعلیٰ اخلاقی اقدار کا مظاہرہ کریں۔ اس لئے یہ واضح ہو کہ حقیقی مساجد سے خائف ہونے کی کوئی ضرورت نہیں کیونکہ یہ کوئی نفرت یا انتقام لینے کی جگہ نہیں بلکہ یہ مساجد تو اللہ تعالیٰ کی عبادت کی غرض سے امن، ہم آہنگی اور اتحاد کی آماجگاہ کے طور پر تعمیر کی جاتی ہیں۔

قرآن کریم کی سورۃ النساء کی آیت میں اللہ تعالیٰ مزید فرماتا ہے کہ: اور تم اللہ کی عبادت کرو اور کسی چیز کو اس کا شریک نہ بناؤ اور والدین کے ساتھ (بہت) احسان (کرو) اور (نیز) رشتہ دار

ہمسایوں اور بے تعلق ہمسایوں اور پہلو (میں بیٹھنے) والے لوگوں اور مسافروں اور جن کے تم مالک ہو (ان کے ساتھ بھی)۔ اور جو متکبر اور اترانے والے ہوں انہیں اللہ ہرگز پسند نہیں کرتا۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو حکم دیا ہے کہ وہ تمام لوگوں کے ساتھ ہر موقع پر بہترین اخلاق اور اعلیٰ اقدار کا مظاہرہ کریں۔ یہ آیت مسلمانوں سے تقاضا کرتی ہے وہ رنگ و نسل اور ذات پات سے بالا ہو کر پیار محبت سے انسانیت کی خدمت کریں اور اس کا دائرہ کار قریبی عزیزوں جس میں ان کے والدین، رشتہ دار اور دوست احباب آتے ہیں سے شروع ہو کر غریب، ضرورت مند، یتامیٰ اور معاشرے کے دیگر محروم لوگوں تک جا پہنچے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا اسی طرح مسلمانوں کو اپنے ہمسایوں سے پیار کرنے، ان کی حفاظت کرنے اور ان کا احترام کرنے کی تعلیم دی گئی ہے اور اسلامی تعلیمات کے مطابق ہمسائیگی کا دائرہ کار بھی نہایت وسیع ہے۔ ہمسایوں میں صرف وہ لوگ شمار نہیں ہوتے جو آپ کے قریب رہتے ہوں بلکہ بہت سے لوگ یعنی آپ کے ساتھ کام کرنے والے اور آپ کے ساتھ سفر کرنے والے بھی ہمسائے ہی کہلاتے ہیں۔ پس اسلام میں محبت کا دائرہ لامتناہی ہے۔ اس لئے ایک حقیقی مسلمان کیونکر دوسروں نقصان پہنچانے یا معاشرہ میں بدامنی پھیلانے کی وجہ بن سکتا ہے؟ مزید یہ کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ مسلمان ہرگز تکبر اور غرور کا شکار نہ بنیں بلکہ ہمیشہ عاجزی اور انکساری اختیار کریں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا یہ اسلام کا طریق ہے اور یہ حقیقی مسلمان کا طریق ہے۔ جس کا مغز یہی ہے کہ اسلام ہر مسلمان سے تمام بنی نوع انسان کے لئے محبت اور ہمدردی کا مظاہرہ کرنے کا تقاضہ کرتا ہے۔ اسلام مسلمان پر فرض قرار دیتا ہے کہ وہ دوسروں کے ساتھ خوشیاں بانٹے اور دوسروں کی تکلیف اور دکھ کو اپنی تکلیف اور دکھ سمجھے۔ مختصر یہ کہ ایک حقیقی مسلمان ایسا شخص ہے جو رحمدل اور غم خوار ہے اور ایک حقیقی مسجد ایسی جگہ ہے جو تمام انسانیت کے لئے امن اور تحفظ کا گہوارہ ہے۔ پس ان نیک اور کامل تعلیمات کی روشنی میں کیسے ممکن ہے کہ ایک مسجد کو خطرہ یا خوف کی جگہ سمجھا جائے؟ یقیناً جب بھی اور جہاں بھی احمدی مسلمان مساجد تعمیر کرتے ہیں ان کے دو ہی مقاصد ہوتے ہیں۔ ایک تو اللہ تعالیٰ کے حقوق کی ادائیگی کی جائے اور دوسرا انسانیت کے حقوق کی ادائیگی کی جائے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا ہماری مساجد اس مقصد کو لے کر تعمیر کی جاتی ہیں کہ لوگوں کو متحد کیا جائے، ہمسایوں اور مقامی لوگوں کی خدمت کی جائے۔ ہماری مسجدیں وہ روشن مشعلیں ہیں جن سے امن، محبت اور انسانیت کی کرنیں پھوٹتی ہیں۔ جہاں کہیں بھی ہم نے مساجد تعمیر کی ہیں یا جماعتیں قائم کی ہیں وہاں ہم نے مقامی لوگوں کی تکالیف دور کرنے کی کوشش کی ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حقوق کی ادائیگی کو بنی نوع انسان کے حقوق کی ادائیگی کے ساتھ وابستہ کر رکھا ہے۔ ہمارا دین ہمیں تعلیم دیتا ہے کہ اگر ہم اپنے گردو پیش بسنے والوں کے ساتھ پیار، محبت ہمدردی کرنے میں ناکام ہوتے ہیں تو ہماری عبادتیں اور دعائیں بے معنی ہیں۔ چنانچہ اس تعلیم کی روشنی میں ہم معاشرہ کے کمزور اور غریب افراد کو بہترین مستقبل مہیا کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

مثال کے طور پر افریقہ اور دنیا کے بعض دوسرے حصوں میں جماعت احمدیہ مسلسل مقامی لوگوں کی خدمت کر رہی ہے اور مذہب، عقیدہ اور رنگ و نسل سے بالا ہو کر ان کی ضروریات پوری کر رہی ہے۔ ہم دنیا کے پسماندہ ترین علاقوں میں ہسپتال اور سکول تعمیر کر کے انہیں طبی سہولیات اور تعلیم مہیا کر رہے ہیں۔ ہم ان لوگوں کو صاف پینے کا پانی بھی مہیا کر رہے ہیں۔ یہاں مغربی ملکوں میں پانی کی اصل قدر کرنا بہت مشکل ہے کیونکہ ہمارے نلوں اور ٹوٹیوں سے مسلسل پانی بہتا رہتا ہے۔ جب آپ افریقہ کے دور دراز علاقوں میں جائیں اور اپنی آنکھوں سے دیکھیں کہ کس طرح پانی بھرنے کے لئے چھوٹے چھوٹے بچے سخت گرمی میں اپنے سروں پر برتن رکھے کئی کئی میل پیدل سفر کرتے ہیں تو تب آپ کو اندازا ہوتا ہے کہ پانی دراصل کس قدر بیش قیمت نعمت ہے۔ اور وہ پانی جس کے لئے یہ بچے اپنی جان جوکھوں میں ڈالتے ہیں شاذ ہی صاف ہوتا ہے بلکہ عموماً ایسا پانی آلودہ اور بیماریوں کا موجب ہوتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا پس ہم ان لوگوں کی مشکلات دور کرنے کے لئے وہاں پانی کے کنوئیں اور نلکے لگاتے ہیں جو ان کی دہلیز پر انہیں پینے کا صاف پانی مہیا کرتے ہیں۔ یہ محروم لوگ جب پہلی مرتبہ پینے کا صاف پانی دیکھتے ہیں تو ان کے چہروں پر آنے والی خوشی ناقابل بیان ہوتی ہے۔ یہ بچے اپنے سروں پر مٹی کے برتن رکھ کر گھنٹوں چلنے کی بجائے اُن سکولوں میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں جو ہماری جماعت تعمیر کرتی ہے۔ ہم انہیں ان کے غربت کے طوق سے نجات دلانے کی کوشش کر رہے ہیں اور انہیں اپنے پاؤں پر کھڑا کرنے کی کوشش کر رہے ہیں تا کہ یہ بچے بڑے ہو کر نہ صرف اپنے خاندانوں بلکہ اپنی قوم کی بھی خدمت کر سکیں۔ ہم احمدی مسلمان اپنے ہمسایوں اور حاجت مندوں کی خدمت کر کے راحت اور سرور حاصل کرتے ہیں کیونکہ اس طرح ہم اپنے مذہب کی تعلیمات پر عمل کرنے کے قابل بنتے ہیں۔ ہم ان محرومی کا شکار لوگوں کے کندھوں سے مایوسی کا بوجھ اتار کر اپنے آپ کو خوش قسمت سمجھتے ہیں۔ یہی حقیقی اسلام ہے جس میں مسلمان اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے کے علاوہ یکسوئی سے دوسروں کو فائدہ پہنچانے کی بھی کوشش کرتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا اس محدود وقت میں مَیں آپ لوگوں کو مختصراً اسلام کی حقیقی تعلیمات سے متعارف کروا سکا ہوں لیکن مجھے یقین ہے کہ میرے ان الفاظ کو سن کر آپ کی ڈھارس بندھی ہوگی۔ اگر کسی کے ذہن میں پہلے کوئی تحفظات تھے تو مجھے یقین ہے کہ وہ اب دور ہو چکے ہوں گے۔ مجھے کامل یقین ہے کہ انشاءاللہ آپ لوگ خود دیکھیں گے کہ یہ مسجد صرف احمدیوں کی عبادتگاہ نہیں بلکہ تمام بنی نوع انسان کے لئے امن کا مرکز ہے۔ آپ خود اس بات کا مشاہدہ کریں گے کہ اس علاقہ میں رہنے والے احمدی مسلمان پہلے سے زیادہ اپنے ہمسایوں اور معاشرہ کی خدمت کرنے کی کوشش کرنے والے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: میری دعا ہے کہ ہمارے ہمسائے اور معاشرے کے تمام افراد خود مشاہدہ کریں گے کہ یہاں کے مقامی احمدی دوسروں کو فائدہ پہنچانے، ان کا خیال رکھنے اور ان کی خدمت کرنے کے اعلیٰ معیار قائم کرنے والے ہوں گے۔ اور میری دعا ہے کہ ہم کبھی کسی کو تکلیف یا دکھ دینے والے نہ ہوں۔ مجھے یقین ہے کہ یہاں کے مقامی احمدی اس پر عمل کریں گے اور بے غرض ہو کر کشادہ دلوں کے ساتھ انسانیت کی خدمت کرنے والے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ انہیں ایسا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ ان الفاظ کے ساتھ میں ایک مرتبہ پھر آپ سب کا آج اس پروگرام میں شامل ہونے پر شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب پر فضل فرمائے۔ آپ سب کا بہت بہت شکریہ۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطاب ایک بج کر پانچ منٹ تک جاری رہا۔ جونہی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطاب ختم ہوا۔ مہمانوں نے کھڑے ہو کر اپنے دلی جذبات کا اظہار کرتے ہوئے کافی دیر تک تالیاں بجائیں۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔

اس کے بعد مہمانوں نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی معیت میں کھانا کھایا۔

بعد ازاں اس تقریب میں شامل ہونے والے مہمانوں نے باری باری حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی، ہر

ایک نے شرف مصافحہ حاصل کیا اور حضور انور کے ساتھ تصویر بنوائی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت مہمانوں سے گفتگو فرمائی۔

مہمانوں سے ملاقاتوں کے پروگرام کے بعد یہ تقریب دو بجکر پانچ منٹ پر ختم ہوئی۔

پریس کانفرنس

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز میٹنگ روم میں تشریف لے آئے جہاں پریس کانفرنس کا انعقاد ہوا۔ درج ذیل الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا کے نمائندے اور جرنلسٹس موجود تھے۔

1. The Vermillion Standard
2. Lloyd Minister Goat Radio
106.13. Lloyd Minister News Cape Tv News
4. Lloyd Minister Meridian Booster

لائیڈ منسٹر میں جماعت کی تاریخ میں یہ پہلی پریس کانفرنس تھی۔ جرنلسٹس نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں درج ذیل سوالات کئے۔

☆ ایک جرنلسٹ نے سوال کیا کہ آپ کے لائیڈ منسٹر کے سفر کی وجہ کیا بنی کیونکہ لائیڈ منسٹر Prairie میں ایک چھوٹا سا قصبہ ہے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ہماری جماعت کی یہاں یہ پہلی مسجد ہے۔ اس عمارت کی تعمیر بطور مسجد تو نہیں ہوئی تھی لیکن ایک عمارت کو تبدیل کر کے اسے مسجد کی شکل دی گئی ہے۔ اب ہمارے پاس کم از کم باجماعت نماز کے لئے جگہ موجود ہے۔ مساجد ہمارے لئے بہت اہمیت کی حامل ہیں۔ نہ صرف عبادت کے لئے بلکہ مل بیٹھنے کے لئے بھی۔ چونکہ میں کینیڈا کا دورہ کر رہا ہوں تو میں نے مناسب سمجھا کہ کیلگری جاتے ہوئے لائیڈ منسٹر میں بھی کچھ دیر قیام کروں۔

☆ ایک دوسرے جرنلسٹ نے سوال کیا کہ آپ لائیڈ منسٹر کے لوگوں کو کیا پیغام دینا چاہیں گے جو کہ اسلام کے بارہ میں کچھ تحفظات بھی رکھتے ہیں؟ یہ ایک چھوٹا سا قصبہ ہے اور یہاں کے لوگ اسلام سے متعارف بھی نہیں ہیں۔ اور احمدیت سے بالکل ناواقف ہیں۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آپ نے میرا خطاب تو سن لیا ہے جس میں یہ ساری باتیں بیان کی جا چکی ہیں۔ لوگوں کو مسلمانوں اور خاص طور پر احمدی مسلمانوں سے ڈرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ ہم احمدی مسلمان اسلام کی سچی تعلیمات پر ایمان رکھتے ہیں۔ اگر میں اسلام کی تعلیمات کو اختصار کے ساتھ دو جملوں میں بیان کروں تو وہ یہ ہے کہ اپنے خالق حقیقی سے محبت کرو اور اس کے حقوق ادا کرو۔ نیز اس کی مخلوق سے محبت کرو اور اس کے حقوق ادا کرو۔ اس تعریف کے بعد میرے خیال میں لائیڈ منسٹر کے کسی شخص کے ذہن میں خوف نہیں ہونا چاہئے۔

☆ ایک جرنلسٹ نے سوال کیا کہ آپ کے جماعت احمدیہ کی صوبہ سسکاچیوان اور کینیڈا میں ترقی کے بارہ میں کیا تاثرات ہیں؟

اس پر حضور انور نے فرمایا: کینیڈا میں مختلف تہذیبوں، ثقافتوں اور رنگ و نسل سے تعلق رکھنے والے لوگ رہتے ہیں۔ جو احمدی یہاں آرہے ہیں زیادہ تر تو پاکستان سے ہیں اور کچھ شام اور افریقہ کے ممالک سے ہیں۔ اور ہماری جماعت اس وقت مہاجرین اور پناہ گزینوں کی آمد سے بڑھ رہی ہے۔ میں امید رکھتا ہوں کہ جو پیغام ہم لوگوں کو پیش کر رہے ہیں اسے یہاں کے مقامی باشندے بھی قبول کریں گے۔ کیونکہ جب آپ لوگوں کو کوئی اچھی چیز دیتے ہیں یا اچھا پیغام دیتے ہیں تو لوگ اسے قبول بھی کرتے ہیں۔

☆ ایک اور جرنلسٹ نے سوال کیا کہ جیسا کہ آپ نے ذکر کیا کہ آپ کینیڈا کا دورہ کر رہے ہیں۔ تو اس دوران آپ کو بہت سے سیاسی لیڈروں سے بھی ملنے کا موقع ملا ہوگا۔ ان لوگوں کے کیا تاثرات ہیں؟ اور اسلام اور مسلمانوں کے یہاں مقبول ہونے کے حوالہ سے آپ کا اپنا کیا تاثر ہے؟ کیا یہاں کے لوگوں کا اسلام کے بارہ میں خوف کم ہوگا؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: میں تو صرف آپ کے سیاسی لیڈروں سے ملا ہوں۔ وہ تو مذہب کے معاملہ میں لاتعلقی کا اظہار کرتے ہیں۔ ان میں سے اکثر جماعت سے واقف ہیں۔ ابھی تک جتنے لیڈرز سے ملا ہوں انہوں نے بڑی خوشی کا اظہار کیا اور ان کو علم ہے کہ انہیں جماعت احمدیہ سے کوئی خطرہ نہیں۔ ہماری جماعت ہر طرح سے کینیڈین معاشرے کا حصہ ہے۔ اور ہم جس ملک میں سکونت اختیار کرتے ہیں تو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث کہ وطن سے محبت ایمان کا حصہ ہے پر عمل کرتے ہیں۔ تو اگر ہم اس تعلیم سے لوگوں کو آگاہ کریں تو میرا نہیں خیال کہ ان کو اسلام کے بارہ میں کوئی شکوک و شبہات ہوں گے۔

☆ ایک جرنلسٹ نے سوال کیا کہ آپ کا وقت یہاں کیسا گزرا؟ کیا آپ کو یہاں آکر خوشی ہوئی اور کیا آپ اپنی جماعت سے مطمئن ہیں؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: میں جب بھی کہیں جاتا ہوں اور دیکھتا ہوں کہ افراد جماعت ترقی کر رہے ہیں اور جماعت ترقی کر رہی ہے اور لوگ اسلام کی صحیح تعلیمات پر عمل کر رہے ہیں تو مجھے خوشی ہوتی ہے۔ جب میں دیکھتا ہوں کہ اب ہماری یہاں مسجد بھی ہے اور موقع بھی کہ اسلام کی سچی اور صحیح تعلیمات لوگوں تک پہنچائی جائیں تو مجھے یہ دیکھ کر خوشی ہوتی ہے اور میری دعا ہے کہ یہ لوگ پہلے سے بڑھ کر ترقی کرتے چلے جائیں۔

☆ ایک جرنلسٹ نے عرض کیا کہ کیا آپ اپنے احباب جماعت کو لائیڈ منسٹر آنے کی حوصلہ افزائی کریں گے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اگر یہاں پر ملازمتیں ہیں تو پھر میں ضرور یہاں آنے کے لئے کہوں گا۔ ہم نے سالوں پہلے اپنے احباب جماعت کو ساسکاچوان آنے کی طرف توجہ دلائی تھی۔ اسی وجہ سے یہاں اب جماعت قائم ہے ورنہ یہاں جماعت نہ ہونے کے برابر تھی۔ سسکاٹون میں اب جماعت ایک ہزار سے اوپر ہے اور ریجائنا میں تین سو سے کچھ زائد ہیں اور اسی طرح لائیڈ منسٹر اور بعض چھوٹے قصبوں میں جماعتیں قائم ہیں۔ تو اگر لوگوں کے پاس ملازمتوں کے مواقع ہوں گے تو وہ ضرور آئیں گے۔ اور ہمیں تو اس بات کی ضرورت ہے کہ ہر جگہ احمدی ہوں تا کہ وہاں کے باشندے اسلام پر صحیح طریق پر عمل ہوتا دیکھ سکیں۔

☆ ایک جرنلسٹ نے سوال کیا کہ آپ آئندہ سال یا آئندہ پانچ سالوں میں لائیڈ منسٹر اور مغربی کینیڈا میں اپنی جماعت کا کیا مستقبل دیکھتے ہیں؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جیسا کہ میں کہہ چکا ہوں کہ اگر ہم حقیقی مسلمان ہیں اور اسلام کی حقیقی تعلیم پر عمل کرتے ہیں تو ہماری جماعت میں نہ صرف مہاجرین کے ذریعہ اضافہ ہوگا بلکہ یہاں کے مقامی لوگ بھی اس پیغام کو قبول کرنے والے ہوں گے۔ ہمارا کام تبلیغ کرنا ہے اور اسلام کی صحیح تعلیمات کو لوگوں تک پہنچانا ہے اور جب لوگوں کو یہ اچھا پیغام ملتا ہے تو ان میں سے بعض قبول بھی کر لیتے ہیں۔ جو مذہب کی طرف رجحان رکھتے ہیں وہ ان سچی تعلیمات قبول کر لیتے ہیں۔ میں امید کرتا ہوں کہ اگر پانچ دس سال نہیں مگر آخر کار کینیڈین لوگوں کی ایک بڑی تعداد اسلام کا سچا پیغام قبول کر لے گی جو کہ محبت، امن اور آشتی کا پیغام ہے۔ کیا آپ کو یہ پیغام پسند نہیں؟

اس پر جرنلسٹ نے عرض کیا کہ مجھے بھی یہ پیغام پسند ہے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسکراتے ہوئے فرمایا کہ اگر آپ کو یہ پیغام پسند ہے تو پھر آپ قبول کیوں نہیں کر لیتے؟

☆ ایک جرنلسٹ نے عرض کیا کہ کیا آپ لائیڈ منسٹر کے رہنے

والوں سے کچھ کہنا چاہیں گے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: لائیڈ منسٹر ایک چھوٹا قصبہ ہے۔ مجھے معلوم ہوا ہے کہ یہاں کی آبادی تیس ہزار ہے اور اکثر لوگ ایک دوسرے سے واقف ہیں یا وہ جانتے ہیں کہ ان کے پڑوس میں کیا ہو رہا ہے۔ مجھے یہ بھی بتایا گیا ہے کہ جس شخص نے یہ قصبہ آباد کیا تھا اس نے کہا تھا کہ سوائے سفید فام لوگوں کے اور کسی قوم کے لوگ یہاں نہیں آئیں گے۔ مگر اب یہاں مختلف تہذیبوں اور ثقافتوں سے تعلق رکھنے والے لوگ بھی آباد ہیں۔ تو ہم سب کو مل کر پُرامن طریق سے رہنا چاہئے اور ایک دوسرے کی عزت کرنی چاہئے تا کہ یہ قصبہ ایک مثالی جگہ بن جائے جس کی پیروی کرتے ہوئے باقی لوگ بھی امن و امان سے رہ سکیں۔ ایک بڑے شہر کا ماحول تبدیل کرنا مشکل ہوتا ہے لیکن ایک چھوٹے علاقہ میں یہ ممکن ہے۔ مگر اس کا دارومدار یہاں کے لوگوں پر ہے۔ اور یہ چھوٹے علاقہ کے باسیوں کی صفت ہوتی ہے کہ وہ ایک دوسرے سے زیادہ محبت کرتے ہیں اور ایک دوسرے کا خیال رکھتے ہیں۔ اگر میں کبھی بھی کینیڈا میں منتقل ہوا تو کسی چھوٹے علاقہ میں رہنا پسند کروں گا۔

اس پر جرنلسٹ نے عرض کیا کہ کیا آپ لائیڈ منسٹر میں رہنا پسند کریں گے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اگر آپ قبول کرلیں تو لائیڈ منسٹر میں بھی قیام کرسکتا ہوں۔

یہ پریس کانفرنس دو بج کر بیس منٹ پر ختم ہوئی۔ اس کے بعد پروگرام کے مطابق لائیڈ منسٹر اور ایڈمنٹن کی مجالس عاملہ، جماعتی عہدیداران اور ڈیوٹی دینے والے کارکنان نے درج ذیل دس گروپس کی صورت میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصاویر بنوانے کی سعادت پائی۔

1۔ نیشنل مجلس عاملہ لائیڈ منسٹر
2۔ مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ لائیڈ منسٹر
3۔ مجلس عاملہ انصار اللہ لائیڈ منسٹر
4۔ مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ ایڈمنٹن ایسٹ
5۔ مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ ایڈمنٹن ویسٹ
6۔ قافلہ ڈرائیورز Prairie سیکشن
7۔ حفاظت خاص ٹیم Prairie سیکشن
8۔ مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ Prairie ریجن
9۔ نیشنل پبلک ریلیشن ٹیم
10۔ بیت الامان مسجد کی تعمیر میں کام کرنے والے رضا کار

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد بیت الامان تشریف لا کر نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد احباب جماعت مسجد کے بیرونی احاطہ میں جمع ہوگئے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے یہاں روانگی سے قبل اجتماعی دعا کروائی۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز از راہ شفقت کچھ دیر کے لئے مرزا اختر صاحب کے گھر تشریف لے گئے۔ موصوف نے لائیڈ منسٹر کے دورہ کے دوران اپنا گھر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی رہائش کے لئے پیش کیا تھا۔ لیکن اس کے استعمال کی ضرورت پیش نہیں آئی تھی۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز واپس اپنی قیام گاہ ہوٹل Meridian Inn تشریف لے آئے۔

آج پروگرام کے مطابق لائیڈ منسٹر Lloyd Minister سے واپس سسکاٹون کے لئے روانگی تھی۔ پروگرام کے مطابق تین بجکر پچپن منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی قیامگاہ سے باہر تشریف لے آئے۔ حضور انور نے دعا کروائی اور قافلہ کی سسکاٹون کے لئے روانگی ہوئی۔ مقامی پولیس نے لائیڈ منسٹر شہر کی حدود سے باہر تک قافلہ کو Escort کیا۔ اس کے بعد موٹروے پر سفر شروع کیا۔ لائیڈ منسٹر سے سسکاٹون کا فاصلہ 295 کلومیٹر ہے۔ قریباً سوا تین گھنٹے کے سفر کے بعد جب قافلہ سسکاٹون شہر کی حدود میں داخل ہوا تو سسکاٹون شہر کی مقامی پولیس نے قافلہ کو Escort کیا۔

سوا سات بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہوٹل Marriott تشریف آوری ہوئی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنے اپارٹمنٹ تشریف لے گئے۔

بعد ازاں آٹھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے Prairie Land سنٹر میں تشریف لا کر نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز واپس اپنی قیام گاہ پر تشریف لے گئے۔

مہمانوں کے تاثرات

مسجد بیت الامان کی افتتاحی تقریب میں شامل ہونے والے مہمانوں پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطاب کا گہرا اثر ہوا۔ بہت سارے مہمان تاثرات اور جذبات کا اظہار کئے بغیر نہ رہ سکے۔

ان میں سے چند مہمانوں کے تاثرات ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔

☆ تقریب میں شامل مہمان جان گورملی (John Gormley) صاحب جو ریڈیو پر ایک پروگرام کے میزبان ہیں اور انہوں نے تقریب کے آغاز میں ایڈریس بھی کیا۔ انہوں نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: میرے خیال میں خلیفۃ المسیح نے مسجد کے کردار کے حوالہ سے بہت سے اہم نکات پیش کئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ مسجد صرف عبادات ہی کے لئے نہیں بلکہ کمیونٹی کے جمع ہونے کی بھی جگہ ہے۔ اور جماعت احمدیہ اس حوالہ سے بہت کام کر رہی ہے۔ جب بھی کوئی دہشت گردی کا واقعہ ہوتا ہے تو جماعت احمدیہ ہی سب سے پہلے آپس کے تعلقات بڑھانے اور مختلف مذاہب کو اکٹھا کرنے کی کوشش کرتی ہے۔

موصوف نے کہا: مجھے خلیفۃ المسیح کا انٹرویو لینے کا بھی موقع ملا۔ میں خلیفۃ المسیح کے علم اور بصیرت سے بہت متاثر ہوا ہوں۔ خلیفۃ المسیح نہ صرف بڑے شہروں کے مسائل سے واقف ہیں بلکہ چھوٹے چھوٹے قصبوں کے مسائل سے بھی بخوبی آگاہ ہیں۔

موصوف نے کہا: میں خلیفۃ المسیح کی قیامِ امن اور یکجہتی کے لئے کی جانے والی کوششوں سے بہت متاثر ہوا ہوں۔ ان کا کہنا ہے کہ وطن سے محبت ایمان کا حصہ ہے۔ جماعت احمدیہ کے لوگ پوری طرح معاشرے کا حصہ ہیں اور جہاں کہیں بھی آباد ہیں وہاں بھرپور طور پر لوگوں میں گھل مل گئے ہیں۔ جہاں بھی جماعت کے لوگ ہیں وہ وہاں کی کمیونٹی کو مضبوط کرنے کی کوشش میں لگے ہوتے ہیں۔

☆ ڈاکٹر مائیکل ڈائیچک Dr.Michael Diachuk صاحب لائیڈ منسٹر کی ایجوکیشنل کمیونٹی کے لئے کام کرتے ہیں۔ انہوں نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ خلیفۃ المسیح کو دیکھنے کا یہ میرا پہلا موقع تھا۔ اس سے قبل میں نے CBC پر ان کا انٹرویو دیکھا تھا۔ مجھے یہاں آکر بے انتہا خوشی ہوئی ہے۔ خلیفۃ المسیح نے جو پیغام دیا ہے اس میں رحم، نرمی اور عاجزی ہی نظر آئی ہے۔ انہوں نے ہمیں دعوت دی کہ ہم جماعت احمدیہ کو قریب سے دیکھیں اور جانیں کہ وہ کس طرح معاشرہ کا حصہ ہیں۔ میں نے خود بھی کئی احمدی احباب کے ساتھ مل کر کام کیا ہے اور آج مجھے وہی جھلک یہاں نظر آئی ہے۔ اگر آپ مغربی کینیڈا کی کمیونٹی کو دیکھیں تو جو کام جماعت احمدیہ کر رہی ہے یہ نہایت اہم کام ہے۔ اور مغربی کینیڈا کے بارہ میں اکثر لوگوں کا تاثر یہ ہے کہ ہم زیادہ تنگ نظر ہیں۔ لیکن یہاں پر اچھے لوگ بھی ہیں۔ خلیفۃ المسیح کا یہاں موجود ہونا بھی ظاہر کرتا ہے کہ ساری دنیا ایک ہی کمیونٹی ہے۔

موصوف نے کہا: میرے خیال میں یہاں آج تک کوئی اس بلند

پائے کا مذہبی رہنما نہیں آیا اور ہمارے شہر کو اس بات کی قدر کرنے کی ضرورت ہے کہ خلیفہ جن چیزوں کی طرف توجہ دلا رہے ہیں ہم ان پر عمل کریں اور ہر طرح سے لوگوں کو یہاں خوش آمدید کہیں۔

☆ اس تقریب میں شامل ایک مہمان ڈیرل رائٹ Darrel Wright صاحب نے حضور انور کے خطاب کے حوالہ سے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: میرے خیال میں ہماری کمیونٹی میں ایسی آواز کا ہونا ضروری ہے۔ اور یہ لائیڈ منسٹر کا اعزاز ہے کہ اسے اتنی عظیم شخصیت کی میزبانی کرنے کا موقع مل رہا ہے۔ میرے لئے اور یہاں پر موجود دوسروں کے لئے اسلامی تعلیمات کے متعلق جاننے کا یہ بہترین موقع تھا۔ مغربی ممالک میں اور مغربی کینیڈا میں اسلام کے بارہ میں بعض منفی تصورات پائے جاتے ہیں اور خلیفۃ المسیح نے اسی موضوع پر روشنی ڈالی ہے۔ خلیفۃ المسیح کا پیغام تمام کینیڈین لوگوں کے لئے ہے کہ مذہب کے بارہ میں انسان کو روشن خیال ہونا چاہئے اور ان کو سمجھنا چاہئے کہ لوگوں میں مختلف مزاج ہوتے ہیں اور مذہبی تنظیموں کا اپنا مفاد بھی ہوسکتا ہے اور مذہب اور مفاد دونوں بعض دفعہ مل جاتے ہیں اس لئے ضروری ہے کہ لوگ اس بارہ میں جانیں۔

☆ اس تقریب میں شامل ایک مہمان شیرل کراس Cheryl Cross صاحب نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: مسلمان کمیونٹی کے لئے یہ ایک عظیم دن ہے۔ انہوں نے بہت محنت سے تمام انتظامات کئے اور یہ پروگرام یہاں منعقد کیا۔ خلیفۃ المسیح کا بیان نہایت سادہ اور واضح الفاظ میں تھا جس کی وجہ سے ان کا پیغام بآسانی سمجھ میں آ جانے والا تھا۔

☆ ایک مہمان رچرڈ براؤن Richard Brown صاحب نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: یہ لائیڈ منسٹر کے لئے بڑے اعزاز کی بات ہے کہ خلیفۃ المسیح یہاں تشریف لائے۔ جو لوگ یہاں موجود تھے ان کو خلیفۃ المسیح کی موجودگی کی اہمیت کا اندازہ ہوگیا تھا۔ لیکن جو لوگ یہاں نہیں آسکے ان کو شاید ابھی اندازہ نہیں ہوا کہ یہاں کتنا بڑا پروگرام منعقد ہوا۔ شاید کچھ دن بعد انہیں اندازہ ہو۔ میرے خیال میں اسلام کے متعلق جاننے کے لئے یہ ایک زبردست موقعہ تھا۔ اور لائیڈ منسٹر کے لئے اعزاز کی بات ہے کہ انہیں خلیفۃ المسیح کی میزبانی کرنے کا موقع ملا۔

☆ ایک اور مہمان انتھونی ہنڈرسن Anthony Henderson صاحب نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: خلیفۃ المسیح نے اس بات پر بہت زور ڈالا اور توجہ دلائی کہ مسلمان امن کا پرچار کرتے ہیں اور مساجد بھی یہی پیغام دیتی ہیں۔ مسجدیں سب کے لئے عبادت کا مرکز ہیں اور سب کے لئے کھلی ہیں۔ موجودہ حالات کو مدِنظر رکھتے ہوئے ہمیں خلیفۃ المسیح کا یہ خطاب بار بار سننے کی ضرورت ہے تاکہ لوگ اسے سمجھ سکیں۔ میں نے قرآن کا مطالعہ بھی کیا ہے اور میں جانتا ہوں کہ عام طور پر مسلمان انتہا پسند نہیں ہیں۔

☆ سابق منسٹر برائے امیگریشن اینڈ ڈیفنس جیسن کینی Jason Kenny صاحب نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: لائیڈ منسٹر میں جماعت احمدیہ ایک چھوٹی جماعت ہے لیکن بہت بڑھ چڑھ کر کام کرتی ہے اور اسلام کا روشن چہرہ دنیا کے سامنے پیش کررہی ہے۔ اس وقت جو دنیا کے حالات ہیں اور انتہا پسندی کے بارہ میں غلط تصورات ہیں کہ اسلام انتہا پسندی کی اجازت دیتا ہے ایسی صورت حال میں جماعت احمدیہ ایک اکسیر کی سی حیثیت رکھتی ہے۔ یہ وہ اسلام ہے جو کینیڈا کی تہذیب کے عین مطابق ہے اور امن کا ضامن ہے۔ اور میرے خیال میں مسجد کا افتتاح اور خلیفۃ المسیح کا دورہ اس پورے علاقہ کے لئے علم میں اضافہ کا باعث ہوگا اور لوگوں کے سامنے اسلام کا خوبصورت چہرہ پیش کرے گا۔

موصوف نے کہا: خلیفۃ المسیح کے خطاب سے بھی ظاہر تھا کہ جماعت کا اس ملک کی اقدار سے کسی قسم کا کوئی تضاد نہیں ہے بلکہ جماعت ہر موڑ پر ہمارے ملک کی مدد کرتی ہے۔ احمدی محبّ وطن ہیں اور معاشرہ میں مثبت اثرات ڈالتے ہیں۔

موصوف نے کہا: آج کے خطاب میں خلیفۃ المسیح نے ان تمام منفی تصورات کا جواب دیا جو لوگوں کے دلوں میں اسلام اور مسجد کے بارہ میں آسکتے ہیں۔ مسجد کا افتتاح ایک نہایت مثبت قدم ہے اور ہماری مذہبی آزادی کی اقدار عین اس کے مطابق ہیں۔

موصوف نے کہا: میں خلیفۃ المسیح کو بڑی اچھی طرح جانتا ہوں اور متعدد دفعہ لندن میں ان سے ملاقات کرچکا ہوں۔ آج کا دن لائیڈ منسٹر کے لئے عظیم دن ہے۔ جماعت بڑے شہروں میں تو پھیل رہی ہے اور وہاں کام کررہی ہے لیکن جو افراد اور گھرانے یہاں آباد ہیں وہ بھی اس معاشرے میں اچھائی پھیلا رہے ہیں۔

☆ ایک مہمان اینا گسٹاک Anna Gustack صاحب نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: میں نے سنا تھا کہ اسلام امن پسند مذہب ہے لیکن جو کچھ خبروں میں نظر آتا ہے اور جو کچھ دنیا میں ہو رہا ہے وہ تو بالکل اس کے برعکس ہے۔ مگر آج خلیفۃ المسیح کا خطاب سن کر مجھے بہت حوصلہ ہوا ہے۔ مجھے خلیفہ کی شخصیت میں امن ہی امن نظر آیا۔ انہوں نے بڑی وضاحت سے اپنے اور جماعت کے عقائد بیان کئے۔ اس بات کی ضرورت ہے کہ ہم اس پیغام کو فروغ دیں اور دنیا کو بتائیں کہ مسلمان کس طرح معاشرے اور دنیا کو بہتر بنا رہے ہیں۔

موصوفہ نے کہا: مجھے بے حد خوشی ہے کہ میں آج کے پروگرام میں شامل ہوئی۔ اور مجھے خلیفہ کی یہ بات بھی بہت اچھی لگی جو لوگ آج یہاں پروگرام میں شامل ہو رہے ہیں وہ نہایت دلیر اور نڈر ہیں۔ یہ میرے لئے بہت اعزاز کی بات ہے۔

☆ سسکاچوان کی Legislative Assembly کے ممبر کولین ینگ Colleen Young نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: میں خلیفۃ المسیح کے خطاب سے بہت متاثر ہوا ہوں۔ خلیفۃ المسیح دنیا کو اور اس کے مسائل کو بخوبی سمجھتے ہیں اور لوگوں کی اچھائی کو دیکھتے ہیں کہ اگر ہم مل کر کام کریں گے تو سب کے لئے ایک بہتر دنیا بنا سکتے ہیں۔ میرے بہت سے دوست ہیں جن کا تعلق جماعت احمدیہ سے ہے اور انہوں نے یہاں کی کمیونٹی میں بہت سے اچھے کام کئے ہیں اور بہت سے کام رضا کارانہ طور پر انجام دئے ہیں۔

موصوف نے کہا: خلیفۃ المسیح ایک نہایت عاجز اور نرم دل انسان ہیں۔ میرے خیال میں خلیفۃ المسیح کے اس دورہ کا یہاں بہت اثر ہوگا۔ خلیفۃ المسیح کا یہاں اس چھوٹے سے علاقہ میں آنا اور نئی مسجد کا افتتاح کرنا اور جماعت احمدیہ کے 50 سال ہونے پر ہمارے ساتھ شامل ہونا ہماری خوش نصیبی ہے۔

☆ ایک مہمان رفات سعید Raffath Sayeed صاحب نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: خلیفۃ المسیح کو دیکھ کر مجھے خوشی ہوئی خاص طور پر کہ وہ چھوٹی جگہ تشریف لائے ہیں۔ اس کی وجہ سے ہمیں توجہ بھی ملی ہے اور ہمارے شہر میں نور بھی آیا ہے کمیونٹی میں بھی اور ایمان میں بھی۔ حضور سے اچھائی نکلتی محسوس ہو رہی تھی۔ روحانیت اور مذہبی ہونے میں بہت بڑا فرق ہے۔ کبھی دونوں آپس میں نہیں ملتے لیکن حضور میں روحانیت اور مذہب دونوں یکساں نظر آئے۔

☆ لائیڈ منسٹر کے نئے منتخب شدہ میئر جیرلڈ آلبرز Gerald Aalbers نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: میرے لئے بڑے فخر کی بات ہے کہ میں لائیڈ منسٹر کی نمائندگی کررہا ہوں۔ خلیفۃ المسیح سے ملنا میرے لئے بڑے اعزاز کی بات ہے۔ خلیفۃ المسیح کا خطاب امن اور امید کا تھا۔ اس خطاب نے سب کو یکجا کردیا۔ میرے خیال میں معاشرے میں مذہب ایک اہم کردار ادا کرتا ہے۔ اس لئے خلیفۃ المسیح کا خطاب خاص اہمیت کا حامل ہے۔

(باقی صفحہ 33)

نیشنل مسجد فنڈ کے سلسلہ میں
ایک ایمان افروز واقعہ

ایک دوست لکھتے ہیں کہ پیارے حضور کی دعاؤں سے اور خدا کے فضل اور جماعت کی برکتوں سے میں سری لنکا سے تقریباً چار سال کے بعد کینیڈا پہنچا۔تو شروع میں میرے کوئی اتنے خاص حالات نہیں تھے کہ میں کسی قابل ہوسکوں کہ میری بیوی بھی بہت بیمار رہتی تھی بس میں چھوٹی سی نوکری کرتا تھا اسی میں خدا نے برکت ڈالی اور میں نے کچھ پیسے جمع کر لئے اور جو میری جماعت نے قرضہ حسنہ دیا تھا وہ میں نے تقریباً 3 ماہ میں اتار دیا اس کے بعد کچھ پیسے جمع کئے کہ میری نوکری چلی گئی اور میں فارغ ہوکر پریشان رہنے لگا۔انہی دنوں میں حضور کی تحریک کا میسج ملا کہ Brampton کی مسجد مبارک بنائی جارہی ہے اس میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں جو میں نے پیسے جمع کئے تھے وہ میں نے مسجد مبارک کے لئے دے دیئے۔ میرا بیٹا بولا کہ ابو یہ تو آپ نے گاڑی کے لئے جمع کئے تھے تو میں نے کہا پہلے اللہ کا گھر پھر گاڑی بھی آجائے گی۔اس کے بعد خدا نے مجھ پر اتنے فضل کئے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اچھی Permanent Job بھی دے دی اور کچھ ہی عرصہ بعد خدا نے نیا ماڈل اور نئی گاڑی سے بھی نواز دیا۔میں نے اپنے بچوں سے کہا کہ دیکھو خدا کی راہ میں دیا ہوا کبھی رائیگاں نہیں جاتا۔ کہ تم پرانی گاڑی کا $4,000 کا سوچ رہے تھے کہ خدا نے مجھے اچھی جاب بھی دی اور $40,000 کی گاڑی سے نواز دیا۔ یہ خدا کے فضل نہیں تو کیا ہے ! ہمیں خدا کی راہ میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینا چاہئے۔جس جس چیز سے خدا نے مجھے نوازا ہے میں اس کا جتنا شکر ادا کروں اتنا ہی کم ہے۔میری بیوی جو اتنی بیمار رہتی تھی کہ گھر کا کام تک نہیں کرسکتی تھی اب وہ جاب بھی کرتی ہے۔

آپ سے درخواست ہے دعا کریں کہ خدا ہمیں اور ہمارے بچوں کو دین اور خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

جزاک اللہ۔

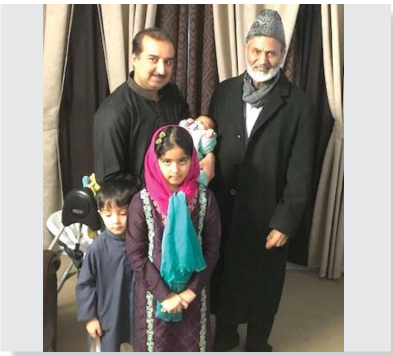

تعمیرِ مساجد کے لئے مالی قربانیاں پیش کرنے والوں کی چند جھلکیاں

رپورٹ مساعی جامعہ احمدیہ کینیڈا

(ماہ اکتوبر تا دسمبر 2017)

مرتبہ: ہاشم عثمان (متعلم درجہ ثالثہ) اور فضل اللہ منیب (متعلم درجہ ثانیہ)

شعبہ علمی مقابلہ جات

انگریزی مضمون نویسی

مؤرخہ 13 اکتوبر 2017ء کو بعد نماز عشاء جامعہ احمدیہ کی عمارت میں مقابلہ انگریزی مضمون نویسی منعقد ہوا۔ اس مقابلہ میں پوزیشن حاصل کرنے والے طلباء کے اسماء درج ذیل ہیں:

پوزیشن	نام	گروپ
اول	عمر فاروق، متعلم درجہ رابعہ	شجاعت
دوم	رضی اللہ، متعلم درجہ ثانیہ	امانت
سوم	مشہود احمد، متعلم درجہ ثانیہ	رفاقت

عربی مضمون نویسی

مؤرخہ 27 اکتوبر 2017ء کو بعد نماز عشاء مقابلہ عربی مضمون نویسی منعقد ہوا۔ اس مقابلہ میں پوزیشن حاصل کرنے والے طلباء کے نام درج ذیل ہیں:

پوزیشن	نام	گروپ
اول	لبیب شاہ، متعلم درجہ رابعہ	رفاقت
دوم	طاہر محمود، متعلم درجہ خامسہ	امانت
سوم	عاطر خان، متعلم درجہ ثانیہ	رفاقت

مقابلہ اردو فی البدیہ تقریر

مؤرخہ 10 نومبر 2017ء کو بعد نماز عشاء مقابلہ تقریر فی البدیہ بزبان اردو منعقد ہوا۔ اس مقابلہ میں مندرجہ ذیل طلباء نے پوزیشن حاصل کی:

پوزیشن	نام	گروپ
اول	حاشر بٹ، متعلم درجہ اولی	شجاعت
دوم	عمر فاروق، متعلم درجہ رابعہ	شجاعت
سوم	مشہود احمد، متعلم درجہ ثانیہ	رفاقت

روحانی خزائن کوئز

مؤرخہ 17 نومبر 2017ء کو بعد نماز عشاء جامعہ احمدیہ کینیڈا کے اسمبلی ہال میں مقابلہ روحانی خزائن کوئز منعقد ہوا۔ اس مقابلہ کا نصاب حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب لیکچر لدھیانہ تھی۔ اس مقابلہ میں پوزیشن حاصل کرنے والے طلبا کے نام درج ذیل ہیں:

پوزیشن	گروپ	نام
اول	دیانت	اسامہ رحمٰن، ساغر باجوہ، سرمد نوید
دوم	رفاقت	لبیب شاہ، شجر احمد، عطاء الکریم
سوم	شجاعت	عمر فاروق، سید عادل احمد، فطین ریاض

مقابلہ انگریزی فی البدیہ تقریر

مؤرخہ 24 نومبر 2017ء کو بعد نماز عشاء جامعہ احمدیہ کینیڈا میں مقابلہ تقریر فی البدیہہ بزبان انگریزی منعقد ہوا۔ اس مقابلہ میں پوزیشن حاصل کرنے والے طلباء کے نام درج ذیل ہیں:

پوزیشن	نام	گروپ
اول	قاسم چوہدری، متعلم درجہ رابعہ	امانت
دوم	سرمد نوید، متعلم درجہ خامسہ	دیانت
سوم	فطین ریاض، متعلم درجہ ثانیہ	شجاعت

مقابلہ حفظِ قصیدہ ”یا عین فیض اللہ“

یکم دسمبر 2017ء کو بعد نماز عشاء جامعہ میں مقابلہ عربی قصیدہ منعقد ہوا۔ اس مقابلہ میں پوزیشن حاصل کرنے والے گروپس کے نام درج ذیل ہیں۔

پوزیشن	گروپ
اول	شجاعت
دوم	امانت
سوم	رفاقت

سیمینار

طلباء کی علمی و تحقیقی معیار کو صیقل کرنے کے لئے درجہ خامسہ کے طلباء اپنی تحقیق جامعہ کے اساتذہ و طلباء کے سامنے پیش کرتے ہیں۔ اس ماہ، مورخہ 18 نومبر 2017 کو فاطر احمد (متعلم درجہ خامسہ) نے انگریزی زبان میں ”حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا بچپن اور جوانی“ کے موضوع پر اپنی تحقیق پیش کی۔

مجلس ارشاد

لیکچرز

الجمعیة العلمیة کے شعبہ مجلس ارشاد کے تحت درج ذیل لیکچرز کا اہتمام کیا گیا۔

تاریخ	مقرر	عنوان
10 اکتوبر 2017ء	مکرم پیر وحید احمد صاحب	The Question of Evil and Suffering
14 اکتوبر 2017ء	مکرم ارشد احمدی صاحب (سیکرٹری اشاعت جماعت احمدیہ برطانیہ)	Freedom of Speech and its Abuse
25 نومبر 2017ء	مکرم منظور الرحمٰن صاحب (سیکرٹری جائیداد، جماعت احمدیہ امریکہ)	طلباء جامعہ احمدیہ کی ذمہ داریاں
7 دسمبر 2017ء	سر ڈاکٹر افتخار احمد ایاز صاحب (Chairman of the Human Rights Committee)	واقف زندگی کی ذمہ داریاں

جلسہ سیرت النبی ﷺ

مجلس ارشاد کے زیر اہتمام مؤرخہ 28 اکتوبر 2017ء بروز

ہفتہ جامعہ احمدیہ کینیڈا میں جلسہ سیرت النبی ﷺ منعقد ہوا۔ اس بابرکت محفل کی صدارت مکرم عبدالرشید انور صاحب پروفیسر جامعہ احمدیہ کینیڈا نے کی۔ جلسہ کا آغاز تلاوتِ قرآن کریم سے ہوا جو کہ حافظ عدنان احمد (متعلم درجہ ممہدہ) نے پیش کی۔ بعدازاں فرخ رحمان طاہر (متعلم درجہ ثالثہ) نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے منظوم کلام میں سے نعتیہ اشعار ترنم سے پیش کئے۔ اس کے بعد اسجد علی امجد (متعلم درجہ ثانیہ) نے ''آنحضرت ﷺ نوجوانوں کے لئے مشعل راہ'' کے عنوان پر انگریزی میں تقریر کی۔ اس کے بعد قاسم چوہدری (متعلم درجہ رابعہ) نے ''آنحضرت ﷺ کی قبولیت دعا'' کے موضوع پر اردو میں تقریر کی۔ ان تقاریر کے بعد حسان منہاس (متعلم درجہ اولیٰ) اور عطاء الکریم (متعلم درجہ ثانیہ) نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عربی قصیدہ ''یا عین فیض اللہ والعرفانِ'' سے چند اشعار دلکش انداز میں پیش کئے۔ قصیدہ کے بعد فطین ریاض (متعلم درجہ ثانیہ) نے انگریزی میں ''آنحضرت ﷺ بطور رحمۃ للعالمین'' کے عنوان پر تقریر کی۔ پروگرام کے اختتام پر مکرم پروفیسر عبدالرشید انور صاحب نے طلباء سے مختصر خطاب کیا۔ دعا کے ساتھ یہ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

حمدیہ محفل

مؤرخہ 23 دسمبر 2017ء بروز ہفتہ جامعہ احمدیہ کینیڈا میں ایک حمدیہ محفل کا انعقاد ہوا۔ جس میں ''ہستی باری تعالیٰ'' کے موضوع پر طلباء نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے کرام کے اقتباسات اور منظوم کلام میں سے منتخب اشعار پیش کئے۔ اس پروگرام کی صدارت مکرم مولانا سمیع اللہ زاہد صاحب نے کی۔ پروگرام کی تفصیل درج ذیل ہے۔

تلاوت قرآن کریم — سید حاشر ہود احمد، متعلم درجہ ممہدہ

نظم (کلام حضرت مسیح موعود علیہ السلام) — باسل رضا بٹ، متعلم درجہ سادسہ

حدیث — سید عادل احمد، متعلم درجہ ثالثہ

اقتباس حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام

ہاشم عثمان، متعلم درجہ ثالثہ

ترانہ — فرخ رحمٰن طاہر، متعلم درجہ ثالثہ، فطین ریاض، متعلم درجہ ثانیہ، ارسلان وڑائچ، متعلم درجہ رابعہ

قبولیتِ دعا کا ایمان افروز واقعہ

از حضرت مولانا غلام رسول راجیکی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

فطین ریاض، متعلم درجہ ثانیہ

حدیث — طارق محمود، متعلم درجہ ثانیہ

اقتباس حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام

حاشر بٹ، متعلم درجہ اولیٰ

ترانہ — ساغر باجوہ، متعلم درجہ رابعہ، سرمد نوید، متعلم درجہ خامسہ، ارسلان وڑائچ، متعلم درجہ رابعہ

حدیث — مشہود احمد، متعلم درجہ ثانیہ

اقتباس حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام

فضل اللہ منیب، متعلم درجہ ثانیہ

نظم (منظوم کلام حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

ساغر باجوہ، متعلم درجہ رابعہ

پروگرام کے اختتام پر صدر مجلس و مہمانِ خصوصی مکرم مولانا سمیع اللہ زاہد صاحب نے خطاب فرمایا اور طلباء کو زریں نصائح سے نوازا۔ دعا کے ساتھ یہ حمدیہ محفل اختتام پذیر ہوئی۔

مجلس خدام الاحمدیہ جامعہ احمدیہ

اجلاس عام

مؤرخہ 26 اکتوبر 2017ء کو بعد نماز عشاء مجلس خدام الاحمدیہ کے تحت ایک اجلاس منعقد ہوا۔ اجلاس کی صدارت مکرم ارسلان وڑائچ صاحب قائد مجلس جامعہ احمدیہ کینیڈا نے کی۔ اجلاس کا آغاز تلاوتِ قرآن کریم سے ہوا، جو کہ فطین ریاض متعلم درجہ ثانیہ نے کی۔ حسان منہاس (متعلم درجہ اولیٰ) اور عطاء الکریم (متعلم درجہ ثانیہ) نے نظم پیش کی۔ اس اجلاس میں خدام نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ اپنے ایمان افروز واقعات بیان کئے۔ اجلاس کا دورانیہ دو گھنٹے تھا۔ اجلاس کا اختتام دعا کے ساتھ ہوا اور حاضرین کے لئے ریفریشمنٹ کا اہتمام کیا گیا۔

تبلیغی مہمات

مؤرخہ 2 اکتوبر 2017ء بروز سوموار یارک یونیورسٹی (York University) میں کافی، کیک اور اسلام (Coffee, Cake and Islam) کے نام سے ایک پروگرام منعقد کیا گیا۔ جس میں طلباء نے انفرادی طور پر لوگوں سے گفتگو کی اور تبلیغِ اسلام کرنے کی سعادت پائی۔

مؤرخہ 31 اکتوبر 2017ء بروز منگل یونیورسٹی آف ٹورانٹو (University of Toronto) میں ''مسیح ہندوستان میں'' کے موضوع پر پروگرام منعقد کیا گیا جس میں مہمانوں سے گفتگو کی گئی اور سوال و جواب کی مجالس کا انعقاد بھی ہوا۔ اس پروگرام میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب مسیح ہندوستان میں کو بنیاد بنا کر دلائل پیش کئے گئے۔

اس کے علاوہ قیادت مجلس خدام الاحمدیہ جامعہ کے تحت ماہ اکتوبر میں طلباء ہر ہفتے تبلیغ کے لئے گئے۔ ان تبلیغی دوروں میں لوگوں سے انفرادی ملاقات کے ذریعے اسلام کی امن پسند تعلیم پہنچائی گئی اور اس دوران پمفلٹ بھی تقسیم کئے گئے۔

تاریخ	مقام
07 اکتوبر 2017ء	Nathan Phillip Square, Dundas Square
14 اکتوبر 2017ء	Nathan Phillip Square, Dundas Square
21 اکتوبر 2017ء	Air Canada Center
28 اکتوبر 2017ء	Peterborough

متفرق پروگرام

یوم والدین

مؤرخہ 26 نومبر 2017ء بروز اتوار جامعہ احمدیہ کینیڈا میں پہلی مرتبہ یوم والدین کا اہتمام کیا گیا۔ پروگرام کے پہلے اجلاس کا آغاز صبح ساڑھے دس بجے تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ سید حاشر ہود احمد (متعلم درجہ ممہدہ) نے خوش الحانی سے تلاوت قرآن کریم پیش کی۔ اس کے بعد فطین ریاض (متعلم درجہ ثانیہ) نے نظم پیش کی۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرم فرحان حمزہ قریشی صاحب، پروفیسر جامعہ احمدیہ کینیڈا نے حاضرین کے سامنے ''وقفِ زندگی کی اہمیت اور اس کے تقاضے'' کے موضوع پر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اقتباسات پیش کئے۔ بعد ازاں مکرم حافظ ہبۃ الرحمٰن صاحب، پروفیسر جامعہ احمدیہ کینیڈا نے والدین کو طلباء کی نصابی سرگرمیوں کے متعلق آگاہ کیا۔ اس کے بعد والدین کو جامعہ احمدیہ کی ایک دن کی مصروفیات پر مبنی دستاویزی فلم دکھائی گئی جس کے بعد سرمد نوید (متعلم درجہ خامسہ) نے والدین کو طلباء کی غیر نصابی سرگرمیوں اور غذا وغیرہ پر ایک رپورٹ پیش کی۔ اس پر پہلے اجلاس کا اختتام ہوا اور والدین کی خدمت میں ریفریشمنٹ پیش کی گئی اور مختصر وقفہ کیا گیا۔

دوسرے اجلاس میں مکرم عبدالنور عابد صاحب، پروفیسر جامعہ

احمدیہ کینیڈا نے جامعہ احمدیہ کینیڈا کے انتظام اور طلباء کی تعلیم و تربیت کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشادات پڑھ کر سنائے۔ بعد ازاں مکرم پروفیسر ہادی علی چوہدری صاحب، سابق پرنسپل جامعہ احمدیہ کینیڈا نے حاضرین سے خطاب کیا اور والدین کو طلباء کی تربیت میں مدد دینے کے لئے ان کی ذمہ داریوں کے متعلق توجہ دلائی۔ اس کے بعد والدین کو سوالات پوچھنے اور اپنے تاثرات کا اظہار کرنے کا موقع دیا گیا۔ یہ پروگرام دعا کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔ نمازِ ظہر و عصر کی ادائیگی کے بعد والدین کی خدمت میں ظہرانہ پیش کیا گیا۔

الوداعی و استقبالیہ تقریب

مؤرخہ 10 دسمبر 2017ء بروز اتوار سابق پرنسپل جامعہ احمدیہ کینیڈا مکرم پروفیسر ہادی علی چوہدری صاحب اور نئے پرنسپل مکرم مولانا داؤد احمد حنیف صاحب کے لئے ایک خاص الوداعی و استقبالیہ تقریب و عشائیہ کا انعقاد کیا گیا۔ یہ تقریب ایوانِ طاہر کے multipurpose room میں منعقد کی گئی۔

مکرم و محترم ملک لال خاں صاحب، امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے اس تقریب کی صدارت فرمائی جس میں جامعہ احمدیہ کینیڈا کے اساتذہ و طلباء کے علاوہ ممبران نیشنل مجلسِ عاملہ، مربیانِ کرام اور دیگر معززین و احبابِ جماعت کو دعوت دی گئی تھی۔

تقریب کا آغاز تلاوتِ قرآن کریم سے ہوا جو کہ سید لبیب شاہ (متعلم درجہ رابعہ) نے پیش کی۔ بعد ازاں فرخ رحمٰن طاہر (متعلم درجہ ثالثہ) نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے منظوم کلام حمد و ثناء اسی کو جو ذات جاودانی سے چند اشعار ترنم سے پیش کئے۔ اس کے بعد سرمد نوید (متعلم درجہ خامسہ) نے مکرم محمد ہادی مونس صاحب، پروفیسر جامعہ احمدیہ کی نظم پیش کی جس میں آپ کی خدمات کا ذکر تھا۔

نظم کے بعد طلباء جامعہ احمدیہ کینیڈا کی طرف سے عزیزم نجیب اللہ ایازؔ (متعلم درجہ سادسہ) نے اور اساتذہ کی طرف سے مکرم عبد الرشید انورؔ صاحب، وائس پرنسپل جامعہ احمدیہ کینیڈا نے مکرم پروفیسر ہادی علی چوہدری صاحب کی خدمات پر خراج تحسین پیش کیا۔

جامعہ احمدیہ کینیڈا میں 14 سال کے عرصے میں خدمات بجالانے پر اظہارِ تشکر کے طور پر مکرم پروفیسر ہادی علی چوہدری صاحب کے لئے ایک یادگار تختی تیار کی گئی جو مکرم امیر صاحب نے انہیں عنایت فرمائی۔

بعد ازاں سابق پرنسپل مکرم پروفیسر ہادی علی چوہدری صاحب نے اپنے الوداعی خیالات کا اظہار فرمایا۔ اور اس کے بعد مکرم مولانا داؤد احمد حنیف صاحب، پرنسپل جامعہ احمدیہ کینیڈا نے حاضرین سے مختصر خطاب فرمایا۔ پروگرام کے اختتام پر مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے اس تقریب کی مناسبت سے چند کلمات کے بعد دعا کرائی جس کے بعد حاضرین کی خدمت میں عشائیہ پیش کیا گیا۔

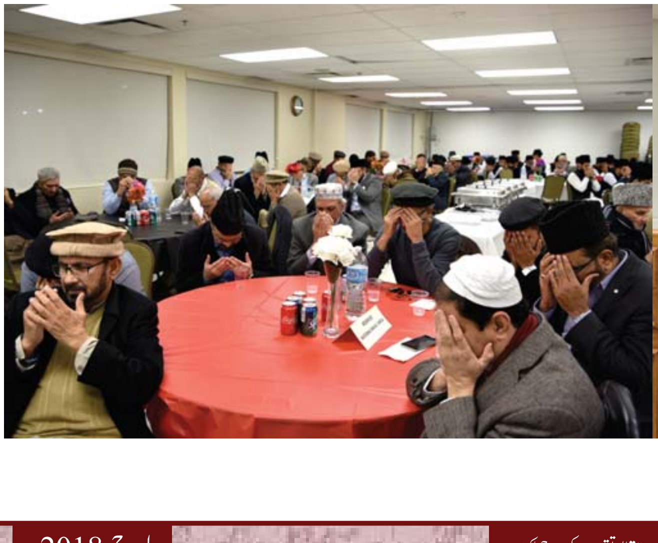

دارالقضاء کینیڈا کی نئی انتظامیہ کا پہلا اجلاس

الوداعی اور استقبالیہ تقریب

مکرم محمد ہارون صاحب قاضی اول

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 6 نومبر 2016ء کو قضاء بورڈ کینیڈا کے لئے نئے صدر اور دارالقضاء کینیڈا کے نئے ناظم کا تقرر فرمایا۔

چنانچہ ان نئی تقرریوں کی وجہ سے 26 نومبر 2017ء صبح گیارہ بجے بیت الانصار پیس ویلج میں ایک الوداعی اور استقبالیہ تقریب کا اہتمام کیا۔ اس اجلاس کی صدارت محترم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے کی۔ آٹواہ، کارنیوال اور وینکور کی جماعتوں کے قاضی صاحبان اِس اجلاس میں ٹیلی فونک رابطہ کے ذریعہ شامل ہوئے۔

اجلاس کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم محمد محسن چوہان صاحب قاضی اول نے کی بعدہ ان آیات کا اردو اور انگریزی ترجمہ پیش کیا۔ محترم امیر صاحب نے اجتماعی دُعا سے کاروائی شروع کی۔ اجلاس میں شامل تمام قاضی صاحبان اور ممبران قضابورڈ نے اپنا مختصر تعارف کروایا۔

محترم امیر صاحب نے قضاء بورڈ کینیڈا کے سابق صدر محترم ایاز احمد ایاز صاحب اور دارالقضاء کینیڈا کے ناظم مکرم ڈاکٹر عبدالماجد حمید صاحب کی محنت اور تندہی سے بجالائی جانے والی خدمات کا شکریہ ادا کیا۔ آپ نے سابق صدر صاحب کا خاص طور پر شکریہ ادا کیا جن کی کاوش سے دارالقضاء کینیڈا کی تمام دستاویزات کی باقاعدہ ترتیب و تشکیل عمل میں آئی۔

محترم صدر صاحب قضاء بورڈ کینیڈا کا خطاب

نئے صدر صاحب قضاء بورڈ کینیڈا محترم مولانا محمد عبدالرشید یحییٰ صاحب نے اپنے خطاب کا آغاز کامل عدل سے متعلقہ سورۃ النساء کی آیت نمبر 136 اور سورۃ المائدہ کی آیت نمبر 9 سے کیا۔ آپ نے قرآن کریم احادیث، ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے حالیہ دو خطبات سے حوالہ جات پیش کرتے ہوئے قاضی صاحبان کو درج ذیل اوصاف کو اپنانے کی ہدایت کی:

☆ منصفانہ رویّہ

☆ اخلاقی بلندی

☆ رازداری

☆ بھرپور اعتماد اور بھروسہ

نئے صدر صاحب نے قاضی صاحبان کو درج ذیل سات امور کو اپنا باقاعدہ معمول بنانے کی بھی ہدایت کی:

1۔ حضور انور کے ہر خطبہ جمعہ کو بلاناغہ باقاعدگی سے سُنیں۔

2۔ اکثر اوقات قرآن کریم، احادیث، کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور فقہ احمدیہ کا مطالعہ کریں۔

3۔ روزانہ پنج وقتہ باجماعت نمازوں میں باقاعدگی اختیار کریں اور جب ممکن ہو نماز تہجد بھی ادا کریں۔

4۔ شرائط بیعت پر باقاعدگی سے غور کرتے رہیں اور اپنی روزمرہ زندگی کو ان کے مطابق ڈھالنے کی بھرپور کوشش کریں۔

5۔ ایسے تمام امور کی سختی سے نگرانی کریں جو عدل و انصاف کے خلاف ہونے والے کسی طرزِ عمل کی نشاندہی کرے یا کوئی ایسی حرکت جو ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے احکامات اور منشاء کے تابع نہ ہو کیونکہ حضور انور نے ہی ہمیں یہ مقدس فریضہ ادا کرنے کی ذمہ داری سونپی ہے۔

6۔ کسی بھی مقدمہ کے دن سماعت سے پہلے دو نفل ادا کریں اور اللہ تعالیٰ سے مقدمہ کے فیصلہ کے لئے انصاف کے تقاضوں کو مکمل طور پر ادا کرنے میں خصوصی مدد کے لئے دُعا کریں۔

7۔ اس اہم ذمہ داری کی احسن رنگ میں ادائیگی کے لئے حضور انور کی خدمت میں ہر ماہ کم از کم ایک خط دُعا کے لئے ضرور تحریر کریں۔

مکرم صدر صاحب قضابورڈ کینیڈا کی انگریزی تقریر کا اصل متن احمدیہ گزٹ کینیڈا جنوری 2018ء میں شائع ہو چکا ہے۔

سوال و جواب / تجاویز

صدر صاحب کے خطاب کے بعد سوال و جواب کا سلسلہ شروع ہوا۔ جس میں اجلاس میں موجود اور ٹیلی فون رابطہ سے منسلک قاضی صاحبان نے حصہ لیا، دارالقضاء کینیڈا کی کاروائی کو سہل اور مؤثر بنانے کے لئے قاضی صاحبان نے درج ذیل تجاویز بھی پیش کیں:

1۔قاضی صاحبان کے لئے باقاعدگی سے ریفریشر کورسز کا اجراء ہونا چاہئے۔

2۔شرعی قوانین کی روشنی میں شادی سے پہلے مطابقت کے لائحہ عمل کا تفصیلی جائزہ لینا چاہئے اور اِس موضوع پر مرکز سے ہدایات طلب کرنی چاہئیں۔

3۔افرادِ جماعت کو قضاء کے نظام اور طریق کار سے متعارف کرانا ،اِس کا احمدیہ گزٹ میں شائع کرنا، عام اعلانات میں لوگوں کو بتانا اور جماعتی ویب سائٹ کے ذریعہ وسیع پیمانے پر تشہیر کرنا بہت ضروری ہے۔

آخر میں سابق صدر قضاء بورڈ کینیڈا محترم ایاز احمد ایاز صاحب اور سابق ناظم قضاء دارالقضاء کینیڈا مکرم ڈاکٹر عبدالماجد حمید صاحب نے اپنے الوداعی مختصر خطابات میں سات سال اور چھ سال تک بالترتیب جماعتی خدمات بجا لانے کا موقع میسر آنے پر خدا تعالیٰ کی حمد اور اس کا شکریہ ادا کیا۔اور اپنے تجربات اور مشوروں سے نوازا۔

محترم امیر صاحب نے دونوں احباب کو اُن کی خدمات کے اعتراف میں یادگاری تختیاں پیش کیں۔

اس کے بعد ظہرانہ پیش کیا گیا اور باہر کھلے میدان میں مسجد بیت الاسلام کے عقب میں گروپ فوٹو کے ساتھ یہ یادگار تقریب اختتام کو پہنچی۔

(اردو ترجمہ نمائندہ خصوصی: محمد اکرم یوسف)

بقیہ از وحی والہام

اور نہ معجزات منقطع ہوئے بلکہ ہمیشہ بذریعہ کاملین امت جو شرفِ اتباع سے مشرّف ہیں ظہور میں آتے ہیں۔ اسی وجہ سے مذہب اسلام ایک زندہ مذہب ہے اوراس کا خدا زندہ خدا ہے۔ چنانچہ اس زمانہ میں بھی اس شہادت کے پیش کرنے کے لئے یہی بندۂ حضرت عزّت موجود ہے اور اب تک میرے ہاتھ پر ہزار ہا نشان تصدیق رسول اللہ اور کتاب اللہ کے بارہ میں ظاہر ہو چکے ہیں اور خدا تعالیٰ کے پاک مکالمہ سے قریباً ہر روز مَیں مشرّف ہوتا ہوں۔"

(چشمہ مسیحی۔ روحانی خزائن، جلد20، صفحہ 350-351)

اللہ تعالیٰ کے اس بندے نے یہ بھی اعلان فرمایا:

"خدا تعالیٰ نے مجھ کو اس زمانہ کی اصلاح کے لئے بھیجا ہے تا وہ غلطیاں جو بجز خدا کی خاص تائید کے نکل نہیں سکتی تھیں وہ مسلمانوں کے خیالات سے نکالی جائیں اور منکرین کو سچے اور زندہ خدا کا ثبوت دیا جائے اور اسلام کی عظمت اور حقیقت تازہ نشانوں سے ثابت کی جائے، سو یہی ہو رہا ہے۔ قرآن شریف کے معارف ظاہر ہو رہے ہیں اور لطائف و دقائق کلام ربّانی کھل رہے ہیں، نشان آسمانی اور خوارق ظہور میں آ رہے ہیں اور اسلام کے حسنوں اور نوروں اور برکتوں کا خدا نئے سرے جلوہ دکھا رہا ہے۔ جس کی آنکھیں دیکھنے کی ہیں دیکھے اور جس میں سچا جوش ہے وہ طلب کرے اور جس میں ایک ذرّہ حُبّ اللہ اور رسول کریمؐ کی ہے وہ اُٹھے اور آزمائے اور خدا تعالیٰ کی اس پسندیدہ جماعت میں داخل ہووے جس کی بنیادی اینٹ اس نے اپنے پاک ہاتھ سے رکھی ہے۔"

(برکات الدّعا۔ روحانی خزائن، جلد6، صفحہ 24)

پھر وہ اسی عشق اور محبت کی وجہ سے اپنے ربّ کے حضور یوں عرض کرتا ہے:

"اے میرے قادر خدا! میری عاجزانہ دعائیں سن لے اور اس قوم کے کان اور دل کھول دے اور ہمیں وہ وقت دکھا کہ باطل معبودوں کی پرستش دنیا سے اُٹھ جائے اور زمین پر تیری پرستش اخلاص سے کی جائے اور زمین تیرے راستباز اور موٴحد بندوں سے ایسی بھر جائے جیسا کہ سمندر پانی سے بھرا ہوا ہے اور تیرے رسول کریم محمد مصطفیٰ ﷺ کی عظمت اور سچائی دلوں میں بیٹھ جائے، آمین۔"

(تتمہ حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن، جلد22، صفحہ 603)

یہ رسول اللہ ﷺ کے موعود فرزند حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ السلام ہیں جو اپنے ساتھ آسمانی نشان لے کر مبعوث ہوئے تا انسان کا رشتہ اس کے خالقِ حقیقی سے استوار کریں۔ جنہیں گو منکرین نے قبول نہ کیا مگر اللہ تعالیٰ نے اس موعود کی قبولیت کی تقدیر اپنے اس کلام میں ظاہر فرمائی کہ "دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اسے قبول نہ کیا خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کرے گا۔" انشاء اللہ

اگر حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام سچے نہیں ہیں تو پھر اس صدی میں اور اس دورِ آخر میں کون ہے؟ جسے اللہ تعالیٰ نے ان اہل العلم اور چنے ہوؤں میں داخل ہونے کا اعزاز عطا فرمایا ہے کہ جنہیں خدا تعالیٰ اپنے الہام وکلام سے نوازتا اور کثرتِ مکالمہ ومخاطبہ کی وجہ سے انبیاءؑ کی صف میں شامل کرتا ہے۔ دیکھیں کہ حضرت امام رازیؒ فرماتے ہیں کہ لوگ تین قسم کے ہیں:

"اِنَّ النُّفُوسَ عَلیٰ ثَلٰثَۃِ اَقْسَامٍ، نَاقِصَۃٌ وَ کَامِلَۃٌ لَا تَقْوٰی عَلیٰ تَکْمِیْلِ النَّاقِصِیْنَ، وَ کَامِلَۃٌ تَقْوٰی عَلیٰ تَکْمِیْلِ النَّاقِصِیْنَ۔ (فَا لْقِسْمُ الْاَوَّلُ) اَلْعَوَامُ، (وَالْقِسْمُ الثَّانِیْ) ھُمُ الْاَوْلِیَاءُ، (والْقِسْمُ الثَّالِثُ) ھُمُ الْاَنْبِیَاءُ۔"

(التفسیر الکبیر جزء 27 صفحہ 108 سورۃ حٰمٓ السجدہ زیر آیت وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلاً)

کہ نفوس تین قسم کے ہوتے ہیں۔ قسم اوّل ناقص لوگ اور قسم دوم وہ کامل لوگ ہیں جو دوسرے کی تکمیل نہیں کر سکتے اور قسم سوم وہ کامل لوگ جو دوسرے کو بھی کامل بنانے کی طاقت رکھتے ہیں۔ (پہلی قسم) عوام کی ہے (دوسری قسم) اولیاء کی اور (تیسری قسم) انبیاء کی۔"

اب ذرا سوچئے کہ اگر نبی کریم ﷺ کی امت میں کوئی تیسری قسم کا آدمی نہیں ہے تو پھر اس امّت کو افضل الامم کیونکر کہا جا سکتا ہے اور کیا یہ خیال کرنا کہ نبی کریم ﷺ کی امت، تیسری قسم کے پاکباز انسان سے بکلی خالی ہے، حضورؐ کی ہتک کے مترادف نہیں؟

(باقی آئندہ)

بقیہ از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورۂ کینیڈا 2016ء

میڈیا کوریج

اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے لائیڈ منسٹر کے دورہ کے دوران ٹی وی ریڈیو چینلز اور اخبارات نے مسجد بیت الامان کے افتتاح کے حوالہ سے کوریج دی اور اس سارے علاقہ میں جماعت احمدیہ کا پیغام پہنچا۔ جن ٹی وی ریڈیو چینلز اور اخبارات میں اس حوالہ سے خبریں نشر ہوئیں ان کا اختصار کے ساتھ ذیل میں ذکر ہے۔

☆ لائیڈ منسٹر کا سب سے اہم ٹیلی ویژن چینل Newscap TV News نے ایک فوٹیج نشر کی جس میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو نماز پڑھاتے دکھایا گیا۔ اسی طرح جب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی لائیڈ منسٹر سے روانگی ہوئی اس کی ویڈیو بھی نشر ہوئی۔ اس کے علاوہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مسجد بیت الامان کے افتتاحی پروگرام میں خطاب کو اپنی main bulletin میں دکھایا۔ اس کے ذریعہ 17 ہزار لوگوں تک خبر پہنچی۔

☆ لائیڈ منسٹر کے سب سے بڑے اخبار The Meridian Booster نے بھی اپنی آن لائن اخبار اور باقاعدہ شائع ہونے والی اخبار میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے لائیڈ منسٹر کے دورہ اور مسجد بیت الامان کے افتتاح کے حوالہ سے خبریں شائع کیں۔ اس اخبار کو پڑھنے والوں کی تعداد 15 ہزار سے زائد ہے۔

☆ لائیڈ منسٹر کا سب سے اہم ریڈیو چینل The Goat Radio نے بھی اس حوالہ سے ایک آرٹیکل شائع کیا جس کے ذریعہ پانچ ہزار لوگوں تک پیغام پہنچے گا۔

☆ Vermilion Alberta کے سب سے بڑے اخبار The Vermilion Standard نے بھی اس حوالہ سے آن لان اور پرنٹ اخبار میں خبر شائع کی۔ اس کے ذریعہ اڑھائی ہزار لوگوں تک پیغام پہنچا۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے لائیڈ منسٹر میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورہ کے باعث 39 ہزار 5 صد سے زائد کینیڈین لوگوں تک پیغام پہنچا۔

(باقی آئندہ)

(ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن 3 اور 10 مارچ 2017ء)

احمدیہ گزٹ کینیڈا میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔
اشتہارات کے لئے درج ذیل فون نمبر پر رابطہ کریں۔

مبشر احمد خالد

فون نمبر: 647-988 3494

ای میل: manager@ahmadiyyagazette.ca

اعلانات

احباب جماعت سے گزارش ہے کہ گزٹ میں شائع کروانے کے لئے اعلانات جلد از جلد لکھ کر بھجوایا کریں۔ نیز اعلانات مختصر مگر جامع اور مکمل ہوں۔ براہ کرم اپنا مکمل پتہ اور ٹیلی فون یا سیل نمبر ضرور لکھیں

دعائے مغفرت

نماز جنازہ حاضر

☆ محترم محمد اکرم صاحب

7 فروری 2018ء کو محترم محمد اکرم صاحب، مسی ساگا ویسٹ جماعت 70 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

9 فروری 2018ء کو مسجد بیت لاسلام میں نماز جمعہ کے بعد مکرم مولانا امتیاز احمد سرا صاحب مشنری وان نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ اور نیشنل قبرستان میں تدفین کے بعد مکرم مولانا صادق احمد صاحب مشنری مسی ساگا نے دعا کروائی۔

مرحوم مخلص احمدی تھے۔ خلافت سے والہانہ محبت اور عقیدت رکھتے تھے۔ پاکستان میں مختلف حیثیتوں سے جماعتی خدمات بجالانے کی توفیق ملی۔ آپ نے پسماندگان میں اہلیہ محترمہ گل نسرین صاحبہ، دو بیٹے محترم رانا عثمان غنی صاحب جرمنی، مکرم نعمان احمد صاحب مسی ساگا ویسٹ اور تین بیٹیاں محترمہ ثمینہ اکرم صاحبہ جرمنی، محترمہ رابعہ اکرم صاحبہ بریمپٹن، محترمہ ہما اکرم صاحبہ ویسٹن نارتھ اور ایک ہمشیرہ محترمہ میسر اقبال صاحبہ بریمپٹن یادگار چھوڑے ہیں۔

☆ محترمہ سائرہ احمد خاں صاحبہ

9 فروری 2018ء کو محترمہ سائرہ خاں صاحبہ اہلیہ مکرم محمد عمر صاحب، آٹواہ ایسٹ جماعت 36 سال کی عمر میں اچانک وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

10 فروری کو نمازعشاء کے بعد McEvoy-Sheilds Funeral Home آٹواہ میں ان کی نماز جنازہ ادا کی گئی۔

11 فروری مسجد بیت الحمد مسی ساگا میں نماز عشاء کے بعد مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ اور اگلے روز 12 فروری کو بریمپٹن میموریل قبرستان میں تدفین عمل میں آئی اور تدفین کے بعد مکرم مولانا صادق احمد صاحب مشنری مسی ساگا نے دعا کروائی۔

مرحومہ، مکرم نصراللہ خاں صاحب مسی ساگا ساؤتھ کی صاحبزادی تھیں اور لجنہ مسی ساگا ساؤتھ کی ایک مخلص رکن تھیں۔

آپ نے پسماندگان میں ایک بیٹا عزیزم آدم احمد صاحب آٹواہ، والد محترم، والدہ محترمہ امۃ الرؤف صاحبہ، دو بھائی مکرم حمید احمد خاں صاحب، مکرم اظہر خاں صاحب اور ایک ہمشیرہ محترمہ فاطمہ خاں صاحبہ، مسی ساگا ساؤتھ یادگار چھوڑے ہیں۔

☆ محترمہ ثمر شہناز صاحبہ

10 فروری 2018ء کو محترمہ ثمر شہناز صاحبہ اہلیہ مکرم ضیاء الدین قمر صاحب، وڈبرج ساؤتھ جماعت 60 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

اگلے روز 11 فروری کو نمازعشاء کے بعد مسجد بیت الحمد مسی ساگا میں مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی اور 12 فروری بریمپٹن میموریل قبرستان میں دفن ہوئیں اور تدفین کے بعد مکرم مولانا امتیاز احمد سرا صاحب مشنری وان نے دعا کروائی۔

مرحومہ، مکرم مولانا نواب الدین صاحب مرحوم محقق کی صاحبزادی تھیں، بہت مخلص احمدی تھیں۔ پاکستان میں مختلف حیثیتوں سے خدمات بجالانے کی توفیق ملی۔ خلافت سے والہانہ محبت اور عقیدت تھی۔

آپ نے پسماندگان میں ایک بیٹا مکرم زبیر احمد خاں صاحب، دو بیٹیاں محترمہ انجم ضیاء صاحبہ اہلیہ مکرم نصیر چوہدری صاحب، محترمہ آمنہ ضیاء صاحبہ اہلیہ مکرم عمران جاوید صاحب اور چار بھائی مکرم امتیاز احمد صاحب واٹرلو، مکرم احیاء الدین صاحب سسکاٹون، مکرم اصلاح احمد صاحب امریکہ اور مکرم اظہر احمد صاحب پاکستان یادگار چھوڑے ہیں۔

☆ مکرم ملک محمود مجید خاں صاحب

21 فروری 2018ء کو مکرم ملک محمود مجید خاں صاحب ایڈووکیٹ سپریم کورٹ آف پاکستان، بریمپٹن جماعت 87 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

23 فروری 2018ء کو مسجد بیت لاسلام میں نماز جمعہ کے بعد مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ اور نیشنل قبرستان میں تدفین کے بعد مکرم امیر صاحب نے ہی نے دعا کروئی۔

مرحوم مخلص احمدی تھے۔ نظام جماعت اور خلافت سے والہانہ محبت اور عقیدت رکھتے تھے۔ 1974ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ نے انہیں احمدیہ وکلاء ٹیم کا حصہ بنایا اور انہوں نے ان ایام میں احمدیوں کے خلاف عدالتوں میں مقدمات کی بڑی محنت سے پیروی کی۔ کینیڈا میں قیام کے دوران احمدیہ ابوڈ آف پیس میں ہومیوپیتھی کلینک میں لمبا عرصہ خدمات بجالاتے رہے۔

آپ نے پسماندگان میں دو بیٹے مکرم مبشر محمود صاحب بریمپٹن مکرم مسعود خاں صاحب کیلگری اور ایک بیٹی محترمہ عظمیٰ محمود صاحبہ مسی ساگا یادگار چھوڑی ہیں۔

نماز جنازہ غائب

29 دسمبر 2017ء کو مسجد بیت الاسلام میں نماز جمعہ کے بعد مکرم مولانا عطاء المجیب راشد صاحب امام مسجد لندن نے درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

☆ محترمہ رقیہ بی بی صاحبہ

17 ستمبر 2017ء کو محترمہ رقیہ بی بی صاحبہ نارووال میں 65 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مرحومہ مکرم محمد آصف سرا صاحب میپل کی خالہ ساس تھیں۔

☆ مکرم عثمان عزیز شاہ صاحب

28 اکتوبر 2017ء کو مکرم عثمان عزیز شاہ صاحب سڈنی آسٹریلیا میں 32 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مرحوم، محترمہ عظمیٰ عزیز شاہ صاحبہ وان کے بھائی تھے

☆ محترمہ زکیہ نور صاحبہ

4 نومبر 2017ء کو محترمہ زکیہ نور صاحبہ اسلام آباد، پاکستان میں حرکت قلب بند ہوجانے کی وجہ سے 77 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں۔ بہشتی مقبرہ میں دفن ہوئیں۔

آپ، مکرم محمود اکبر صاحب وان، مکرم محمود اصغر صاحب پیس ولیج اور مکرم عامر محمود صاحب بریڈفورڈ کی والدہ تھیں۔

☆ محترمہ بشیر ظفر صاحبہ

16 نومبر 2017ء کو محترمہ بشیر ظفر صاحبہ 79 سال کی عمر میں لندن یوکے میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ کی نماز جنازہ لندن میں 21 نومبر کو ادا کی گئی۔ مرحومہ نے پسماندگان

میں ایک بھائی اور تین بہنیں یادگار چھوڑی ہیں۔ آپ محترمہ نعیم مسرت مہتاب صاحبہ، پیس ویلیج ایسٹ کی ہمشیرہ تھیں۔

☆ محترمہ ادیبہ خانم صاحبہ

20 نومبر 2017ء کو محترمہ ادیبہ خانم صاحبہ اہلیہ مکرم کرم عزت صاحب 45 سال کی عمر میں سری لنکا میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن۔ نعش پاکستان لے جائی گئی اور اپنے گاؤں میں دفن ہوئیں۔ آپ نے پسماندگان میں دو بیٹے اور دو بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ مرحومہ، سمیرہ خانم صاحبہ وان نارتھ کی ماموں زاد بہن تھیں۔

☆ محترمہ امۃ المتین رضوانہ صاحبہ

20 نومبر 2017ء کو محترمہ امۃ المتین رضوانہ صاحبہ اہلیہ مکرم منیر احمد صاحب امریکہ میں 52 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن۔ مرحومہ مکرم محمد ابراہیم صاحب درویش قادیان کی صاحبزادی تھیں۔ آپ مکرم میاں محمد لئیق صاحب وان کی ماموں زاد ہمشیرہ تھیں۔

☆ مکرم کامران الحق صاحب

2 دسمبر 2017ء کو مکرم کامران الحق صاحب لاہور میں 51 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن۔ مرحوم، مکرم عدنان خاں صاحب وان کے بھائی تھے۔

☆ مکرم کلیم اللہ خاں صاحب

4 دسمبر 2017ء کو مکرم کلیم اللہ خاں صاحب لاہور میں 76 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن۔ آپ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔ مرحوم، محترمہ ماہ نور خاں صاحبہ وان اور محترمہ رومیسہ منان صاحبہ کے والد تھے۔

☆ محترمہ فریدہ خورشید صاحبہ

8 دسمبر 2017ء کو محترمہ فریدہ خورشید صاحبہ اہلیہ مرحوم مکرم خورشید احمد خاں صاحب کراچی میں 70 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن۔ آپ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں۔ مرحومہ بہت مخلص احمدی تھیں۔ آپ مکرم تاج پیرزادہ صاحب کی صاحبزادی تھیں۔ پسماندگان میں تین بیٹے اور تین بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔

آپ، محترمہ بشریٰ بلال صاحبہ رچمنڈ ہل، مکرم عبدالحفیظ خاں صاحب برلنگٹن اور مکرم منصور احمد خاں صاحب، ریگسڈیل کی والدہ تھیں۔

☆ محترمہ عابدہ بیگم صاحبہ

19 دسمبر 2017ء کو محترمہ عابدہ بیگم صاحبہ ربوہ میں 86 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن۔ آپ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں۔ اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں دفن ہوئیں۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابی حضرت میاں چراغ دین آف لاہور رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پوتی اور حضرت حکیم محمد حسین المعروف مرہم عیسیٰ کے چھوٹے بھائی محمد سعید سعدی کی بیٹی تھیں۔ آپ نے پسماندگان میں چار بیٹے اور دو بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔

مرحومہ، مکرم سید محمد عبریق طارق صاحب بریمپٹن، مکرم سید محمد ضرار عامر شاہ صاحب وان ساؤتھ اور محترمہ شاہدہ کوسم صاحبہ وان ساؤتھ کی والدہ تھیں۔

☆ محترمہ بشریٰ رحمٰن صاحبہ

20 دسمبر 2017ء کو محترمہ بشریٰ رحمٰن صاحبہ لاہور میں 71 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن۔ مرحومہ، مکرم ظفر احمد خاں صاحب پیس ویلیج کی خالہ تھیں۔

☆ مکرم چوہدری مبارک احمد صاحب

20 دسمبر 2017ء کو مکرم چوہدری مبارک احمد صاحب راولپنڈی میں 85 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن۔ آپ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔ آپ کو جماعت احمدیہ کے مختلف عہدوں پر خدمات بجالانے کی توفیق ملی۔ نہایت مخلص، صوم وصلوٰۃ کے پابند اور خلافت سے قلبی وابستگی تھی۔

مرحوم نے پسماندگان میں تین بیٹے اور تین بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ آپ مکرم ظفر احمد صاحب پیس ویلیج کے دادا تھے۔

☆ مکرم طارق محمود صاحب

20 دسمبر 2017ء کو مکرم طارق محمود صاحب متحدہ عرب امارات میں کار کے حادثہ میں 54 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن۔ آپ نے پسماندگان میں بیوہ کے علاوہ تین بیٹے اور ایک بیٹی یادگار چھوڑی ہے۔ مرحوم، مکرم چوہدری محمود احمد صاحب سیکرٹری تبلیغ ٹورانٹو سینٹرل کے صاحبزادے تھے۔

☆ مکرم شریف احمد سرا صاحب

25 دسمبر 2017ء کو مکرم شریف احمد سرا صاحب لاہور میں 75 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن۔ مرحوم، مکرم محمد آصف سرا صاحب مسیپل کے والد اور مکرم مظفر داؤد صاحب پیس ویلیج کے چچا تھے۔

26 جنوری 2018ء کو مسجد بیت الاسلام میں نماز جمعہ کے بعد مکرم مولانا مرزا محمد افضل صاحب، مشنری پیس ویلیج نے درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

☆ محترمہ مبارکہ رفیق باجوہ صاحبہ

19 نومبر 2017ء کو محترمہ مبارکہ رفیق صاحبہ لندن یوکے میں 79 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ مرحومہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں، بہشتی مقبرہ ربوہ میں دفن ہوئیں۔ مرحومہ محترمہ قدسیہ محفوظ صاحبہ اہلیہ مکرم محفوظ مہار صاحب پیس ویلیج ایسٹ کی ہمشیرہ تھیں۔

☆ محترمہ خورشید بیگم صاحبہ

یکم جنوری 2018ء کو محترمہ خورشید بیگم صاحبہ ربوہ میں 93 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن۔ مرحومہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں، بہشتی مقبرہ ربوہ میں دفن ہوئیں۔ نیک صالحہ، ملنسار، خلیق، غریب پرور، نظام جماعت اور خلافت سے گہری وابستگی تھی۔ مختلف حیثیتوں سے خدمات بجالانے کی توفیق ملی۔ دعا گو خاتون تھیں۔

مرحومہ نے پسماندگان میں پانچ بیٹے دو بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ آپ جماعت احمدیہ کینیڈا کے سب سے پہلے امیر و مشنری مکرم مولانا سید منصور احمد بشیر صاحب کی اہلیہ محترمہ تھیں۔ اور مکرم حفیظ احمد صاحب وینکوور، مکرم طارق محمود صاحب ملٹن جماعت اور محترمہ روبینہ نسرین صاحبہ وینکوور کی والدہ تھیں۔

ادارہ اس سانحہ کے موقع پر مرحومہ کے تمام اعزا واقارب سے دلی تعزیت پیش کرتا ہے۔

☆ مکرم محمد عبداللہ اٹھوال صاحب

12 جنوری 2018ء کو مکرم محمد عبداللہ اٹھوال صاحب وینکوور میں 92 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن۔ مرحوم نے پسماندگان میں اہلیہ محترمہ غلام فاطمہ گل صاحبہ، ایک بیٹا مکرم ڈاکٹر خالد احمد صاحب سیاٹل امریکہ اور چار بیٹیاں محترمہ ناصرہ پروین صاحبہ، محترمہ ساجدہ مبشر صاحبہ، محترمہ بشریٰ اقبال صاحبہ، وینکوور اور محترمہ خالدہ شاہد جاٹ صاحبہ سسکاٹون یادگار چھوڑی ہیں۔

9 فروری 2018ء کو مسجد بیت الاسلام میں نماز جمعہ کے بعد مکرم مولانا امتیاز احمد سرا صاحب، مشنری وان نے مکرم محمد اکرم صاحب کی نماز جنازہ حاضر کے ساتھ درج ذیل مرحومین کی نمازِ جنازہ غائب پڑھائی۔

☆ مکرم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی

مکرم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی ربوہ میں 6 فروری 2018ء کو 78 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 9 فروری 2018ء کو مسجد بیت الفتوح لندن خطبہ جمعہ میں تفصیل سے آپ کی گراں قدر خدمات پر روشنی ڈالی اور نماز جمعہ کے بعد ان کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

مرحوم، سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بہنوئی، حضرت مرزا سلطان احمد صاحب کے پڑپوتے اور حضرت مرزا عزیز احمد صاحب کے صاحبزادے تھے۔

ادارہ اپنی طرف سے اور احباب جماعت احمدیہ کینیڈا کی طرف سے اس سانحہ کے موقع پر خاندان مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے تمام افراد سے دلی تعزیت پیش کرتا ہے۔

☆ مکرم رائے قمر احمد صاحب

10 نومبر 2017ء کو مکرم رائے قمر احمد صاحب فرینکفرٹ میں 70 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ کو مختلف حیثیتوں سے جماعت کی خدمات بجالانے کی توفیق ملی۔ بہت مخلص احمدی تھے۔ مرحوم، مکرم چوہدری عزیز اللہ صاحب نائب امیر مقامی کے بہنوئی تھے۔ ادارہ اس سانحہ کے موقع پر مرحوم کے تمام اعزا و اقارب سے دلی تعزیت پیش کرتا ہے۔

☆ محترمہ خورشید بی بی صاحبہ

12 دسمبر 2017ء کو محترمہ خورشید بی بی صاحبہ ربوہ میں 90 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مرحومہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں اور مکرم نذیر احمد ناصر صاحب پیس ویلج جماعت کی والدہ تھیں۔

☆ مکرم ڈاکٹر منصور احمد وقار صاحب

10 جنوری 2018ء کو مکرم ڈاکٹر منصور احمد وقار صاحب لاہور میں 76 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مرحوم، محترمہ عاصمہ منصور صاحبہ کیلگری کے والد تھے۔

☆ محترمہ رشیدہ بیگم صاحبہ

13 جنوری 2018ء کو محترمہ رشیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری بشارت احمد صاحب مرحوم لاہور میں 88 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مرحومہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں اور مکرم کرنل دلدار احمد صاحب سیکرٹری بیت الاسلام مشن ہاؤس کی خالہ تھیں۔

☆ محترمہ فاطمہ بشیر صاحبہ

23 جنوری 2018ء کو محترمہ فاطمہ بشیر صاحبہ ڈھاکہ میں 70 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مرحومہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں اور محترمہ مادھا سلام صاحبہ اہلیہ مکرم عبدالسلام صاحب وڈ برج جماعت کی والدہ تھیں۔ مرحومہ نے پسماندگان میں چار بیٹے اور چار بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔

☆ مکرم مرزا اطہر بیگ صاحب

26 جنوری 2018ء مکرم مرزا اطہر بیگ صاحب راجستھان انڈیا میں 92 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مرحوم، مکرم مرزا اقبال بیگ صاحب احمدیہ ابوڈ آف پیس، محترمہ طلعت خلیفہ صاحبہ اہلیہ مکرم خلیل احمد خلیفہ صاحب مرحوم، مسس ساگا اور محترمہ شاہدہ نگہت صاحبہ اہلیہ مکرم منیر الحق شاہد صاحب نیو مارکیٹ کے ماموں تھے۔

☆ محترمہ فرحت جاوید صاحبہ

6 فروری 2018ء محترمہ فرحت جاوید صاحبہ اہلیہ مکرم کرنل ڈاکٹر الطاف الرحمٰن صاحب آف فضل عمر ہسپتال ربوہ میں 73 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مرحومہ، حضرت حافظ عبدالعلی صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سابق امیر جماعت احمدیہ سرگودہا کی پڑپوتی تھیں۔ مکرم گروپ کیپٹن (ر) اعجاز السمیع صاحب، مکرم وقار مصطفیٰ صاحب ویسٹن جماعت کی ہمشیرہ اور محترمہ فرخ دلدار احمد صاحبہ اہلیہ مکرم کرنل (ر) دلدار احمد صاحب سیکرٹری بیت الاسلام مشن ہاؤس کی ماموں زاد بہن تھیں۔

ادارہ اس سانحہ کے موقع پر مرحومہ کے تمام اعزا و اقارب سے دلی تعزیت پیش کرتا ہے۔

23 فروری 2018ء کو مسجد بیت لاسلام میں نماز جمعہ کے بعد مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے مکرم محمود مجید خاں صاحب ایڈوکیٹ سپریم کورٹ آف پاکستان کی نماز جنازہ حاضر کے درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

☆ مکرم خلیل احمد باجوہ صاحب

یکم فروری 2018ء کو مکرم خلیل احمد باجوہ صاحب وینکوور میں 67 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مرحوم اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں دفن ہوئے۔ آپ محترمہ امۃ المتین صاحبہ پیس ویلج جماعت کے بہنوئی تھے۔

☆ محترمہ رسول بی بی صاحبہ

9 فروری 2018ء کو محترمہ رسول بی بی صاحبہ بنت چوہدری نور محمد صاحب مانگٹ، مانگٹ اونچے میں 90 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مرحومہ دعا گو مخلص احمدی تھیں۔ آپ مکرم محمد ارشد مانگٹ صاحب، ایڈوکیٹ پیس ویلج کی پھوپھی تھیں۔

☆ محترمہ بشریٰ بیگم صاحبہ

14 فروری 2018ء کو محترمہ بشریٰ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری خدا کرم فیض صاحب لاہور 85 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مرحومہ محترمہ ساجدہ سمیرا صاحبہ اہلیہ مکرم فیاض احمد ساہی صاحب ویسٹن ساؤتھ کی والدہ تھیں۔

☆ مکرم شیخ عبدالمجید صاحب

15 فروری 2018ء کو مکرم شیخ عبدالمجید صاحب کراچی میں 88 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مرحوم اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں دفن ہوئے۔ نیک، صالح، مخلص اور فدائی احمدی تھے۔ ہمیشہ مالی قربانیوں میں پیش پیش رہتے۔ خلافت سے گہری عقیدت اور وابستگی تھی۔ آپ نے پسماندگان میں ایک بیٹی محترمہ سلمیٰ طارق صاحبہ اہلیہ مکرم محمد طارق سجاد صاحب کراچی یادگار چھوڑی ہیں۔ مرحوم، مکرم توصیف احمد صاحب وڈ برج جماعت کے نانا تھے۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مذکورہ بالا مرحومین کی مغفرت فرمائے۔ اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے اور ان کے تمام لواحقین کو صبر جمیل اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔